

P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU

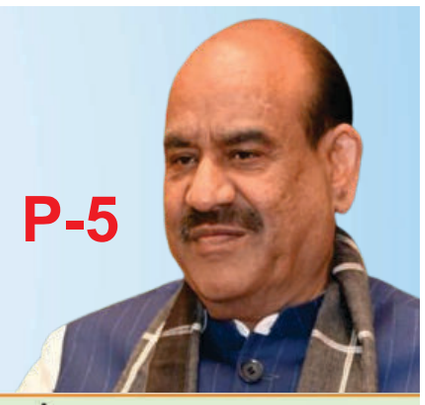

P-5

Friday 20 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 431 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | جمعہ، ۹/جمادی الثانی1448

کرناٹک کابینہ کے اہم فیصلے: ایک لاکھ مکانات کی تعمیر، 2000 الیکٹرک بسیں

5000 اقلیتی طلبہ کو لیپ ٹاپ دینے کی منظوری



بنگلورو، 19 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک کابینہ کے اجلاس میں عوامی فلاح و بہبود، تعلیم، صحت، رہائش اور شہری ترقی سے متعلق کئی اہم فیصلے کیے گئے۔ اجلاس میں ایک لاکھ نئے مکانات کی تعمیر، 2000 الیکٹرک بسوں کی خریداری، 5000 اقلیتی طلبہ کو لیپ ٹاپ فراہم کرنے اور آنگن واڑی کارکنوں کے لیے یونیفارم خریدنے سمیت متعدد منصوبوں کو منظوری دی گئی۔ کابینہ نے کسانوں کی معاشی حالت بہتر بنانے کے لیے وزیر اعلیٰ زرعی توسیعی اسکیم شروع کرنے کا فیصلہ کیا، جس پر 3 سال کے دوران 75 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس کے علاوہ پسماندہ طبقات کے 7 کارپوریشنوں سے قرض حاصل کرنے والے مستحقین کو 236,04 کروڑ روپے کے سود سے راحت دینے کے لیے ون ٹائٹ سٹلمنٹ اسکیم کو بھی منظوری دی گئی۔ اقلیتی طبقے کے 5000 مستحق طلبہ کو لیپ ٹاپ فراہم کرنے کے لیے 25 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ وہیں ریاست میں ایک لاکھ مکانات کی تعمیر کے لیے 2241 کروڑ روپے منظور کیے گئے۔ عام زمرے کے مستحقین کے لیے مکان کی تعمیر کی امدادی رقم 1,20 لاکھ سے بڑھا کر 2 لاکھ روپے اور ایس سی، ایس ٹی طبقے کے لیے 2 لاکھ سے بڑھا کر 3 لاکھ روپے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بنگلورو میں پبلک ٹرانسپورٹ کو بہتر بنانے کے لیے 2000 الیکٹرک بسیں چلائی جائیں گی، جن پر 1700 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ شہر میں 12 پیکیجوں کے تحت 130,85 کلومیٹر طویل 88 سڑکوں کی وائٹ ٹاپنگ کے لیے 2,321,17 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی۔ آنگن واڑی کارکنوں اور معاونین کے لیے 5,59,384 یونیفارم خریدنے کی خاطر 27,97 کروڑ روپے منظور کیے گئے۔ پولیس محکمہ کے لیے 134 جدید ایمرجنسی رسپانس گاڑیاں خریدنے پر 11 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہاسن ہوائی اڈے کے منصوبے کی نظرثانی شدہ لاگت 542,96 کروڑ روپے کو منظوری دی گئی۔ بنگلورو میں دو نئے ایلیویٹڈ کوریڈور تعمیر کرنے، پینے کے پانی فراہم کرنے اور ریاست کی 9 شاہراہوں کی ترقی کے منصوبوں کو بھی منظوری دی گئی۔ کابینہ نے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود، سرکاری طبی اداروں کی ترقی، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کو جدید بنانے اور شہری بنیادی سہولتوں کی بہتری سے متعلق بھی کئی اہم فیصلے کیے۔

جی بی اے انتخابات: ووٹرلسٹ پر الجھن

پرانی فہرست سے انتخابات کرانے کا مطالبہ، ایس آئی آر کے بعد 43 لاکھ سے زائد نام حذف ہونے کا دعویٰ، ریاستی حکومت اور الیکشن کمیشن نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا

بنگلورو، 19 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) بنگلورو کے 5 شہری کارپوریشنوں کے آئندہ انتخابات سے قبل ووٹرلسٹ کو لے کر تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔ خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے بعد ووٹروں کی تعداد میں بڑی کمی کے پیش نظر کرناٹک حکومت اور ریاستی الیکشن کمیشن نے سپریم کورٹ سے پرانی ووٹرلسٹ کی بنیاد پر انتخابات کرانے کی اجازت طلب کی ہے۔ اطلاعات کے مطابق، اپریل 2026 میں بنگلورو کے 5 شہری کارپوریشنوں میں 88,95 لاکھ ووٹر درج تھے، جبکہ ایس آئی آر کے بعد نئی فہرست میں بنگلورو ضلع کے 28 اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کی تعداد گھٹ کر 59,08 لاکھ رہ گئی ہے۔ اس طرح 43 لاکھ سے زائد نام حذف ہونے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ نئی ووٹرلسٹ کو وارڈ اور پولنگ بوتھ کے اعتبار سے ترتیب دینے کے لیے کم از کم 2 ماہ درکار ہوں گے۔ اسی بنیاد پر انتخابات کی مدت میں 31 دسمبر 2026 سے بڑھا کر 31 جنوری 2027 کرنے کی درخواست بھی دی گئی ہے۔ دوسری جانب جی بی اے نے مسودہ ووٹرلسٹ یکم دسمبر 2026 کو جاری کرنے اور حتمی فہرست 20 جنوری 2027 کو شائع کرنے کا شیڈول مقرر کیا ہے۔ اب سپریم کورٹ کے فیصلے سے طے ہوگا کہ انتخابات پرانی یا نئی ووٹرلسٹ کی بنیاد پر منعقد کیے جائیں گے۔



راہل کا الیکشن بائیکاٹ سے انکار، کہا! جمہوریت پر عوام کا اعتماد ٹوٹنے نہیں دیں گے



نئی دہلی: (ایجنسی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے واضح کیا ہے کہ اپوزیشن جماعتیں انتخابات کا بائیکاٹ نہیں کریں گی، چاہے انہیں انتخابی عمل میں بے ضابطگیوں اور ووٹ چوری کے خلاف اپنی جدوجہد کے دوران کتنی ہی مشکلات کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ ان کا کہنا ہے کہ انتخابات سے دستبردار ہونے کا مطلب ہندوستانی عوام کا جمہوریت پر سے اعتماد ختم کرنا ہوگا، اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) بھی یہی چاہتی ہے۔ راہل گاندھی نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے یہ بات کہی۔ انہوں نے لکھا کہ بار بار یہ سوال اٹھتا ہے کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن کی ووٹ چوری کے خلاف اپوزیشن انتخابات کا بائیکاٹ کیوں نہیں کر دیتی؟ اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے لیے ہندوستانی جمہوریت سب سے زیادہ مقدس ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس دن اپوزیشن نے انتخابات لڑنا چھوڑ دیا، اسی دن عوام کا جمہوریت سے اعتماد اٹھ جائے گا اور بی جے پی بھی یہی چاہتی ہے۔ تاہم اپوزیشن عوام کے اس اعتماد کو ٹوٹنے نہیں دے گی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ وہ ہر تکلیف برداشت کریں گے، ہر ووٹ کے لیے لڑیں گے اور ہر سچائی ملک کے سامنے لائیں گے۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں مزید کہا کہ یہ لڑائی اقتدار حاصل کرنے کی نہیں بلکہ آئین کے تحفظ کی ہے۔

بھاکھڑا نہر واقع پل منہدم ہونے پر کانگریس کا سخت ردعمل

پٹیالہ۔ (ایجنسی) پنجاب کے پٹیالہ ضلع میں پٹیالہ-سنگرور بائی پاس پر ایک بڑا حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں بھاکھڑا نہر پر بنا پل منہدم ہوگیا۔ حادثہ کے وقت پل سے گزر رہے 2 ٹرک اس کے اندر ہی دھنس گئے۔ اس دوران ایک ٹرک میں آگ لگ گئی، جس سے موقع پر افراتفری مچ گئی۔ آگ کی اطلاع ملتے ہی فائر ڈپارٹمنٹ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور کافی مشقت کے بعد آگ پر قابو پایا گیا۔ غنیمت رہی کہ اس حادثے میں ٹرک ڈرائیور اور اسٹاف بال بال بچ گئے۔ اس حادثہ پر کانگریس کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ پارٹی نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر حادثہ زدہ پل کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ”مودی حکومت میں بدعنوانی کی تصویر دیکھیے۔ پنجاب کے بھاکھڑا نہر پر بنا پل آج صبح منہدم ہوگیا۔“ کانگریس نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ ”2016 میں پل بنانے والی این ایچ اے آئی نے اس کی عمر 100 سال بتائی تھی، لیکن یہ محض 10 سال میں ہی ٹوٹ کر لٹک گیا۔ مودی حکومت انفراسٹرکچر کے نام پر وصولی تو پوری کرتی ہے، لیکن پھر لوگوں کو مرنے کے لیے چھوڑ دیتی ہے۔“

ہندوستانی صنعت کار آئندہ 20 سال کی سرمایہ کاری میں ’انڈیا فرسٹ‘ کو بنیاد بنائیں: مودی



نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو ہندوستانی صنعت کاروں سے اپیل کی کہ وہ آئندہ 20 سال کے لیے اپنی طویل مدتی سرمایہ کاری کے فیصلوں میں ’انڈیا فرسٹ‘ کو بنیادی اصول بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 12 سے 13 سال کے دوران ہندوستان میں تقریباً 50 کروڑ لوگ غربت سے باہر آئے ہیں۔ نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (فکی) کی سالانہ جنرل میٹنگ اور سالانہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ ہندوستان کی تیز رفتار معاشی ترقی اور غربت میں کمی اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کی ترقی کا سفر صحیح سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔

بار کونسل آف انڈیا کی ہدایت، داخلے سے پہلے بی سی آئی کی منظوری کی تفصیلات عام کریں

نئی دہلی: بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) نے ملک بھر کی یونیورسٹیوں اور لا کالجوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ طلبہ کو داخلہ دینے سے پہلے اپنے الحاق اور منظوری کی حیثیت واضح طور پر بتائیں۔ کونسل نے خبردار کیا ہے کہ کسی یونیورسٹی سے الحاق یا ریاستی حکومت سے اجازت ملنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے لا کورس کو بار کونسل آف انڈیا سے بھی منظوری حاصل ہے۔ 19 نومبر کو جاری ایک عوامی ہدایت نامے میں بی سی آئی نے 3 سالہ ایل ایل بی اور 5 سالہ انٹیگریٹڈ لا کورسز میں داخلہ لینے کے خواہش مند طلبہ سے کہا ہے کہ وہ داخلہ لینے یا کوئی فیس جمع کرنے سے پہلے متعلقہ ادارے کی قانونی حیثیت، یونیورسٹی سے الحاق، بی سی آئی کی مخصوص منظوری، طلبہ کے لیے منظور شدہ نشستوں کی تعداد اور متعلقہ تعلیمی سیشن کی تصدیق ضرور کرلیں۔







سنگاریڈی: کانگریس قائدین نے خاتون آہن کو پیش کیا خراج عقیدت

سنگاریڈی 19/نومبر (حافظ شیخ عارف) سابق وزیر اعظم ہند آنجہانی اندرا گاندھی کے یومِ پیدائش کی تقریب سنگاریڈی ٹاؤن میں کانگریس قائدین کے زیر اہتمام نہایت ہی شاندار پیمانے پر منائی گئی۔ آج آئی بی چوراہا سنگاریڈی پر واقع اندرا گاندھی کے مجسمہ پر کانگریس قائدین نے پھول مالا پہنا کر انہیں زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کانگریس قائدین نے کہا کہ ملک کی وزیر اعظم کی حیثیت سے اندرا گاندھی نے جو تاریخی خدمات انجام دی ہیں وہ ہمیشہ سنہرے حروف میں لکھی جائیں گی۔ قائدین نے ملک کی تعمیر وترقی اور عوام کی فلاح وبہبود کے لیے ان کی انتھک جدوجہد کو یاد کیا۔ انہوں نے بالخصوص اس بات کا تذکرہ کیا کہ میدک پارلیمانی حلقہ سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہونے کے بعد اندرا گاندھی نے اس ضلع کی ہمہ جہت ترقی کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ قائدین نے مزید کہا کہ متحدہ ضلع میدک کی صنعتی ترقی اور یہاں کے عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے کے لیے انہوں نے جو مضبوط بنیادیں رکھی تھیں انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اندرا



گاندھی کے سنہرے اصول اور نظریات آج کی نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ مقررین نے پارٹی قائدین اور کارکنوں پر زور دیا کہ وہ ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے عوام کی خدمت میں پیش پیش رہیں۔ اس تقریب میں ٹی پی سی سی جنرل سکریٹری تو پاجی اننت کشن، میونسپل چیئر پرسن کونا ونیتا سنتوش، بلاک کانگریس صدر جارج، ٹاؤن کانگریس صدر کرن گوڑ، سینئر کانگریس قائد کونا سنتوش، کونسلرس سریکانت، مہیش مدیراج، رمیش، وشی، قائدین بھومیش، اڈوا اور دیگر کارکنان کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

ہر کسی کو سی پی آر کے بارے میں بیداری پیدا کرنی چاہئے اور خطرے کے وقت جان بچانا چاہئے: ضلع کلکٹر



پدا پلی۔19/نومبر (امتیاز علی نصرت) ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے کہا کہ ہر کسی کو کارڈیو پلمونری ریسی سیٹیشن (سی پی آر) کے بارے میں آگاہ ہونا چاہئے تاکہ کارڈیک ایمرجنسی میں بروقت جواب دیا جاسکے اور قیمتی جانیں بچائی جاسکیں۔ سنگارینی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (SIMS) کے طلباء واسو، سائیتھی، اشویت، ہرش وردھن، سندیپ نے اپنے اساتذہ ارونا اور راجو کے ساتھ ضلع کلکٹر کو 21 نومبر کو صبح 10 بجے سنگارینی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کالج گراؤنڈ میں منعقد ہونے والے ایک میگا سی پی آر بیداری اور تربیتی پروگرام میں مدعو کیا۔ منتظمین نے بتایا کہ اس پروگرام میں مختلف سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں، جونیئر کالجوں، ڈگری کالجوں اور میڈیکل کالجوں کے ایک ہزار سے زائد طلبہ شرکت کریں گے۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد طلباء میں کارڈیو پلمونری ریسیسیٹیشن (CPR) کے بارے میں بیداری پیدا کرنا، ہنگامی حالات میں مفید جان بچانے کی مہارتیں سکھانا، اور کارڈیک ایمرجنسی کی صورت میں فوری طور پر جواب دینے کی ضرورت سے آگاہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سی پی آر جیسی زندگی بچانے والی مہارتوں کے بارے میں طالب علمی کے دور سے ہی بیداری پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحیح وقت پر سی پی آر فراہم کرنے سے کارڈیک ایمرجنسی میں زندگیاں بچائی جاسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے تربیتی پروگرام طلباء میں سماجی ذمہ داری کو ابھاریں گے اور انہیں ہنگامی حالات میں ہمت سے جواب دینے کا ہنر فراہم کریں گے۔ ضلع کے مختلف تعلیمی اداروں کے طلباء کو مشورہ دیا جاتا ہے

قدرتی کاشتکاری ہی کسانوں کیلئے بھروسے کی ضمانت: ضلع کلکٹر

قدرتی کاشتکاری کے فروغ کے لئے 30 کلسٹرس میں بائیو ریسورس مراکز کا قیام، کسانوں کو ایک لاکھ روپے مالیت کے آلات کی فراہمی، کم پانی والی فصلوں کی کاشت پر کلکٹر کا زور



عادل آباد۔ 19/نومبر (خضر یافعی/جنوبی سہارا) عادل آباد ضلع کلکٹر راج رشی شاہ نے کہا کہ قدرتی کاشتکاری کے ذریعے زرعی اخراجات میں نمایاں کمی لائی جاسکتی ہے اور موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے بہتر پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ جمعرات کے روز ضلع عادل آباد کے منڈل بیلا کے موضع چاند پلی میں سی پی ایف ادارے اور محکمہ باغبانی کے اشتراک سے منعقدہ شعور بیداری پروگرام میں کلکٹر نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے کسانوں کو مفید مشورے دیے۔ پروگرام سے قبل کلکٹر نے سی پی ایف کے تعاون سے کسان درگاجی کی جانب سے کاشت کی جانے والی فصلوں، نامیاتی کھاد کی تیاری اور فصلوں کے اندراج کا موقع پر جائزہ لیا اور متعلقہ عہدیداروں و کسانوں سے تفصیلات حاصل کیں۔ اس موقع پر کلکٹر نے کہا کہ باغبانی کی فصلوں کے ساتھ کپاس کی کاشت میں بھی جیوا مرتھم اور نیم استر جیسے قدرتی طریقوں کو اپنانے والے مقامی کسان قابلِ ستائش ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع کے 30 کلسٹرس میں بائیو ریسورس مراکز قائم کرتے ہوئے ہر مرکز کو ایک لاکھ روپے مالیت کے آلات فراہم کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قدرتی کاشتکاری کرنے والے کسانوں اور سیلاب سے متاثرہ افراد میں محکمہ باغبانی کے ذریعے کٹھل، سہجن اور بانس کے پودے تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ ضلع میں 35 تا 36 فیصد بارش کی کمی درج ہونے کے پیش نظر فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کا زرعی عہدیدار زمینی سطح پر سروے کرتے ہوئے موبائل ایپ میں اندراج کر رہے ہیں۔ ضلع کے 101 کلسٹرس میں جاری اس عمل میں کسان تعاون کرتے ہوئے اپنے متعلقہ اے ای اوز کے پاس تفصیلات درج کروائیں۔ کلکٹر نے مزید کہا کہ پانی کی محدود دستیابی کے پیش نظر کپاس کی فصل کی کٹائی کے بعد جوار اور مکئی کے بجائے کم پانی میں جلد تیار ہونے والی چنے، دالوں، تلہن اور باغبانی کی فصلوں کو ترجیح دی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ فصلوں کی کٹائی کے بعد خالی پڑی اراضی میں وی بی جی رام جی اسکیم کے تحت ہر خاندان کو 125 دن کا روزگار فراہم کیا جائے گا، جس کے ذریعے سالانہ 50 ہزار تا 60 ہزار روپے تک آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس اسکیم کو زراعت سے مربوط کرتے ہوئے کھیتوں میں فارم پونڈس، ریچارج پٹ، کھیتوں تک راستے، سوک گڑھے، مویشیوں کے لیے حوض اور چیک ڈیمس تعمیر کرنے کا مشورہ دیا۔ کلکٹر نے اعلان کیا کہ بیلا منڈل میں جلد ہی کسٹم ہائرنگ سنٹر قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے کسانوں کو مشورہ دیا کہ کپاس کی چنائی کے بعد بچ جانے والی ڈنڈیوں کو جلانے کے بجائے زمین میں ہی ہل چلا کر شامل کریں، کیونکہ انہیں جلانے سے زمین کی زرخیزی متاثر ہوتی ہے۔ اسی طرح انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ حکومت کی جانب سے کل سے شروع کیے جانے والے اندرا اماں فیملی لائف انشورنس اسکیم میں 18 تا 59 سال عمر کے تمام افراد اپنے ناموں کا اندراج کروائیں۔ انہوں نے بتایا کہ دیہات میں منعقد ہونے والے رجسٹریشن کیمپوں میں راشن کارڈ، آدھار اور موبائل نمبر کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے تفصیلات درج کروانے پر پانچ لاکھ روپے کا بیمہ تحفظ حاصل ہوگا۔ بعد ازاں کلکٹر نے گاؤں میں منعقدہ اجلاس کے دوران مختلف اسٹالس کا معائنہ کیا اور فوڈ سکیورٹی اینڈ کنزرویشن پروجیکٹ کی کتاب کی رسم اجراء انجام دی۔ اس موقع پر متعلقہ کسان کی بھی تہنیت پیش کی گئی۔ اس پروگرام میں منڈل اسپیشل آفیسر، ای ڈی ایس سی کارپوریشن منوہر، ڈی ایچ ایس او دلیپ کمار، انچارج ڈی ای او سری دھر، ایم پی ڈی او مہیش کمار، ایم آر او پروین کمار، ایم اے او سائی تیجا ریڈی، زرعی سائنسدان، سرپنچ کورنگے منگلا، سی پی ایف ادارے کی ڈائریکٹر گریجا، ادارے کے نمائندے، مختلف مواضعات کے سرپنچ، گاؤں کے بزرگ، کسان، عوام اور دیگر عہدیدار و عملہ موجود تھے۔

جگتیال میں اندرا گاندھی جینتی تقریبات

رکن اسمبلی ڈاکٹر سنجے کمار نے پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا



جگتیال 19 ستمبر (شیخ جمیل احمد) جگتیال میں اندرا گاندھی جینتی کی تقریبات رکن اسمبلی ڈاکٹر سنجے کمار نے اندرا گاندھی کے مجسمے کو پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا ملک کی سالمیت، اتحاد اور ترقی میں اندرا گاندھی کی قربانیاں کو ملک کا ہر فرد جانتا ہے اندرا گاندھی کی خدمات ملک کی تاریخ میں ناقابل فراموش ہیں۔ ریاستی حکومت اندرا فیملی بھیمہ نافذ کر رہی ہے۔ غریب اور متوسط طبقے کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے سی ایم ریونت ریڈی سے اظہار تشکر کیا اندرا گاندھی کے دور میں بنائے گئے منصوبوں کے ساتھ زرعی شعبے کی ترقی ہوئی جگتیال میں اندرا گاندھی کے دور میں کئی سرکاری دفاتر کا قیام عمل میں لایا گیا جگتیال مستقر میں 31 ہزار خاندانوں کے لئے اندرا فیملی بھیمہ کے لیے درخواستیں کل سے قبول کی جائیں گی۔ جگتیال شہر کی ترقی کے لیے ہم مسلسل کام کریں گے کانگریس پارٹی کے ضلع کے قائدین، عوامی نمائندے اور کارکنان جنہوں نے پروگرام میں حصہ لیا۔

جگتیال سٹی جمعیت علماء کے نمائندہ وفد کی رکن کونسل رمنا سے ملاقات



جگتیال 19 نومبر (شیخ جمیل احمد) جگتیال سٹی جمعیت علماء جگتیال کے ایک نمائندہ وفد نے بی آر ایس قائد و رکن کونسل ایل۔ رمنا سے جگتیال میں واقع ان کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ملاقات کی اس موقع پر رکن کونسل ایل رمنا نے وفد کے ساتھ جگتیال کے اہم مسائل و سماجی اور عوامی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ اس کے علاوہ شہر کے موجودہ حالات اور عوام کو درپیش مسائل کے بارے میں بھی تفصیلات معلوم کیں۔ اس ملاقات میں بی آر ایس کے قائدین، سابق وائس چیئرمین مارکیٹ کمیٹی محمد آصف، وسیم محمد، اور دیگر افراد موجود تھے۔

مریال گوڑہ: ری سروے پروگرام کا معائنہ

مریال گوڑہ۔ : ایس۔رمنا ریڈی، مریال گوڑہ آر ڈی او مریال گوڑہ، شری کانت ریڈی ٹرینی کلیکٹر تلنگنڈہ نے جمعرات کو مریال گوڑہ ڈیوژن دامر چرلہ منڈل ارکی گوڑہ موضع میں اراضی کا ری سروے پروگرام کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر سروے عہدیدار، ملازمین سے بات کرتے ہوئے عوام سے شکایت کا گنجائش نہ دیں۔ کسانوں کے تعاون سے سروے کرنے کی ہدایت دی۔ سروے میں کسی قسم خامی نہ ہونی چاہئے۔ اُنکے ساتھ تحصیلدار جواہر نائک، سرویر دیگ عہدیدار موجود تھے۔

سنگاریڈی ضلع کلکٹر پر تیک جین سے ٹی این جی اوز قائدین کی ملاقات

سالِ نو کی ڈائریوں کی اشاعت پر تبادلہ خیال، ضلع کلکٹر کا مثبت ردعمل



سنگاریڈی 18/نومبر (حافظ شیخ عارف) سنگاریڈی ضلع کلکٹر پر تیک جین آئی اے ایس سے ٹی این جی اوز (TNGOs) کے ضلع صدر محمد جاوید علی اور ضلع جنرل سیکریٹری ویلپوری روی کی قیادت میں یونین قائدین کے ایک وفد نے خیر سگالی ملاقات کی۔ اس موقع پر قائدین نے آئندہ سالِ نو کی آمد کے پیش نظر ملازمین کے لیے نئی ڈائریوں کی اشاعت اور دیگر انتظامات کے حوالے سے ضلع کلکٹر سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ یونین قائدین کے مطابق ضلع کلکٹر پر تیک جین نے اس معاملے پر نہایت مثبت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دیا۔ اس ملاقات کے دوران ٹی این جی اوز کے ضلع خازن کاسینی سری کانت، ایسوسی ایٹ صدر جی سرینواس، نائب صدور وجے لکشمی، کرشنا، ناگیشور راؤ، سنٹرل یونین کے نائب صدر غوث ہاشمی، ٹاؤن صدر یادو ریڈی، پٹن چیرومنڈل صدر پرمود اور چوتھے درجے کے ملازمین کی یونین کے صدر شریف کے علاوہ سریکھا، ناگامنی، لتا، لاونیہ، راجو، رشید، رامپا اور دیگر قائدین وارا کین بھی موجود تھے۔ اس موقع پر یونین قائدین نے ضلع کلکٹر کو دیپاولی تہوار کی دلی مبارکباد بھی پیش کی اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ یونین کی جانب سے ملازمین کی فلاح و بہبود اور تنظیم کی مزید مضبوطی کے لیے ہمہ وقت بھرپور کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

لندن سے اعلیٰ تعلیمی کامیابی، سیف بن محسن نے ماسٹر آف آئی ٹی کی ڈگری حاصل کرلی، خاندان میں خوشی کی لہر



عادل آباد۔ 19/نومبر (خضر یافعی/جنوبی سہارا) لندن کی معروف بی پی پی یونیورسٹی (BPP University) سے سیف بن محسن نے ماسٹر آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (Master of IT) کی ڈگری کامیابی کے ساتھ حاصل کرکے اپنے خاندان، والدین اور عزیز واقارب کا نام روشن کردیا۔ ان کی اس شاندار تعلیمی کامیابی پر خاندان میں خوشی اور مسرت کا ماحول ہے، جبکہ رشتہ داروں، دوست احباب اور خیر خواہوں کی جانب سے مبارکبادیوں اور نیک تمناؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ سیف بن محسن، محسن بن عیسیٰ کے فرزند، عیسیٰ بن علی کے پوتے اور احسن بن عیسیٰ (اونر عربین گیسٹ ہاؤس) کے بھتیجے ہیں۔ ان کی اس کامیابی کو خاندان کے لیے ایک یادگار اور قابلِ فخر لمحہ قرار دیا جارہا ہے۔ اس موقع پر سیف بن محسن نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی صرف ان کی انفرادی محنت کا نتیجہ نہیں بلکہ والدین کی بے لوث دعاؤں، ان کی قربانیوں، محبت اور افراد خاندان کے تعاون کا ثمر ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ والدین کی دعائیں اور اپنوں کی حوصلہ افزائی ہر کامیابی کے سفر میں سب سے بڑا سرمایہ ہوتی ہیں۔

آنگن واڈی مرکز کا معائنہ

مریال گوڑہ۔ 19 نومبر: ایس۔رمنا ریڈی آر ڈی او مریال گوڑہ، شری کانت ریڈی ٹرینی کلیکٹر تلنگنڈہ نے دامر چرلہ منڈل ارکی گوڑہ موضع انگنواڈی مرکز کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے بچوں سے بات کرتے ہوئے خوراک، کھانا ٹھیک ڈھنگ مل رہا ہے یا نہیں۔ انگنواڈی مراکز کو ہر ایک غریب طبقہ کے عوام استفادہ کرنے کا مشورہ دیا۔ اُنکے ساتھ تحصیلدار جواہر نائک، انگن واڈی ٹیچرس موجود تھے۔

اپنے فرائض ذمہ داری اور نظم وضبط کے ساتھ ادا کریں: ڈی آئی جی

باسر زون-2 ڈی آئی جی کے نارائن نائک نے نظام آباد ون ٹاؤن پولیس اسٹیشن کا اچانک معائنہ کیا

آرمور 19/نومبر (اسٹاف رپورٹر/جنوبی سہارا) کے نارائن نائک، آئی پی ایس ڈی آئی جی، باسر زون 2 نے نظام آباد پولیس کمشنریٹ کے دائرہ اختیار کے تحت ون ٹاؤن پولیس اسٹیشن کا دورہ کرتے ہوئے معائنہ کیا۔ اس موقع پر نظام آباد پولیس کمشنر پی سائی چیتنیا، آئی پی ایس نے پھولوں کا پودا پیش کرکے ڈی آئی جی کا خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں ڈی آئی جی نے تھانے کے مختلف شعبوں کا مکمل معائنہ کیا۔ انہوں نے اسٹیشن مینجمنٹ، ریکارڈ مینجمنٹ، کیس کی تفتیش میں پیش رفت، اسٹاف کی ڈیوٹیوں کی کارکردگی اور دیگر پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے پولیس اسٹیشن میں کام کرنے والے اہلکاروں سے بات کی اور ان کے فرائض، ذمہ داریوں اور انہیں درپیش مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔ اس موقع پر ڈی آئی جی کے نارائن نائک، آئی پی ایس نے کہا 1) ہر پولیس اہلکار اپنی ڈیوٹی لگن کے ساتھ اس طرح انجام دے جس سے عوام کو بہتر خدمات فراہم کرکے محکمہ پولیس کے وقار اور عزت میں اضافہ ہو۔ 2) جدید ٹیکنالوجی کا موثر استعمال کرتے ہوئے مقدمات کی تفتیش کو تیز کیا جائے اور جرائم کو جلد حل کیا جائے۔ 3) عدالتوں میں زیر التوا مقدمات پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے وقتاً فوقتاً سمن اور وارنٹ پر عملدرآمد کی نگرانی کی جائے۔ 4) مقدمات کی تفتیش مقررہ مدت میں مکمل کی جائے اور عدالتوں میں چارج شیٹ تیزی سے داخل کی جائیں۔ 5) ہر پولیس اہلکار کو قوانین، نئے فوجداری قانون ایکٹ، پولیس کے طریقہ کار اور تکنیکی پہلوؤں کی مکمل سمجھ ہونی چاہئے۔ 6) عوام کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے اور ان کے مسائل کے حل کو ترجیح دی جانی چاہئے۔ ڈی آئی جی نے اسٹاف کو نصیحت کی کہ وہ اپنے فرائض ذمہ داری اور نظم وضبط کے ساتھ ادا کریں تاکہ محکمہ پولیس پر عوام کا اعتماد مزید بڑھے۔ اس سرپرائز انسپکشن کے ذریعے تھانے کی کارکردگی، عملہ کی ڈیوٹیوں کی کارکردگی اور مقدمات کی تفتیش میں پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر نظام آباد اے سی پی پرکاش، ٹریفک اے سی پی مستان علی، اسپیشل برانچ انسپکٹر ملیش، ایس آئی بال سنگھ اور دیگر موجود تھے۔

بودھن سب رجسٹرار دفتر کے سامنے ہنگامہ

دستاویزات نویسوں اور متاثرین کا احتجاج

بودھن، 19 نومبر: (نامہ نگار) بودھن سب رجسٹرار دفتر میں عہدیدار کے مبینہ رویے اور رجسٹریشن کے عمل میں تاخیر کے خلاف دستاویزات نویسوں اور متاثرین نے احتجاج کیا، جس کے باعث دفتر کے احاطے میں کشیدگی پیدا ہوگئی۔ احتجاجیوں نے الزام عائد کیا کہ قواعد کے برخلاف A-22 کے نام پر مینوئل اجازت حاصل شدہ نجی جائیدادوں کی رجسٹریشن روک دی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ وینکٹیشور کالونی میں صرف 2، 17 ایکڑ سرکاری اراضی کے معاملے کو بنیاد بنا کر تقریباً 79 ایکڑ نجی اراضی کی رجسٹریشن بھی روک دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید شکایت کی کہ نظام شوگرس کی اراضی کے پلاٹس کی رجسٹریشن کے لیے این او سی (NOC) کے نام پر کئی ماہ سے چکر لگوائے جا رہے ہیں۔ آدھے گھنٹے میں مکمل ہونے والا رجسٹریشن کا عمل کئی گھنٹوں تک طول پکڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ مقررہ سلاٹ کے وقت ڈیٹا فیڈ نہ کرنے کے باعث معلومات حذف ہونے کی شکایات بھی سامنے آئی ہیں۔ احتجاجیوں نے ای سی (EC) اور تصدیق شدہ نقول (Certified Copies) جاری کرنے میں غیر معمولی تاخیر اور عملے کے مبینہ نامناسب رویے پر بھی شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ متاثرین اور دستاویزات نویسوں نے مطالبہ کیا کہ اعلیٰ عہدیدار فوری طور پر معاملے میں مداخلت کرتے ہوئے سب رجسٹرار کے خلاف ضروری کارروائی کریں اور رجسٹریشن کے عمل کو شفاف اور سہل بنایا جائے۔

ڈاکٹر سائی سوردھن کو عثمانیہ میڈیکل کالج میں پی جی کی سیٹ ملنے پر تہنیت



مدھول (محمد حیدر) مدھول سرکاری ہسپتال میں خدمات انجام دینے والے ڈاکٹر سائی سوردھن نے حیدرآباد کے معروف عثمانیہ میڈیکل کالج کے جنرل میڈیسن ڈیپارٹمنٹ میں پوسٹ گریجویشن (پی جی) کی سیٹ حاصل کی ہے۔ حال ہی میں منعقدہ پی جی کے داخلہ امتحان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر بدھ کے روز ہسپتال کے عملے نے انہیں تہنیت پیش کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ہسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر انیل کمار نے ڈاکٹر سوردھن کی اس شاندار کامیابی پر خوشی اور فخر کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ہسپتال میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے اتنے بڑے ادارے میں داخلہ حاصل کرنا دیگر ڈاکٹروں اور عملے کے لیے بھی باعثِ ترغیب ہے۔ تقریب کے آخر میں ہسپتال کے تمام ڈاکٹروں اور طبی عملے نے ڈاکٹر سائی سوردھن کو گلدستہ پیش کیا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سائی سوردھن نے کہا کہ میری کامیابی کی وجہ اسپتال کے عملے کا تعاون، گاؤں کے بزرگ لوگوں کی دعائیں ہیں اس موقع پر ڈاکٹر ملیکارجن، نرسنگ افسران، جونیئر اسسٹنٹ دیویندر، ٹی بی سپروائزر لالیا، لیب ٹیکنیشن اور عملہ موجود تھا۔

غربت کے خاتمے اور عوامی فلاح وبہبود میں اندرا گاندھی کا تاریخی رول: عبید اللہ کوتوال

محبوب نگر میں یوم پیدائش تقریب، قائدین کا خراجِ عقیدت



محبوب نگر، 19 نومبر ریاستی مینارٹی فینانس کارپوریشن کے چیئرمین عبید اللہ کوتوال نے کہا کہ سابق وزیر اعظم آنجہانی اندرا گاندھی نے ملک سے غربت کے خاتمے اور غریب وکمزور طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے تاریخی دوست پالیسیاں اور انقلابی اصلاحات ہندوستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ محبوب نگر کے اشوک ٹاکیز چوراہے پر جمعرات کو اندرا گاندھی کی یومِ پیدائش کے موقع پر ان کے مجسمہ پر گلپوشی کرتے ہوئے عبید اللہ کوتوال نے کہا کہ وزارتِ عظمیٰ کے دور میں اندرا گاندھی نے ملک کی ترقی کے لیے کئی اہم اصلاحات متعارف کروائیں۔ انہوں نے غریبوں کی خوشحالی کو اپنی اولین ترجیح بنایا اور بینکوں کو قومیانے کا تاریخی فیصلہ کرتے ہوئے بینکنگ خدمات عام آدمی تک پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی ایک ایسی عظیم قائد تھیں جنہوں نے عوامی مفادات کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ عبید اللہ کوتوال نے کانگریس قائدین اور کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اندرا گاندھی کے نظریات، اصولوں اور عوامی خدمت کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ بعد ازاں کانگریس پارٹی دفتر میں بھی اندرا گاندھی کی یومِ پیدائش تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر میئر گنلا ممتا، سابق چیئر پرسن اے ایم سی بیکری اعتیا، ڈی سی سی جنرل سکریٹری چندر کمار گوڑ، ٹی پی سی سی ترجمان ظہیر اختر، ڈی سی سی نائب صدر بیکری مدھوسدن ریڈی، میڈیا سیل کنوینر سی جے بینہر، سائی بابا، عظمت علی، اویز احمد، نوینیت، چندر شیکھر، گنجی آنجنیلو، مہندر کے علاوہ متعدد کارپوریٹرس اور کانگریس قائدین موجود تھے۔

مدیراج برادری کے حقوق کے تحفظ کیلئے متحد ہونے کا اعلان

کامارپڈی، 19 نومبر (سید کوثر علی کی رپورٹ) عالمی یومِ ماہی گیر اور تلنگانہ مدیراج مہاسبھا کے یومِ تاسیس کے موقع پر 21 نومبر بروز ہفتہ ضلع کامارپڈی کے تمام دیہات میں مدیراج سنگھم کے زیر اہتمام پرچم کشائی کے پروگرام منعقد کرنے کی اپیل ریاستی نائب صدر پنّا راجیشور مدیراج اور ضلع صدر وکیل گجّے بھگشپتی مدیراج نے کی۔ جمعرات کو کامارپڈی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے قائدین نے کہا کہ ریاست کی تمام ماہی گیر سوسائٹیوں میں مدیراج برادری کو رکنیت فراہم کی جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مدیراج برادری سے کیے گئے وعدے کے مطابق انہیں بی سی ڈی زمرے سے بی سی اے زمرے میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اپنے وعدے پر عمل کرتے ہوئے مدیراج برادری کے ساتھ انصاف کرنا چاہیے، بصورت دیگر برادری کے اتحاد اور طاقت کا بھرپور مظاہرہ کیا جائے گا۔ یوم تاسیس کے موقع پر ضلع بھر میں مختلف پروگرام منعقد کرنے کا بھی اعلان کیا گیا۔ اس پروگرام میں ضلع مدیراج سنگھم اور کامارپڈی سدر سنگھم کے نمائندوں، کونسلروں اور دیگر قائدین نے شرکت کی۔

انٹرمیڈیٹ بورڈ کے انضمام سے پہلے تعلیمی شعبے کے مسائل حل کیے جائیں، محمد معز الدین اور خواجہ نظام الدین کا بیان

سنگاریڈی 19/نومبر (حافظ شیخ عارف) انٹرمیڈیٹ اور ایس سی ای آر ٹی (SCERT) کے انضمام سے قبل محکمہ تعلیم کے



دیرینہ مسائل اور اساتذہ کو درپیش مشکلات حل کی جائیں۔ ایٹا (AIITA) سنگاریڈی ضلع کے صدر محمد معز الدین اور جنرل سکریٹری خواجہ نظام الدین کا حکومت سے مطالبہ۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکولوں اور جونیئر کالجوں میں آج بھی بنیادی سہولیات کا فقدان ہے۔ طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر تعلیمی ادارے میں بنیادی انفراسٹرکچر اور دیگر ضروری سہولیات مہیا کی جائیں۔ انہوں نے اساتذہ کی ترقیوں کے معاملے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ تعلیم میں ترقیوں کے عمل میں پائی جانے والی بے قاعدگیوں اور تاخیر کے باعث متعدد اساتذہ اپنی پوری ملازمت کے دوران مناسب ترقیوں سے محروم ہوجاتے ہیں اور بعض اساتذہ کو عارضی ترقیوں کے ساتھ ہی سبکدوش ہونا پڑتا ہے۔ اس صورت حال سے اساتذہ میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے مزید الزام عائد کیا کہ اساتذہ کے سروس رولز اور ترقیوں سے متعلق واضح قواعد وضوابط مرتب کرنے میں حکومت اور محکمہ تعلیم سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں۔ محمد معز الدین اور خواجہ نظام الدین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ انٹرمیڈیٹ اور ایس سی ای آر ٹی کے انضمام کا عمل شروع کرنے سے پہلے محکمہ تعلیم کے تمام بنیادی مسائل حل کیے جائیں۔ اساتذہ کے لیے واضح اور منصفانہ سروس رولز مرتب کیے جائیں۔ ترقیوں کے عمل میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے اور ہر طالب علم کو معیاری تعلیم کے لیے درکار بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اساتذہ کے مسائل اور تعلیمی اداروں کی ضروریات کو نظر انداز کرتے ہوئے انضمام کا فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہوگا۔

غربت کو شکست دے کر میڈیکل تعلیم میں تین بچوں نے حاصل کی کامیابی

کریم نگر 19 نومبر (نثار احمد پروانہ): غربت اور مالی مشکلات کے باوجود محنت، لگن اور والد کی حوصلہ افزائی سے کامیابی حاصل کرنے والے ہوم گارڈ محمد غوث کا خاندان دوسروں کے لیے مثال بن گیا ہے۔ غوث نے محدود آمدنی اور کئی مشکلات کے باوجود اپنے بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی اور انہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے مسلسل حوصلہ افزائی کی۔ ان کی محنت اور جدوجہد کے نتیجے میں ان کے تینوں بچوں نے میڈیکل کے شعبہ میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ان کے ایک لڑکے نے ایم بی بی ایس کی تعلیم مکمل کرلی ہے، دوسرا لڑکا جو تیسرے سال میں زیرِ تعلیم ہے، جبکہ ایک اور لڑکی کو بھی میڈیکل کی تعلیم کے لیے داخلہ حاصل ہوا ہے۔ غوث کا خاندان اس بات کی بہترین مثال ہے کہ مضبوط عزم، محنت اور تعلیم کے تئیں لگن ہو تو غربت کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ ان کی یہ کامیابی غریب اور متوسط طبقے کے خاندانوں کے لیے ایک حوصلہ افزا مثال ہے۔

سلطان العلوم جونیئر کالج میں

تمباکو نوشی اور تمباکو کے مضر اثرات سے متعلق شعور بیداری پروگرام کا انعقاد



حیدرآباد: 19/نومبر (سید مقبول) سلطان العلوم جونیئر کالج کی جانب سے نشہ مکت ابھیان کے تحت طلبہ میں تمباکو کے استعمال کے مضر اثرات سے متعلق شعور بیدار کرنے اور صحت مند و نشہ سے پاک طرزِ زندگی کو فروغ دینے کے مقصد سے ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا۔اس پروگرام کے تحت "تمباکو کے مضر اثرات" کے موضوع پر تقریری مقابلے کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں 12 طلبہ نے حصہ لیتے ہوئے تمباکو کے استعمال کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس مقابلے کے جج کے فرائض پروفیسر وبھا آستھانا، ڈائریکٹر غلام احمد کالج آف ایجوکیشن، اور ڈاکٹر گیتا شری مکھرجی، صدر شعبہ انگریزی، ایم جے سی ای ٹی نے انجام دیے۔ پروفیسر وبھا آستھانا نے مقابلے میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے طلبہ کے ناموں کا اعلان کیا۔اس موقع پر طالبات نے تمباکو کے استعمال کے خطرات اور اس کے مضر اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے آگاہی پوسٹرس بھی تیار کیے۔ان پوسٹرس کی رسمِ رونمائی جناب نثار احمد، چیئرمین گورننگ کونسل کے ہاتھوں انجام پائی۔اس موقع پر ڈاکٹر انوپما کونرو، پرنسپل، ڈاکٹر امۃ المقیط، وائس پرنسپل کے علاوہ دیگر معززین اور اسٹاف ممبران بھی موجود تھے۔ پروگرام سے خطاب سے قبل ڈاکٹر انوپما کونرو نے طلبہ کو تمباکو نوشی اور تمباکو کے استعمال کے خلاف حلف دلایا۔انہوں نے اور دیگر معززین نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ تمباکو اور دیگر نشہ آور اشیاء سے مکمل پرہیز کریں اور ایک صحت مند معاشرے کی تعمیر میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ پروگرام کا اختتام طلبہ کی جانب سے اجتماعی طور پر اس نعرے کے ساتھ ہوا: "تمباکو کو کہیں انکار، زندگی کو کہیں اقرار!" آخر میں وائس پرنسپل ڈاکٹر امۃ المقیط نے اظہار تشکر پیش کیا۔اس شعور بیداری مہم کے ذریعے سلطان العلوم جونیئر کالج نے ایک صحت مند، منشیات سے پاک اور تمباکو سے پاک ہندوستان کی تعمیر کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

2029 میں دوبارہ اندرا راج قائم کرینگے

عوامی حکومت کا پرچم دوسری مرتبہ لہرائینگے: وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی



سدی پیٹ، 19 نومبر: (محمد جانی) تلنگانہ میں عوامی حکومت عوام کی فلاح و بہبود اور ریاست کی ترقی کو اولین ترجیح دیتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔ 2029 میں ایک بار پھر اندرا راج قائم کرتے ہوئے دوسری مرتبہ عوامی حکمرانی کا پرچم لہرائیں گے۔ان خیالات کا اظہار تلنگانہ کے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے سدی پیٹ میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی اپنے دورۂ سدی پیٹ کے موقع پر جب ہیلی پیڈ پہنچے تو متحدہ ضلع میدک کے انچارج وزیر گڈم ونو ویک وینکٹ سوامی، بیلم پلی کے رکن اسمبلی گڈم ونود وینکٹ سوامی، ضلع کلکٹر کے ہائماوتی، پولیس کمشنر سادھنا رشی پیرومال اور چوپڑ دنڈی کے رکن اسمبلی میڈی پلی ستیہ نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر وزراء پنگولیٹی سرینواس ریڈی، دامودر راج نرسمہا، سیتکا اور بی سی سی صدر مہیش کمار گوڑ سمیت دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ملک کی پہلی خاتون وزیر اعظم اور بھارت رتن آنجہانی اندرا گاندھی کی یوم پیدائش کے موقع پر چیف منسٹر نے سدی پیٹ میں واقع ضلع میدک کے انچارج وزیر گڈم ونو ویک وینکٹ سوامی، وزراء پونم پربھاکر، دامودر راج نرسمہا اور پی سی سی صدر مہیش کمار گوڑ سمیت دیگر قائدین نے شرکت کی۔ بعد ازاں چیف منسٹر نے سدی پیٹ شہر میں منعقدہ ریالی میں شرکت کی اور ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کیا۔سدی پیٹ میڈیکل کالج کا نام مدن موہن راؤ سے موسوم کرنے کی ہدایت چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ کابینہ نے سدی پیٹ کی ترقی کے لیے 540 کروڑ روپے منظور کیے ہیں اور اسی سلسلے میں آج مختلف ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کی پہلی تحریک میں سرگرم کردار ادا کرنے والے اور تحریک کی حکمت عملی میں اہم رول ادا کرنے والے مدن موہن راؤ کی خدمات کو ہر شخص کو یاد رکھنا چاہیے۔ چیف منسٹر نے وزیر صحت کو ہدایت دی کہ سدی پیٹ میڈیکل کالج کا نام مدن موہن راؤ کے نام سے موسوم کیا جائے اور اس سلسلے میں 24 گھنٹوں کے اندر سرکاری احکامات جاری کیے جائیں۔انہوں نے سابق چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مدن موہن راؤ اور این ٹی آر جیسے قائدین کے ساتھ ناانصافی کی۔انہوں نے کہا کہ ماضی میں اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے گجویل آکر سابقہ حکومت کو ختم کرنے کا جو وعدہ کیا تھا، اسے پورا کیا گیا ہے۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ سدی پیٹ کی سرزمین سے اعلان کر رہا ہوں کہ 2029 میں دوبارہ اندرا راج قائم کر کے دوسری مرتبہ عوامی حکومت کا پرچم لہرائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ سدی پیٹ سے منتخب ہونے والے رکن اسمبلی کو آئندہ حکومت میں وزارت کا عہدہ دیا جائے گا۔ کے سی آر خاندان کی جائیدادوں پر سوالا تیچیف منسٹر نے کہا کہ کے سی آر، ہریش راؤ، سولپیٹ رام لنگا ریڈی کے خاندان اور جگا ریڈی نے تقریباً ایک ہی دور میں اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا تھا، لیکن آج ان خاندانوں کی معاشی صورتحال میں کافی فرق نظر آتا ہے۔انہوں نے عوام سے سوال کیا کہ کے سی آر، ہریش راؤ اور کے ٹی آر کے خاندانوں کے پاس سینکڑوں ایکڑ پر مشتمل فارم ہاؤس کہاں سے آئے؟ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ تحریک میں اہم کردار ادا کرنے والے لکشمن گوڑ جیسے تحریک کا رقرضوں کے بوجھ سے پریشان ہو کر خودکشی کرنے پر مجبور ہوئے، جبکہ کلوا کنٹلہ خاندان کے پاس ہزاروں کروڑ روپے کی جائیدادیں کیسے جمع ہو گئیں، عوام کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ ریونت ریڈی نے الزام عائد کیا کہ سابقہ حکومت نے تلنگانہ کے لیے اپنی جان قربان کرنے والے سری کانتا چاری کی والدہ کو کوئی عہدہ نہیں دیا تھا۔لیکن موجودہ عوامی حکومت نے سری کانتا چاری کی والدہ شنکرما کو مدعو کر کے ویمن کمیشن کی رکن مقرر کیا۔

اردو ٹیچرس فورم نارائن پیٹ کے زیر اہتمام قومی یومِ تعلیم اور بیسٹ ٹیچر ایوارڈ تقریب کا شاندار انعقاد

تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والے اساتذہ وطلبا کی گل پوشی وتہنیت



نارائن پیٹ 19/نومبر (محمد ارشد فیصل) اردو ٹیچرس فورم ضلع نارائن پیٹ کے زیر اہتمام ماڈرن ہائی اسکول نارائن پیٹ میں قومی یومِ تعلیم اور بیسٹ ٹیچر ایوارڈ کی مناسبت سے ایک پروقار اور شاندار تقریب کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔تقریب کی صدارت فورم کے ضلعی صدر عبدالغفار نے کی۔اس موقع پر بحیثیت مہمانانِ خصوصی حضرت سید شاہ غیاث الدین قادری صاحب سجادہ نشین درگاہ قطبی بابا رحمۃ اللہ علیہ، ڈاکٹر گووند راجولو ضلعی مہتمم تعلیمات، نارائن پیٹ، ڈاکٹر بشیر احمد پروفیسر، کالج آف ایجوکیشن، پالمور یونیورسٹی، حافظ عبدالعزیز ایچ او ڈی، ذکری ہائی اسکول، حیدرآباد اور وائی جناردھن ریڈی صدر، پی آر ٹی یو نے شرکت کی۔تقریب کے دوران تعلیمی شعبہ میں اپنی گراں قدر، مخلصانہ اور نمایاں خدمات انجام دینے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں بیسٹ ٹیچر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والوں میں محترمہ عرشیہ زینت، اسکول اسسٹنٹ فزیکل سائنس، ضلع پریشد ہائی اسکول کونگی؛ جناب محمد رشید، اسکول اسسٹنٹ ریاضی، مارکٹ لائن ہائی اسکول؛ جناب محمد مظہر، سیکنڈری گریڈ ٹیچر، مدرسہ تحتانیہ پدا جرم؛ اور محترمہ تسلیم بیگم، سیکنڈری گریڈ ٹیچر، مدرسہ تحتانیہ نسواں نارائن پیٹ شامل ہیں۔اسی طرح پروگرام میں ان ہونہار طلبہ کی بھی خصوصی طور پر گل پوشی اور تہنیت کے ذریعہ حوصلہ افزائی کی گئی جنہوں نے حالیہ عرصہ میں میڈیکل کے باوقار کورس ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کر کے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔تقریب کا ایک اہم اور قابلِ ستائش پہلو طویل عرصہ تک شعبۂ تعلیم میں اپنی خدمات انجام دینے کے بعد وظیفہ پر سبکدوش ہونے والے معلم جناب محمد غوث کی تہنیت تھی۔اس موقع پر انہیں شال پوشی کے ذریعہ اعزاز سے نوازتے ہوئے ان کی دیرینہ تعلیمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔تقریب میں مقررین نے قومی یومِ تعلیم کی اہمیت، تعلیمی ترقی میں اساتذہ کے کلیدی کردار اور نئی نسل کی علمی و اخلاقی تربیت کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔انہوں نے اساتذہ کی خدمات کے اعتراف اور ان کی حوصلہ افزائی کو تعلیمی معیار میں بہتری اور معاشرے کی تعمیر کے لیے اہم قرار دیا۔اس پروقار تقریب میں عبدالقدیر سنڈکے، ذاکر حسین صدرس مدرس اساتذہ، طلبہ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے معززین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

کامارپڈی میں ڈاکٹر ایم جے پال ریڈی کو مختلف تنظیموں کی جانب سے تہنیت

تلنگانہ اولمپک اسوسی ایشن اور انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کی ریاستی سطح کی اہم ذمہ داریاں ملنے پر زبردست پذیرائی



کامارپڈی، 19 نومبر (سید کوثر علی کی رپورٹ) تلنگانہ اسٹیٹ اولمپک اسوسی ایشن کی ایڈوائزری کمیٹی کے رکن اور انڈین ریڈ کراس سوسائٹی تلنگانہ اسٹیٹ فینانس کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے پر آریہ تعلیمی اداروں کے سی ای او ڈاکٹر ایم جے پال ریڈی کو مختلف تنظیموں اور انجمنوں کی جانب سے شاندار تہنیت پیش کی گئی۔اس موقع پر منعقدہ تقریب میں مختلف تعلیمی، کھیلوں، سماجی اور فلاحی تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کرتے ہوئے ڈاکٹر جے پال ریڈی کو مبارکباد دی اور ان کی خدمات کو سراہا۔تقریب میں تلنگانہ اولمپک اسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری پی۔ ملا ریڈی نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔اس موقع پر ضلع سائنس آفیسر سدھارم ریڈی، ضلع یوتھ اینڈ اسپورٹس آفیسر رنگ وینکٹیشور گوڑ، انٹرنوڈل آفیسر شیخ سلمان، روٹری کلب کے نمائندے این۔ ایس۔ کرشنا مورتی، منوہر راؤ، ریٹائرڈ پروفیسر ودیا ساگر، آریہ تعلیمی اداروں کے چیئرمین بھاسکر راؤ، ایس جے ایف سکریٹری شری دھر، اتھلیٹکس سکریٹری انیل سمیت کئی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر ایم جے پال ریڈی کو تہنیت پیش کرنے کے لیے تلنگانہ یونیورسٹی پرائیویٹ ڈگری و پی جی کالجس اسوسی ایشن، انڈین ریڈ کراس سوسائٹی، روٹری کلب، لائنز کلب آف ویویکانند، ضلع اتھلیٹکس اسوسی ایشن، اولمپک اسوسی ایشن، واکرس اسوسی ایشن، خون عطیہ کرنے والی تنظیموں، ٹاسک، تلنگانہ لیکچررس فورم، ٹرانس انٹرنیشنل ویشیا فیڈریشن، چیمبر آف کامرس، بار اسوسی ایشن، ٹی جی بی اے، ٹی وی ایس جی سمیت مختلف تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔اس موقع پر مقررین نے کہا کہ ڈاکٹر ایم جے پال ریڈی تعلیمی میدان میں مسلسل خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ سماجی سرگرمیوں اور کھیلوں کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ریاستی سطح کی اہم تنظیموں میں انہیں ذمہ داریاں ملنا نہ صرف ان کی صلاحیتوں کا اعتراف ہے بلکہ کامارپڈی ضلع کے لیے بھی باعث فخر ہے۔مقررین نے امید ظاہر کی کہ وہ اپنی نئی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھاتے ہوئے تعلیمی، سماجی اور کھیلوں کے شعبوں میں مزید ترقی اور بہتری کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔تقریب کے اختتام پر مختلف تنظیموں کے نمائندوں نے انہیں مبارکباد پیش کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اندرا گاندھی کی یومِ پیدائش پر اوٹکور میں کانگریس قائدین کا خراجِ عقیدت

طلبہ میں کتابیں اور قلم تقسیم، قومی اتحاد اور یکجہتی کے فروغ کے لیے سابق وزیر اعظم کی خدمات ناقابلِ فراموش: کانگریس ٹاؤن صدر لنگم

اوٹکور، 19 نومبر: بھارت کی سابق وزیرِ اعظم اور بھارت رتن ایوارڈ یافتہ آنجہانی محترمہ اندرا گاندھی کی یومِ پیدائش کے موقع پر اوٹکور میں کانگریس پارٹی قائدین نے انہیں شاندار خراجِ عقیدت پیش کیا۔اس موقع پر کانگریس ٹاؤن صدر لنگم نے اندرا گاندھی کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے انہیں آہنی خاتون قرار دیا۔اس موقع پر منعقدہ پروگرام کے تحت اسکول میں زیرِ تعلیم طلبہ کے درمیان کتابیں اور قلم تقسیم کیے گئے۔ کانگریس قائدین نے اس موقع پر کہا کہ تعلیم ہی روشن مستقبل کی بنیاد ہے اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے اس طرح کے فلاحی اقدامات قابلِ ستائش ہیں۔

لنگم نے کہا کہ محترمہ اندرا گاندھی نے ملک کی ترقی، قومی اتحاد اور سالمیت کے تحفظ کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔ان کی یومِ پیدائش کے موقع پر منایا جانے والا قومی یوم یکجہتی عوام کو ذات، مذہب، زبان اور علاقائی اختلافات سے بالاتر ہو کر متحد رہنے کا پیغام دیتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کا اتحاد، بھائی چارہ اور مختلف مذاہب وثقافتوں کا باہمی احترام ہے۔ ہر شہری کو ملک کی جمہوری اقدار اور قومی یکجہتی کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔اس موقع پر سابق منڈل صدر کانگریس وگنیشو ر ریڈی، یوتھ کانگریس صدر مہیش، محمد انور، روی، کانگریس کے سینئر قائدین محمد عرفات، ضمیر علی، امجد ٹیلر، عبدالعظیم، شنکر سمیت دیگر قائدین اور کارکنان موجود تھے۔

ونئے کمار ریڈی نے سی ایم آر ایف چیک کا منظور شدہ لیٹر حوالے کیا

آرمور: 19/نومبر (محمد سیف علی/ جنوبی سہارا) سنتانی سریتا جو آرمور شہر کی رہائشی ہے، حال ہی میں بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد اسپتال میں سرجری کرائی گئی ہے۔ مقامی کانگریس پارٹی قائدین نے آرمور حلقہ کانگریس پارٹی کے انچارج ونئے کمار ریڈی کے علم میں لایا متاثرہ کے افراد خاندان درخواست پر، انہوں نے 1 لاکھ 18 ہزار روپے کا چیف منسٹر ریلیف فنڈ کے تحت منظوری عمل میں لائی۔اس طرح یہ منظور شدہ لیٹر پی وی آر بھون میں متاثرہ کے افراد خاندان کے حوالے کیا سی ایم آر ایف کی منظوری عمل میں لانے پر آرمور حلقہ کانگریس انچارج ونئے کمار ریڈی سے اظہارِ تشکر کیا۔اس موقع پر ونئے کمار ریڈی نے کہا کہ ریاستی میں برسر اقتدار کانگریس حکومت تمام وعدوں کی پابند عہد ہے کانگریس حکومت غریبوں کے علاج ومعالجہ کیلئے مالی امداد فراہم کر رہی ہے تاکہ وہ بہتر علاج کروا سکیں۔سی ایم آر ایف وایل اوسی کی منظوری عمل میں لا رہی ہے۔اس موقع پر آرمور میونسپل چیر پرسن دامودر، آرمور ٹاؤن کانگریس صدر سائی بابا گوڑ، سدا لگنہ چیر مین جمی روی، کونسلر روی گوڑ، بھوپیندر، اجو بھائی و دیگر موجود تھے۔

محفل عصرانہ میں طلبہ وعوام میں شعور بیدار کرنے اساتذہ اور لیکچررس سے اپیل

حیدرآباد: 19/نومبر (سید مقبول) ایوان احمد کے زیر اہتمام ہفتہ واری محفل عصرانہ پانی کا تحفظ اور ہماری ذمہ داری ایوان احمد ملک پیٹ میں زیر سرپرستی پروفیسر محمد مسعود احمد ہاسپٹل چیف آپریٹنگ آفیسر رینو وابی بی کینسر ہاسپٹل ملک پیٹ میں منعقد ہوئی سینئر و مخدوم ایوارڈ یافتہ شاعر ڈاکٹر فاروق شکیل نے صدارت کی مشاعرہ میں صدر مشاعرہ مہمانان خصوصی گلشن آبادی، فرید سحر کے علاوہ جناب لطیف الدین لطیف نجیب احمد نجیب، فکر نلگنڈوی جہانگیر قیاس سہیل عظیم نے پانی کی اہمیت پر موضوعاتی کلام بھی سنایا محفل کی کاروائی ممتاز و معروف سنجیدہ مزاحیہ شاعر جناب لطیف الدین لطیف نے چلائی امشاعرہ سے قبل پروفیسر مسعود احمد نے کہا کہ "اس سال مسئلہ ہے جو در پیش آب کا۔ بارش نہ ہونا بھی ہے اشارہ عذاب کا" پانی کے ہر ہر بوند کی ہمیشہ حفاظت ضروری ہے اللہ تعالی کی عطا کردہ عظیم نعمتوں میں ایک عظیم نعمت پانی بھی ہے جس پر اس روئے زمین کی تمام حیات کا انحصار ہے موسمی تبدیلیوں اور انسانی غفلت کی وجہ سے دنیا بھر میں پانی کا شدید بحران پایا جاتا ہے ریاست تلنگانہ بھی ان دنوں پانی کی شدید قلت سے دوچار ہے انہوں نے مزید کہا کہ پانی کی شدید قلت کو دیکھتے ہوئے پانی کی قدر اور اس کا تحفظ ہم سب کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری بن چکا ہے یوں تو ہمیں ہمیشہ سے ہی پانی کے تحفظ پر توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ اب جب کہ ریاست تلنگانہ میں پانی کی شدید قلت کی اطلاع عام ہو چکی ہے پانی کے تحفظ سے متعلق بڑے پیمانے پر عام شعور بیداری ضروری ہے ہم کو چاہیے کہ بچوں اور بڑوں میں اس بات کو عام کریں کہ نلوں کا زیادہ دیر تک کھلا رہنا اور ضرورت سے زیادہ پانی بہانا اسراف ہے انہوں نے کہا کہ شادی بیاہ کی تقاریب میں پانی کی بڑی بوتلوں کا اہتمام دیکھا جاتا ہے لوگ آدھی بوتل پی کر آدھی بوتل ضائع کر رہے ہیں اس لیے شادی بیاہ ہو یا کوئی بھی تقریب پانی کی چھوٹی بوتلوں کا انتظام ضروری معلوم ہوتا ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ پانی کے تحفظ کا شعور بیدار کرنے کے لیے اگرچہ کہ حکومت نے بہت سارے اقدامات کیے ہیں ایسے حالات میں اساتذہ لیکچررس اور پروفیسرس کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اسکولس کالجس اور یونیورسٹیز میں پانی کی اہمیت سے طلبہ و طالبات کو واقف کروائیں اور پانی کے تحفظ سے متعلق شعور پیدا کریں علاوہ ازیں ہم جب بھی کسی بھی محفل میں ہوں بچوں اور بڑوں کے ساتھ پانی کے تحفظ سے متعلق شعور بیداری پر ضرور گفتگو کریں انہوں نے کہا کہ روزمرہ زندگی میں پانی کی کفایت بے حد ضروری ہے وضو غسل برتن دھونے اور کپڑے دھوتے وقت پانی کا بیجا استعمال روکنے کی سخت ضرورت ہے بارش کے پانی کا تحفظ بھی وقت کی اہم ضرورت ہے گھروں اور عمارتوں کی سطح پر بارش کے پانی کو ذخیرہ کر کے چھوٹے نظام (رین واٹر ہارویسٹنگ) قائم کیے جانے چاہیے جناب حسام الدین ریاض نے کہا کہ اساتذہ اور لیکچررس اپنے سکول اور کالجس میں جماعتوں کے شروع ہونے سے قبل اسمبلی میں ہر روز کچھ نہ کچھ وقت دیتے ہوئے طلبہ میں پانی کے تحفظ سے متعلق شعور بیدار کریں



محبوب نگر بائی پاس کی تعمیر کے لیے ڈی کے ارونا کی نتن گڈکری سے نمائندگی



حیدرآباد/محبوب نگر، 19 نومبر رکن پارلیمنٹ ڈی کے ارونا نے محبوب نگر شہر میں بڑھتے ہوئے ٹریفک کے دباؤ کو کم کرنے اور عوام کو آمد و رفت کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے مقصد سے محبوب نگر بائی پاس روڈ کی تعمیر کے لیے مرکزی وزیر برائے سڑک ٹرانسپورٹ وقومی شاہراہیں نتن گڈکری سے نمائندگی کی۔ انہوں نے آج حیدرآباد کے نووٹیل ہوٹل میں مرکزی وزیر سے ملاقات کرتے ہوئے بائی پاس روڈ کی تعمیر کے لیے انتظامی منظوری جاری کرنے کی درخواست پر مشتمل یادداشت پیش کی۔ڈی کے ارونا نے قومی شاہراہوں کے ترقیاتی پروگرام (NHDP) کے تحت قومی شاہراہ NH-167 کے کلومیٹر 275/350 سے NH-167N کے کلومیٹر 13/285 تک بائی پاس روڈ منظور کرنے کی اپیل کی۔انہوں نے مرکزی وزیر کو بتایا کہ محبوب نگر شہر میں گاڑیوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ کے باعث ٹریفک کے مسائل سنگین ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسے حالات میں بائی پاس روڈ کی تعمیر ناگزیر ہے۔ اس سڑک کی تکمیل سے حیدرآباد، جڑچرلہ، کرناٹک اور رائچور کے درمیان ٹرانسپورٹ کی سہولتوں میں نمایاں بہتری آئے گی۔انہوں نے مزید وضاحت کی کہ مجوزہ بائی پاس روڈ صنعتی ترقی کو فروغ دینے، ریلوے اسٹیشن تک بہتر رابطہ فراہم کرنے اور کسانوں کو اپنی زرعی پیداوار منڈیوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ڈی کے ارونا نے کہا کہ اس سڑک کی تعمیر سے مشہور سیاحتی مقام پلّلہ مری کی سیاحتی ترقی کو بھی تقویت ملے گی۔ اس کے علاوہ قبائلی علاقوں کے عوام کو آمد و رفت اور طبی سہولتوں تک رسائی میں آسانی ہوگی۔انہوں نے مرکزی وزیر سے محبوب نگر کی مجموعی ترقی اور عوامی سہولتوں کے پیش نظر بائی پاس روڈ کی تعمیر کو منظوری دینے کی اپیل کی۔

تلنگانہ اسٹیٹ کونسل کے دو ارکان کا قدیم شہر سے انتخاب



حیدرآباد 18 / نومبر/تیلنگانہ یونین آف ورکنگ جرنلسٹ کے انتخابات میں تیلنگانہ اسٹیٹ کونسل کے 5 اراکین کا انتخاب عمل میں آیا جس میں دو ارکان، میر طیب علی، اے این آئی نیوز اور محمد ابرشریف، روبی چینل شامل ہیں مذکورہ سینیئر جرنلسٹ کے انتخاب پر قدیم شہر کے جرنلسٹوں میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی کیونکہ دونوں جرنلسٹوں کا تعلق قدیم شہر ہے اور اس اُمید کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ قدیم شہر کے جرنلسٹوں کے دیرینہ مسائل کی یکسوئی کیلئے مثبت اقدامات عمل میں لائے جائینگے۔کونسل کے اراکین کے انتخاب پر قدیم شہر کے جرنلسٹوں نے دونوں نومنتخب جرنلسٹوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

رکن اسمبلی آرمور راکیش ریڈی نے حیدرآباد میں مرکزی وزیر نتن گڈکری کو یادداشت حوالے کی



آرمور: 19/نومبر (محمد سیف علی/ جنوبی سہارا) مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ اینڈ ہائی ویز نتن گڈکری جو 87 ویں انڈین روڈس کانگریس آئی آر سی کانفرنس میں شرکت کے لئے حیدرآباد میں موجود ہیں، جمعرات کو رکن اسمبلی آرمور پائیڈی راکیش ریڈی نے مرکزی وزیر سے ملاقات کی۔اس موقع پر انہوں نے مرکزی وزیر کو آرمور حلقہ اسمبلی سے متعلق مختلف ترقیاتی کاموں پر مفاہمت کی یادداشت حوالے کی۔ بعد ازاں ایم ایل اے نے کہا کہ انہوں نے مرکزی وزیر کی توجہ میں یہ بات دلائی ہے کہ آرمور ٹاؤن میں ٹریفک کا اژدھام دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے گاڑی چلانے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے درخواست کی ہے کہ آرمور ٹاؤن کے اردگرد ایک رنگ روڈ کی منظوری دی جائے تاکہ اس مسئلہ کے مستقل حل کے ساتھ ساتھ اہم چوراہوں پر فلائی اوور بنائے جائیں۔اسی طرح ایم ایل اے نے کہا کہ انہوں نے درخواست کی ہے کہ آرمور سے کریم نگر تک سڑک کی توسیع کے کام میں تیزی لائی جائے۔انہوں نے کہا کہ اگر ان کاموں کو جلد مکمل کر لیا جائے تو اس کا عوام کو بہت فائدہ ہوگا۔ایم ایل اے راکیش ریڈی نے کہا کہ مرکزی وزیر نتن گڈکری نے ان کی درخواستوں کا مثبت جواب دیا اور یقین دہانی کرائی۔

ملک کی ترقی کے لیے اندرا گاندھی کا کام مثالی

نزل۔19/نومبر (مجید خان سعید رجنوبی سہارا) کچاڈی سری ہری راؤ نزل: ہندوستان کی سابق وزیر اعظم اور آئرن لیڈی آنجہانی اندرا گاندھی کی 109 ویں یوم پیدائش جمعرات کو نزل کے کے ایس آر کیمپ آفس میں منائی گئی۔اس موقع پر نزل حلقہ کانگریس پارٹی کے انچارج کچاڈی سری ہری راؤ نے اندرا گاندھی کی تصویر پر پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔بعد میں کچاڈی سری ہری راؤ نے کہا کہ اندرا گاندھی ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں ایک عظیم لیڈر اور جرات کی علامت تھیں۔انہوں نے یاد دلایا کہ انہوں نے ملک میں غربت کے خاتمے، سماجی انصاف اور معاشی مساوات کے لیے بہت سے اہم فیصلے لیے۔غریبوں کی ترقی کے لیے تاریخی فیصلے سری ہری راؤ نے وضاحت کی کہ غریبوں کی فلاح و بہبود کو غریب ہٹاؤ کے نعرے کے ساتھ ترجیح دی گئی تھی اور 1969 میں 14 بڑے بینکوں کو قومیانے اور دیہی علاقوں، کسانوں، غریبوں اور عام لوگوں تک بینکنگ خدمات کو قابل رسائی بنانے کا ایک تاریخی فیصلہ لیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ زمینی اصلاحات، کمزور طبقات کی ترقی کے لیے اقدامات اور 20 نکاتی پروگرام کے ذریعے غریبوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کی گئی۔کسانوں کی فلاح و بہبود۔۔ملک کی غذائی تحفظ کے راستے انہوں نے یاد دلایا کہ حکومت نے سبز انقلاب کو ترجیح دی اور زرعی شعبے کی ترقی، زیادہ پیداوار دینے والی اقسام، آبپاشی، کھادوں اور زرعی قرضوں کی توسیع کی حوصلہ افزائی کی۔ اس کے ساتھ، انہوں نے کہا کہ ملک نے غذائی اجناس کی پیداوار میں خود کفالت حاصل کرنے کی طرف ایک قدم اٹھایا ہے۔قومی اتحاد، بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کا احترام انہوں نے کہا کہ 1971 میں بنگلہ دیش کی آزادی کے دوران ان کی قیادت اور قومی دفاع کے میدان میں لئے گئے جرأت مندانہ فیصلوں نے بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی، ایٹمی توانائی اور خلائی تحقیق کے شعبے میں ان کی حوصلہ افزائی نے ملک کی ترقی کی مضبوط بنیاد رکھی ہے۔سری ہری راؤ نے کہا کہ اندرا گاندھی کی زندگی، انہوں نے جو قربانیاں دی ہیں اور عوام کے لیے جو فلاحی پروگرام شروع کیے ہیں وہ آج کی نسل کے لیے متاثر کن ہیں۔انہوں نے سبھی سے کانگریس پارٹی کے نظریات جیسے سیکولرازم، سماجی انصاف، غریبوں کی فلاح و بہبود اور مساوات کے لیے کام کرنے کی اپیل کی۔اس پروگرام میں کانگریس پارٹی کے لیڈروں، کارکنوں اور مداحوں نے شرکت کی اور اندرا گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔



مسلمان دین کو سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

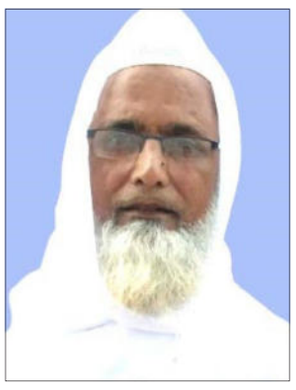

قیصر محمود عراقی

آج مسلمانوں نے سب سے زیادہ کم توجہ اگر کسی چیز کی طرف دی ہے تو توحید کے مسئلے کی طرف دی ہے۔ توحید کے بارے میں نہ تو کوئی عالم بیان کرتا ہے اور نہ ہی کوئی بندہ سوال کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ معمولی بات ہے، اس کو پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ وقت جیسے جیسے گزرتا جا رہا ہے، مسلمانوں کی گمراہی اور گہری ہوتی چلی جا رہی ہے۔

افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہمارے علمائے کرام ننانوے کے چکر میں ہمیشہ حیران و سرگرداں رہتے ہیں۔ یہ اپنے اقتدار اور مفادات کے لیے مسلمانوں کو بھٹکاتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت دینِ الٰہی اور دینِ محمدی کا زبانی طور پر تو نام لیتی ہے لیکن اعتقادی اور عملی طور پر اس سے کوئی سروکار نہیں۔ سب بتانِ ہندی کے بنائے ہوئے ادیان پر عمل کر رہے ہیں۔ غرض یہ کہ آج ہندوستان میں ہر چہار طرف جو دینِ اسلام نظر آتا ہے، وہ مسلمانانِ ہند جس اسلام پر عمل پیرا ہیں وہ تقریباً ۷۵ فیصد جعلی اور نقلی دین ہے، ۲۵ فیصد بمشکل اصلی ہیں۔ اس لیے اس دین میں وہ طاقت و قوت نہیں جو دوسروں کو تبلیغ کر سکے اور دوسرے ادیان پر غالب آ سکے۔ یہ طاقت و قوت صرف اصل اسلام میں ہے کہ وہ جہاں بھی گیا غالب آیا، اس کے ماننے والے جہاں بھی گئے غالب ہوئے۔ آج ہندوستان میں اسلام کی مختلف شکلیں اور مختلف مسلکی جماعتیں ہیں جو مسلمانوں کو قرآنِ حکیم اور احادیثِ صحیحہ سے دور کر رہی ہیں۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان اپنے آپ کو پہچانیں، اصل اسلام کو پہچانیں، اور ان لوگوں کو پہچانیں جو مسلمانوں کو لوٹ رہے ہیں، اور سوال کریں ان کٹھ ملاؤں سے جو اپنی طرف سے دین کو گھڑ کر آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور اپنا مطلب نکال رہے ہیں۔

مسلمانو! تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوف کھانے کے لیے پیدا ہوئے ہو نہ کہ غنڈوں، نیتاؤں اور مولویوں سے ڈرنے کے لیے پیدا ہوئے ہو۔ ڈرنا ہے تو صرف اور صرف اللہ سے، کیونکہ ذلت، عزت اور زندگی اور موت کا مالک وہ اللہ کی ذات ہے۔ یہ غنڈے، یہ لیڈران اور یہ مولوی حضرات آپ کا ایک بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ اس لیے جہاں معاملہ اور مسئلہ اٹکتا ہے وہاں ان مولویوں سے دریافت کریں، کیونکہ نبی پاک ﷺ کے دور میں بھی صحابہ کرام کو کوئی بات کھٹکتی تھی تو فوراً آپ ﷺ سے پوچھ لیا کرتے تھے اور آپؐ بھی تشفی بخش جواب دے کر صحابہ کو مطمئن کر دیا کرتے تھے۔ جب صحابہ کرام دنیا کی سب سے عظیم ہستی حضورِ اکرم ﷺ سے کوئی سوال کرنے یا کوئی مسئلہ پوچھنے سے خوف نہیں کھائے، تو ہم اور آپ کیوں ان دور لعتوں کے امام سے، دین بیچ کر دنیا کمانے والے ملاؤں سے خوف کھاتے ہیں؟ ان کے بے مطلب فتووں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، یہ صرف تمہیں اور ہمیں فتوے سے ڈرا کر خاموش کر دیتے ہیں۔

اس لیے بے باک ہو کر پوچھیں ان کٹھ ملاؤں سے کہ جب قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے غیبت کو حرام قرار دیا، زنا کو حرام قرار دیا، خودکشی کو حرام قرار دیا، سود کو حرام قرار دیا، تصویر کشی کو حرام قرار دیا، جوا کو حرام قرار دیا، غیر اللہ کے نام کا کھانا حرام قرار دیا، مردار جانور کا گوشت حرام قرار دیا، شراب کو حرام قرار دیا، اور خنزیر کا گوشت حرام قرار دیا، تو پھر سوائے دو چیز کے آج مسلمان وہ سب حرام شے کو بے خوف کھا رہے ہیں، کیوں؟ مسلمان مردار جانور اس لیے نہیں کھاتا کہ مرے ہوئے جانور کا گوشت ان کی روح کو گوارا نہیں کرتی، خنزیر کا گوشت اس لیے نہیں کھاتا کیونکہ وہ گندگی کھاتا ہے۔ باقی تمام حرام کام مثلاً غیبت کرنا آج ہر مسلمان مرد اور عورت کی فطرت بن چکی ہے، یہاں تک کہ یہ مولوی حضرات بھی اس حرام کاری میں ملوث ہیں۔ یہ بھی اپنی ساکھ بچانے کے لیے ایک دوسرے مولویوں کی غیبت کرتے ہوئے ملیں گے۔ شراب پینے والوں میں اکثریت مسلمانوں کی ہے، جوا کھیلنے والوں میں بھی مسلمان سب سے آگے ہیں۔ غیر اللہ کے نام کا کھانا کھانا آج کا مسلمان تبرک سمجھ کر کھاتا ہے۔ سود خوری میں بھی مسلمان چاہے وہ لیتے وقت ہو یا دیتے وقت اللہ کی وعید کو بھول جاتا ہے۔ زنا کاری میں بھی مسلمان کسی دوسری قوم سے کم نہیں۔ خودکشی کرنے میں بھی مسلمان پس وپیش سے کام نہیں لیتا۔ تصویر کشی میں تو اس حد تک آج کا مسلمان آگے بڑھ چکا ہے کہ کیا بتاؤں! آج سے تقریباً ۴۰ برس پہلے جب کہیں جلسہ وغیرہ ہوا کرتا تھا اور کوئی نوجوان کیمرہ کرتا تو ہمارے علماء حضرات سخت تنبیہ کرتے کہ خبردار! کوئی بھی تصویر کشی نہ کرے، چونکہ تصویر کشی اسلام میں حرام ہے، اگر آپ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آئے تو میں بغیر تقریر کیے اسٹیج سے اتر جاؤں گا۔ لیکن آج جلسہ ہو یا جلوس، بے دریغ تصویر کشی کی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ شادی بیاہ کے موقع پر تو رسمِ منگنی ہو یا رسمِ ہلدی، بارات ہو یا رخصتی، حد تو یہ ہے کہ نکاح کے وقت میں مولوی جس رجسٹر میں نام پتہ درج کرتا ہے اس کی بھی تصویر کشی کی جاتی ہے۔ مولوی خطبہ پڑھتا ہے تب بھی، مولوی ایجاب وقبول کرواتا ہے تب بھی، مولوی دعا مانگتا ہے تب بھی، نوشہ دستخط کرتا ہے تب بھی، تصویر کشی کرنا لازم اور ضروری ہو گیا ہے۔ اور کل تک جو ملا حضرات منع کرتے تھے آج وہ خود تصویر کھنچوانے میں پیش پیش ہیں۔ مانا کہ کچھ قانونی دستاویز کے لیے تصویر کھنچوانا ضروری ہے جس کے لیے تمام علمائے کرام کا اجماع ہے اس بات پر، بس اتنی ہی تصویر کشی کی اجازت ہے، نہ کہ ہر منظر کی تصویر کشی واجب اور ضروری سمجھ لیا گیا ہے جیسا کہ آج کل دیکھا جا رہا ہے۔

آج امتِ مسلمہ بھلے ہی غفلت کا شکار ہے لیکن کہیں نہ کہیں ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہے، مگر اسی امت کے مذہبی پیشوا، منبر ومحراب سے نصیحت کرنے والے واعظ، اپنے نام کے آگے اور پیچھے بے شمار القاب لگانے والے علامہ اور یہ دو رکعت کے جو امام بنے ہوئے ہیں، انہیں ذرہ برابر بھی خدا کا خوف نہیں۔ تبھی تو ان کی ایک ایک لفظ کی قیمت ہوتی ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو آپ ایک جلسہ منعقد کرائیں اور ان مولویوں کو دعوتِ سخن دیں، پھر دیکھیں کہ ایک ایک مولوی کھانے پینے کے ساتھ ساتھ آمد ورفت کا کرایہ ہی نہیں بلکہ گھنٹے دو گھنٹے کی تقریر کا ریٹ بھی بتاتے ہیں۔

کوئی بھی مولوی ایسا نہیں جو پیسے لیے بغیر تقریر کرتا ہو۔ ناچ گانے والوں کی طرح ان کا ریٹ ہے۔ انہیں ذرہ برابر بھی عار نہیں کہ یہ ٹکے ٹکے کے حساب سے خطبہ جمعہ فروخت کرتے ہیں، دینی تقریر بیچتے ہیں۔ کوئی مولوی دین کا علم دینے کو تیار نہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ علماء جب کسی جلسہ میں جاتے تھے تو خدمت لیتے تھے، مگر اب تو یہ ہے کہ سبھی کچھ طے ہو جاتا ہے۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بعض جگہ تو یہ دین کے ٹھیکیدار ایڈوانس رقم لینے کے بعد بھی وہاں نہیں جاتے، کیوں؟ کیونکہ دوسری جگہ پہلے والی دعوت سے زیادہ میں بات پکی ہو چکی ہوتی ہے۔ ذرا سوچیں، ایک ناچنے گانے والے جس طرح گانا گانے کے لیے اپنا ریٹ طے کرتی ہے اسی طرح یہ مولوی حضرات قرآن وحدیث کی باتیں بتانے کے لیے پہلے سے اپنا ریٹ فکس کرتے ہیں، تب جا کر کے وہاں جلسہ کرتے ہیں۔ آج مولویوں کے ان حالات کی وجہ کر امت گمراہ ہے اور گمراہیت میں اس قدر رچ بس گئی ہے کہ انہیں اصلی دین سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ کس دین کی راہ پر چل رہے ہیں۔ حالانکہ یہ گمراہیت کی طرف پڑے ہوئے ہیں اور گمراہی کے سمندر میں غرق ہوتے جا رہے ہیں۔ دین کیا ہے، اسلام کیا ہے، اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔

جبکہ آج ان حالات میں اور جو ہندوستان کے حالات ہیں اسے دیکھتے ہوئے آج ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ دین کو سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ نے جو حکم دیا ہے اس کو بجا لائے، جو اللہ کے نبی نے طریقہ بتایا ہے اس طریقے پر عمل کرے، اور پانچ وقت کی نماز بلا ناغہ بغیر کسی عذر کے مسجدوں میں آ کر جماعت کے ساتھ پڑھے، تو انشاء اللہ ہر مسلمان پھر پہلے کی طرح پوری دنیا پر غالب آ جائی گے، جس طرح ۳۱۳ نے ہزاروں پر فوقیت حاصل کیے تھے۔

تیرہ کروڑ نام: ہندوستانی جمہوریت کا کڑا امتحان



شیخ مصطفیٰ الرحمٰن

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کا اعزاز محض آبادی، انتخابی حلقوں کی وسعت یا ووٹ ڈالنے والوں کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ اس کی حقیقی معنویت اس اصول میں پوشیدہ ہے کہ ریاست کا ہر اہل شہری اپنے سیاسی وجود اور آئینی حقوق کے اعتبار سے یکساں اہمیت رکھتا ہے۔ جمہوریت کی بنیاد اسی یقین پر قائم ہوتی ہے کہ اقتدار کی تشکیل میں ہر شہری کی آواز کو اہمیت حاصل ہے اور کسی بھی فرد کو بلا جواز اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان جیسے کثیر المذاہب، کثیر اللسان اور متنوع تہذیبی معاشرے میں اس اصول کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، جہاں انتخابی عمل صرف حکومت کے انتخاب کا ذریعہ نہیں بلکہ مختلف طبقات کی سیاسی شرکت اور قومی زندگی میں ان کی نمائندگی کا بنیادی وسیلہ بھی ہے۔

انہی جمہوری اصولوں کے تناظر میں ہندوستان میں انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی، جسے مختصراً ایس آئی آر (Special Intensive Revision) کہا جاتا ہے، ایک اہم قومی بحث کا موضوع بن چکی ہے۔ الیکشن کمیشن کے اعداد وشمار کے مطابق اس عمل کے دوران مسودہ انتخابی فہرستوں سے تقریباً تیرہ کروڑ تیس لاکھ نام خارج کیے گئے۔ یہ تعداد اپنی وسعت کے اعتبار سے غیر معمولی ہے اور اسی نے ایک انتظامی کارروائی کو سیاسی، آئینی اور سماجی مباحثے کا مرکز بنا دیا ہے۔

حزبِ اختلاف کا الزام ہے کہ اس مشق کے اثرات حکمران بھارتیہ جنتا پارٹی کے حق میں جا سکتے ہیں، جب کہ الیکشن کمیشن اور بی جے پی اسے انتخابی فہرستوں کی ناگزیر اصلاح قرار دیتے ہیں۔ دونوں فریقوں کے اپنے اپنے دلائل ہیں، لیکن اصل سوال ان سے کہیں زیادہ اہم ہے: جب کروڑوں شہریوں کے نام ایک ہی عمل کے دوران انتخابی فہرستوں سے خارج ہوں تو ان کے حقِ رائے دہی کا تحفظ کس طرح یقینی بنایا جائے گا؟ اور عوام کا اعتماد اس نظام پر کس بنیاد پر قائم رہے گا؟

انتخابی فہرستیں کسی بھی جمہوری نظام کا بنیادی ریکارڈ ہوتی ہیں۔ ان میں درج نام ہی اس بات کی قانونی بنیاد فراہم کرتے ہیں کہ کون شہری انتخابی عمل میں حصہ لینے کا اہل ہے۔ اس لیے ان فہرستوں کا درست اور تازہ ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی ایسے شخص کا نام فہرست میں موجود ہو جو وفات پا چکا ہو، اگر ایک ہی ووٹر کا نام متعدد مقامات پر درج ہو، یا کوئی شخص مستقل طور پر اپنا مقام تبدیل کر چکا ہو، تو ایسی صورتوں میں فہرستوں کی اصلاح ایک معقول انتظامی ضرورت ہے۔ انتخابی عمل کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ فہرستوں میں حقیقی اور اہل ووٹروں کا اندراج ہو اور غیر متعلقہ اندراجات کو ضابطے کے مطابق درست کیا جائے۔

الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ ایس آئی آر کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ انتخابی فہرستوں کو درست، شفاف اور تازہ بنایا جائے۔ اصولی طور پر اس مقصد پر اعتراض کی گنجائش نہیں، کیونکہ غلط انتخابی فہرست شفاف انتخابات کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ تاہم انتخابی فہرستوں کی اصلاح اور اہل شہریوں کے ناموں کا اخراج دو الگ امور ہیں۔ اصلاح اسی وقت بامعنی ہے جب اس کے نتیجے میں فہرستیں زیادہ درست ہوں، نہ کہ قانونی طور پر اہل شہری اپنے حقِ رائے دہی سے محروم ہو جائیں۔

ڈیکن ہیرالڈ کے تجزیے کے مطابق تیرہ کروڑ تیس لاکھ ناموں کے اخراج میں سے تقریباً دو کروڑ اسی لاکھ نام، یعنی اکیس فیصد، وفات کی بنا پر حذف کیے گئے۔ تقریباً ایک کروڑ ایک لاکھ نام، یعنی ساڑھے سات فیصد، متعدد مقامات پر اندراج کی وجہ سے نکالے گئے۔ اس کے علاوہ تقریباً ساڑھے نو کروڑ نام، یعنی اکہتر فیصد سے زائد، ''غیر حاضر، منتقل شدہ اور دیگر'' کے زمرے میں شامل کیے گئے۔ ان اعداد وشمار میں سب سے زیادہ توجہ طلب پہلو آخری زمرہ ہے، کیونکہ اس کی وسعت اور ابہام نے متعدد سوالات کو جنم دیا ہے۔ وفات یافتہ افراد یا ایک سے زیادہ مقامات پر درج ناموں کے بارے میں نسبتاً واضح انتظامی بنیاد موجود ہو سکتی ہے، لیکن ''غیر حاضر، منتقل شدہ اور دیگر'' کی وسیع اصطلاح میں مختلف نوعیت کے معاملات جمع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس زمرے کی تفصیلات عوام کے سامنے واضح کی جائیں، تاکہ معلوم ہو سکے کہ کتنے نام مستقل نقل مکانی، کتنے عارضی عدم موجودگی اور کتنے دیگر وجوہ کی بنا پر حذف کیے گئے۔

یہاں ایک اہم حقیقت بھی ملحوظ رہنی چاہیے کہ ہندوستان میں روزگار، تعلیم اور معاشی ضروریات کے تحت نقل مکانی ایک عام سماجی صورتِ حال ہے۔ بہت سے افراد اپنے آبائی علاقوں سے دور رہتے ہیں، لیکن ان کی شہریت اور قانونی حقوق برقرار رہتے ہیں۔ اس لیے کسی شہری کا اپنے مستقل پتے سے غیر حاضر ہونا لازماً اس کے حقِ رائے دہی کے خاتمے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ کسی نام کے اخراج سے پہلے متعلقہ شہری کی حیثیت اور اس کے حالات کی درست تصدیق ضروری ہے۔ اس معاملے میں مسودہ اور حتمی انتخابی فہرست کے فرق کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ مسودہ فہرست ابتدائی مرحلہ ہوتی ہے، جس کے بعد شہریوں کو دعوے اور اعتراضات پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس مرحلے میں بعض نام دوبارہ شامل کیے جا سکتے ہیں اور اندراجات کی تصحیح بھی ممکن ہوتی ہے۔ لہٰذا مسودہ فہرست سے خارج ہونے والے تمام ناموں کو حتمی طور پر محروم شدہ ووٹروں کی تعداد قرار دینا درست نہیں ہوگا۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ برقرار رہتا ہے کہ متاثرہ شہریوں کے لیے اپنے نام کی بحالی کا عمل کس قدر آسان اور قابلِ رسائی ہے۔ اتر پردیش کی مثال اس سلسلے میں قابلِ توجہ ہے۔ وہاں پندرہ کروڑ چوالیس لاکھ ووٹروں میں سے مسودہ فہرست میں تقریباً دو کروڑ نواسی لاکھ، یعنی اٹھارہ اعشاریہ سات فیصد نام شامل نہیں تھے۔ دعووں اور اعتراضات کے مرحلے کے بعد تقریباً چوراسی لاکھ ووٹروں کے نام دوبارہ شامل کیے گئے، جب کہ مجموعی اخراج دو کروڑ چار لاکھ، یعنی تیرہ اعشاریہ دو ایک فیصد رہ گیا۔ اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ مسودہ فہرست اور حتمی فہرست کے اعداد وشمار میں نمایاں فرق ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ ناموں کی بحالی کے لیے شہریوں کو ایک باقاعدہ انتظامی عمل سے گزرنا پڑتا ہے، جس کی سہولت اور رسائی یقینی بنانا متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے۔

ایس آئی آر کے معاملے میں حزبِ اختلاف کی جماعتوں نے متعدد تحفظات ظاہر کیے ہیں۔ کانگریس اور دیگر جماعتوں کا کہنا ہے کہ انتخابی فہرستوں کی نظرثانی میں شفافیت اور غیر جانب داری کے تقاضے پوری طرح ملحوظ نہیں رکھے گئے۔ ان کے مطابق اس عمل کا بوجھ غریبوں، مزدوروں، نقل مکانی کرنے والوں اور اقلیتی طبقات پر زیادہ پڑا ہے۔ مسلمانوں اور دیگر اقلیتی طبقوں کے ناموں کے غیر متناسب اخراج کا دعویٰ بھی کیا گیا ہے۔ اس دعوے کی حقیقت جاننے کے لیے آزادانہ اور تفصیلی اعداد وشمار کا تجزیہ ضروری ہے۔ یہ دیکھنا ہوگا کہ مختلف سماجی طبقات اور علاقوں میں اخراج کی شرح کیا رہی اور اس کی بنیادی وجوہات کیا تھیں۔ محض سیاسی الزام کافی نہیں، لیکن محض تردید بھی کسی سوال کا حتمی جواب نہیں بن سکتی۔ ایسے معاملات میں شواہد اور غیر جانب دارانہ تحقیق ہی درست نتیجے تک پہنچنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ دوسری جانب بھارتیہ جنتا پارٹی کا موقف ہے کہ اس کی انتخابی کامیابیوں کی بنیاد وزیر اعظم نریندر مودی کی مقبولیت، حکومتی کارکردگی اور معاشی ترقی کے اقدامات ہیں۔ پارٹی حزبِ اختلاف پر غلط معلومات پھیلانے کا الزام عائد کرتی ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق کسی ووٹر کا نام صرف مخصوص وجوہ کی بنا پر ہٹایا جا سکتا ہے اور نام خارج کرنے والے متعلقہ اہل کار کے لیے اس کی وجہ ریکارڈ کرنا لازم ہے۔ اس بحث میں دونوں فریقوں کے موقف کو ان کی سیاسی حیثیت سے الگ کر کے جانچنا ضروری ہے۔ حزبِ اختلاف کے خدشات کو محض سیاسی مخالفت کہہ کر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح حکومت یا الیکشن کمیشن کے خلاف ہر الزام کو بلا تحقیق درست تسلیم کرنا بھی مناسب نہیں۔ جمہوری معاشرے میں الزامات کا جواب شواہد سے دیا جاتا ہے اور اداروں کا اعتماد شفاف طریقۂ کار سے قائم ہوتا ہے۔ اس پورے معاملے کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ انتخابی فہرستوں کی نظرثانی اور سیاسی نتائج کے ممکنہ تعلق کا غیر جانب دارانہ مطالعہ کیا جائے۔ نہ قبل از وقت کوئی قطعی فیصلہ صادر کرنا مناسب ہے اور نہ ہی تمام سوالات کو غیر اہم قرار دے کر نظرانداز کرنا۔ جمہوری نظام کی صحت اسی میں ہے کہ ہر اہم سوال کا جواب شواہد اور تحقیق کے ذریعے دیا جائے۔

ستمبر دو ہزار چھبیس میں انڈین ایکسپریس کی ایک تحقیقی رپورٹ نے اس تنازعے میں نیا موڑ پیدا کیا۔ رپورٹ کے مطابق تین رکنی الیکشن کمیشن کے دو ارکان، سکھبیر سنگھ سندھو اور ویویک جوشی، نے دس ماہ کے دوران کم از کم چودہ مرتبہ ریکارڈ پر اپنے اعتراضات درج کرائے۔ یہ اعتراضات ووٹروں کے اندراج، ناموں کے اخراج اور بحالی، اپیلوں کے طریقۂ کار اور انتخابی ڈیٹا کی تحویل جیسے اہم امور سے متعلق بتائے گئے۔ یہ معاملہ اس لیے اہم ہے کہ مذکورہ دونوں شخصیات الیکشن کمیشن کے محض انتظامی اہل کار نہیں بلکہ اس آئینی ادارے کے ارکان ہیں۔ کسی آئینی ادارے کے اندر پالیسی یا طریقۂ کار پر اختلافِ رائے کا سامنے آنا بذاتِ خود کوئی غیر معمولی بات نہیں، لیکن جب یہ اختلافات انتخابی فہرستوں جیسے حساس معاملے سے متعلق ہوں تو ان کی بنیاد اور نوعیت کو سمجھنا ضروری ہو جاتا ہے۔

تشکیل دی۔ اس کامیابی کے نتیجے میں ترنمول کانگریس کا پندرہ برس پر محیط اقتدار ختم ہو گیا۔

یہ سیاسی تبدیلی اپنی جگہ ہندوستانی انتخابی تاریخ کا اہم واقعہ ہے، لیکن انتخابی فہرستوں کی نظرثانی اور سیاسی نتائج کے درمیان تعلق قائم کرنے میں احتیاط ضروری ہے۔ کسی ریاست میں بڑی تعداد میں ناموں کا اخراج اور اسی ریاست میں کسی جماعت کی غیر معمولی کامیابی دو ایسے واقعات ہیں جن کا ایک ہی زمانے میں پیش آنا لازماً یہ ثابت نہیں کرتا کہ ایک دوسرے کا براہِ راست سبب تھا۔ اس نتیجے کے لیے انتخابی حلقوں کی سطح پر تفصیلی اعداد وشمار، ووٹنگ کے رجحانات، خارج شدہ ووٹروں کی تقسیم اور دیگر سیاسی عوامل کا مطالعہ ضروری ہے۔ انتخابات کے نتائج پر کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کی تنظیمی قوت، انتخابی مہم، عوامی رجحانات، حکومتی کارکردگی، مقامی مسائل اور ووٹروں کی ترجیحات سب اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لیے کسی انتخابی کامیابی کو صرف انتخابی فہرستوں کی تبدیلی سے منسوب کرنا درست نہیں ہوگا۔ تاہم اتنی بڑی تعداد میں ناموں کے اخراج کے بعد یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ آیا انتخابی عمل میں تمام اہل شہریوں کی شرکت کے یکساں مواقع محفوظ رہے یا نہیں۔ مغربی بنگال کی مثال اس بات کی متقاضی ہے کہ انتخابی فہرستوں کی نظرثانی اور سیاسی نتائج کے ممکنہ تعلق کا غیر جانب دارانہ مطالعہ کیا جائے۔ نہ قبل از وقت کوئی قطعی فیصلہ صادر کرنا مناسب ہے اور نہ ہی تمام سوالات کو غیر اہم قرار دے کر نظرانداز کرنا۔ جمہوری نظام کی صحت اسی میں ہے کہ ہر اہم سوال کا جواب شواہد اور تحقیق کے ذریعے دیا جائے۔

بے تحاشہ ٹھیکہ دینے اور ادائیگی کی بات پر بغلیں جھانکنے والی حکومت

ناگپور سے تقریباً 150 کلومیٹر دور امراوتی میں 19 اکتوبر کو ٹھیکیداروں نے مہاراشٹر حکومت کی باقاعدہ آخری رسومات ادا کر دیں اور پورے رسم ورواج کے ساتھ اس کا جلوس جنازہ نکالا۔ 2 نومبر کو وہ ایک بار پھر محکمہ تعمیرات عامہ کے دفتر کے سامنے جمع ہوئے۔ اس بار وہ تیرہویں کی رسم ادا کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے، جو موت کے تیرہویں دن انجام دی جاتی ہے۔ ان کی ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ ریاستی حکومت نے 2 سے 3 سال پہلے مکمل ہو چکے کاموں کے بقایہ جات کی ادائیگی نہیں کی ہے۔ مہاراشٹر اسٹیٹ کنٹریکٹرس ایسوسی ایشن (ایم ایس سی اے) کا دعویٰ ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ ٹھیکیدار اپنے 90 ہزار کروڑ سے ایک لاکھ کروڑ روپے تک کے بقایہ جات کی ادائیگی کے منتظر ہیں۔ امراوتی کا احتجاج اس سلسلے کی تازہ ترین کڑی ہے۔ گزشتہ ایک سال سے ایم ایس سی اے اور اس کی شاخیں ناگپور اور دیگر شہروں میں احتجاجی مظاہرے کر رہی ہیں۔ اگست 2025 میں انہوں نے کولہاپور میں 10 دن تک دھرنا دیا تھا، جبکہ اپریل 2026 میں وہ اپنے مطالبات لے کر ممبئی تک پہنچ گئے تھے۔ ٹھیکیداروں کا کہنا ہے کہ سرکاری تعمیراتی کاموں کو مکمل کرنے کے مقصد سے لیے گئے قرض کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے، مشینری پر گرد جمنے لگی ہے، مزدوروں کو اجرت نہیں ملی ہے اور سامان فراہم کرنے والے تاجروں نے قرض دینے سے انکار کر دیا ہے۔ قرض خواہوں کے دباؤ کے باعث گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران 9 ٹھیکیدار خودکشی کر چکے ہیں۔ امراوتی ضلع کے جرود باشندہ 52 سالہ ٹھیکیدار سنیل واگدھرے کی خودکشی نے 8 اکتوبر کو غصے کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔ ان کے اہل خانہ نے صحافیوں کو بتایا کہ 24-2023 میں مکمل کیے گئے کاموں کے عوض ان کے تقریباً ڈھائی کروڑ روپے پھنسے ہوئے ہیں۔ خودکشی کے نوٹ میں سنیل نے مبینہ طور پر اپنے بھتیجے سے کہا تھا کہ وہ خاندان کی دیکھ بھال کرے اور جائیداد کا ایک حصہ فروخت کر کے بینک کا قرض، گولڈ لون اور دیگر قرض ادا کر دے۔ ان کی اہلیہ ورشا نے 'دی انڈین ایکسپریس' کو بتایا کہ بار بار درخواست کرنے کے باوجود کچھ حاصل نہیں ہوا۔ انہوں نے رندھے ہوئے گلے سے کہا کہ ''اب مجھے بس حکومت سے اپنا شوہر واپس چاہیے۔'' واگدھرے کی موت اس طرح کا کوئی اکیلا واقعہ نہیں ہے۔ ناگپور کے ٹھیکیدار پی وی ورما نے تقریباً 40 کروڑ روپے کے سرکاری بقایہ جات اور نجی بازار سے لیے گئے بھاری قرض کے بوجھ تلے دب کر ستمبر 2025 میں اپنی جان دے دی تھی۔ جولائی 2025 میں خودکشی کرنے والے سانگلی کے ہرشل پاٹل کے دوستوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے پائپ لائن اور پانی کی ٹنکی کے کاموں کے لیے ذیلی ٹھیکیدار کی حیثیت سے حال ہی میں کام شروع کیا تھا۔ ان کے اہل خانہ نے گزشتہ سال بتایا تھا کہ اس وقت ان کی 60 لاکھ روپے کی ادائیگی پھنسی ہوئی تھی۔ نوی ممبئی کے ٹھیکیدار گجانن دیوکاتے نے اگست 2026 میں خودکشی کر لی۔ ان کے اہل خانہ کا الزام تھا کہ ڈھائی کروڑ روپے کے بقایہ جات کی ادائیگی کے لیے افسران نے رشوت طلب کی تھی۔ ان الزامات کی جانچ ہو رہی ہے۔ یہ بحران ایک بنیادی سوال کھڑا کرتا ہے: جو حکومت سرکاری بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کرواتی ہے، وہ ان منصوبوں کو زمین پر اتارنے والوں کو غیر معینہ مدت تک اپنے طور پر مالی بوجھ اٹھانے کے لیے کیسے چھوڑ سکتی ہے؟ ٹھیکیدار ایک طرح سے اپنی مرضی کے بغیر ریاست کا مالی معاون بن رہا ہے، جو قرض کا پورا خطرہ اپنے سر لے رہا ہے۔ کام کاج کے ڈھانچے سے جڑا ایک اور سوال بھی ہے۔ کوئی بڑی کمپنی ٹینڈر حاصل کر کے کام چھوٹے ٹھیکیداروں کو سونپ دیتی ہے، جو حکومت یا اصل ٹھیکیدار کی جانب سے ادائیگی کی ضمانت کے بغیر یہ کام مکمل کرتے ہیں۔ مہاراشٹر کے معاملے میں تو اصل ٹھیکیداروں اور ذیلی ٹھیکیداروں، دونوں کی ادائیگیاں رکی ہوئی ہیں۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے ٹھیکیداروں کے پاس بڑے کارپوریٹ اداروں جیسی مالی طاقت نہیں ہوتی۔ وہ سیمنٹ، سریا، پائپ اور مشینری خریدنے، مزدوروں کو روزانہ کی اجرت دینے اور سامان کی ڈھلائی کے لیے بھاری شرح سود پر قرض لیتے ہیں۔ کام مکمل کرنے کے بعد بل جمع کراتے ہیں اور ان کی تصدیق اور ادائیگی کا انتظار کرتے ہیں۔ اس دوران سود بڑھتا رہتا ہے، سامان فراہم کرنے والے اور مزدور بقایہ جات کی ادائیگی کے لیے تقاضے کرتے ہیں اور گھریلو اخراجات بھی اپنی جگہ برقرار رہتے ہیں۔ چند ماہ کی تاخیر بھی انہیں بھاری نقصان پہنچاتی ہے، جبکہ دو یا تین سال کی تاخیر پورے کاروبار کو تباہ کر دیتی ہے۔ مسئلہ، جیسا کہ ایم ایس سی اے بار بار نشاندہی کرتی رہی ہے، ٹھیکیداری کے نچلے درجوں میں مزید سنگین ہے۔ زیادہ تر مظاہرین ذیلی ٹھیکیدار ہیں۔ سڑکیں بنانے، اسکولوں کی مرمت کرنے اور پانی کی پائپ لائنیں بچھانے میں ان کی محنت اور سرمایہ لگتا ہے، لیکن متعلقہ محکموں کے ساتھ ان کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا۔ جب اصل ٹھیکیدار کو ہی رقم نہیں ملتی تو ان کی صورت حال مزید نازک ہو جاتی ہے۔ یہ بات ہرشل پاٹل کے معاملے میں پوری طرح سامنے آئی۔ مہاراشٹر کے آبی وسائل کے وزیر گلاب راؤ پاٹل نے مبینہ طور پر کہا کہ پاٹل متعلقہ اسکیم میں رجسٹرڈ نہیں تھے اور ان کے نام پر کوئی بل بھی زیر التوا نہیں تھا۔ ٹھیکیداروں کی تنظیم نے جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ذیلی ٹھیکیدار کی حیثیت سے کام کیا تھا اور ان کی ادائیگی اصل ٹھیکیدار کو رقم ملنے پر منحصر تھی۔ کاغذی ضابطوں میں یہ فرق بھلے ہی درست معلوم ہو، لیکن جس شخص نے حقیقت میں محنت کر کے کام کیا، اس کی بدحالی کا اس سے کوئی حل نہیں نکلتا۔ یہ بحران کافی عرصے سے گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ جولائی 2025 میں ٹھیکیداروں نے ریاستی حکومت کو ایک عرضداشت دے کر دعویٰ کیا تھا کہ مختلف محکموں کے پاس تقریباً 89 ہزار کروڑ روپے کے بقایہ جات ہیں۔ آج یہ رقم بڑھ کر ایک لاکھ کروڑ روپے ہو چکی ہے۔ حکومت ان دعوؤں کو مسترد کرتی ہے۔ محکمہ تعمیراتِ عامہ کے وزیر شیویندر راجے بھوسلے کا کہنا ہے کہ پی ڈبلیو ڈی کے 17 ہزار کروڑ روپے کے بل زیر التوا تھے، جن میں سے 6,200 کروڑ روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ جمع کرائے گئے، تصدیق شدہ، منظور شدہ اور ادا کیے گئے بلوں کی کوئی آزادانہ اور محکمہ وار تفصیلات دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے دونوں تخمینوں کے درمیان یہ فرق آج بھی برقرار ہے۔ مہاراشٹر

سلفیہ یونانی میڈیکل کالج میں 15 روزہ انڈکشن پروگرام مکمل

وائٹ کوٹ تقریب اور ہپوکریٹک حلف کے ساتھ اختتام، طلبہ وطالبات کو طبی، لسانی اور اخلاقی تربیت دی گئی



دربھنگہ: محمد رفیع ساگر/سلفیہ یونانی میڈیکل کالج و اسپتال میں تعلیمی سال 2026-27 کے لیے منعقدہ 15 روزہ انڈکشن پروگرام کا اختتام پُروقار تقریب کے ساتھ ہوا۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سیکیورٹیز مارکیٹس (NISM) کی ہدایات کے مطابق یہ پروگرام 2 نومبر 2026 سے شروع ہوا تھا۔ اس دوران طلبہ و طالبات کو مختلف تعلیمی، تربیتی اور عملی سرگرمیوں کے ذریعے میڈیکل تعلیم کے بنیادی تقاضوں سے روشناس کرایا گیا۔

پروگرام کے دوران گول سیٹنگ، انگریزی ریڈنگ، اردو وعربی زبان کی تربیت اور بنیادی طبی امداد (Basic Life Support) سمیت مختلف موضوعات پر خصوصی نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ ان سرگرمیوں کا مقصد طلبہ و طالبات کی تعلیمی صلاحیتوں کو نکھارنے کے ساتھ ان میں پیشہ ورانہ مہارت، خود اعتمادی اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینا تھا۔ اختتامی روز طلبہ و طالبات نے پروگرام کے حوالے سے اپنے تاثرات پیش کیے اور اس دوران حاصل ہونے والے تجربات کو مفید قرار دیا۔ انہوں نے مستقبل میں محنت ولگن کے ساتھ علم حاصل کرنے اور کالج کے نظم وضبط اور اخلاقی حدود کی پابندی کرنے کا عہد بھی کیا۔ اس موقع پر اساتذہ ڈاکٹر محمد انوار حسین اور ڈاکٹر محمد نور اللہ نے طلبہ و طالبات کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کالج کے پرنسپل و پروفیسر حکیم ڈاکٹر سلیمان نے طلبہ و طالبات کو نظم وضبط کی اہمیت بتاتے ہوئے باقاعدگی سے کلاسوں میں شرکت اور تعلیمی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی تلقین کی۔ تقریب کے آخری مرحلے میں وائٹ کوٹ تقریب منعقد ہوئی، جس کے بعد طلبہ و طالبات نے ہپوکریٹک حلف (Hippocratic Oath) لیا۔ اس موقع پر حکیم محمد آل نبی، ڈاکٹر محمد ذاکر مدنی، ڈاکٹر محمد صلاح الدین، ڈاکٹر سید قمر عثمانی، ڈاکٹر تہذیب کوثر، پروگرام کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عدیل احمد، ڈاکٹر چودھری اسجد اللہ، محمد شہاب الدین، محمد تقی امام سمیت دیگر اساتذہ اور عملہ موجود تھے۔

آستھا کنج پارک اجتماعی عصمت دری معاملہ: عدالت نے دہلی پولیس کی چارج شیٹ کا لیا نوٹس



نئی دہلی، 19 نومبر (ہ س): ۔ دہلی کی ساکیت عدالت نے جمعرات کو جنوبی مشرقی دہلی کے کالکاجی واقع آستھا کنج پارک میں نابالغ لڑکی کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کے معاملے میں دہلی پولیس کی جانب سے داخل کردہ چارج شیٹ کا نوٹس لے لیا ہے۔

ایڈیشنل سیشن جج (فاسٹ ٹریک اسپیشل کورٹ۔ پوکسو) سواتی شرما نے پولیس کی جانب سے داخل کردہ حتمی رپورٹ کا نوٹس لیتے ہوئے ملزمین کو چارج شیٹ کی کاپی فراہم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے تینوں ملزمین کے خلاف الزامات طے کرنے کے سلسلے میں بحث کے لیے آئندہ سماعت کی تاریخ یکم دسمبر مقرر کی ہے۔ دہلی پولیس نے 13 نومبر کو اس معاملے میں تینوں ملزمین محمد آصف، ہیمنت سنگھ اور مکیش سنگھ کے خلاف عدالت میں چارج شیٹ داخل کی تھی۔ پولیس کی اس رپورٹ میں تقریباً 450 سے 500 صفحات پر مشتمل دستاویزات شامل ہیں۔ تحقیقاتی ایجنسی نے معاملے کو مضبوط بنانے کے لیے 57 سے 60 سے زائد گواہوں کے بیانات درج کیے ہیں، جن میں متاثرہ لڑکی اور واقعے کے وقت اس کے ساتھ موجود اس کا دوست بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ چارج شیٹ میں ملزمین کے موبائل فون کی لوکیشن، کال ڈیٹیل ریکارڈ، پارک کے اطراف نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج اور جائے وقوعہ سے جمع کیے گئے فارنسک و حیاتیاتی شواہد کو اہم بنیاد بنایا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ 21 ستمبر کی شام تقریباً 7 بج کر 15 منٹ سے 8 بجے کے درمیان پیش آیا تھا۔ اس دوران تینوں ملزمین نے لڑکی اور اس کے 17 سالہ دوست کو پارک کے گیٹ نمبر 7 سے داخل ہوتے دیکھا۔ ملزمین نے تقریباً ایک کلومیٹر تک ان کا پیچھا کیا اور پھر انہیں روک لیا۔ الزام ہے کہ ملزمین نے خود کو پولیس اہلکار ظاہر کرتے ہوئے دونوں کو دھمکایا اور ان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی وارننگ دی۔ اس کے بعد ملزمین نے مبینہ طور پر لڑکی کو اس کے دوست سے الگ کر دیا۔ آصف پر الزام ہے کہ اس نے چاقو اور پستول دکھا کر دھمکایا، جبکہ دیگر دو ملزمین لڑکی کو پارک کے اندر جھاڑیوں کے قریب ایک سنسان مقام پر لے گئے، جہاں اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی۔

لہروں کے درمیان زندگی کی محافظ، ڈل جھیل کی 'تیرتی ایمبولنس'



سری نگر، 19 نومبر (ہ س)۔ وادی کشمیر کی خوبصورتی میں چار چاند لگانے والی شہرہ آفاق ڈل جھیل کی پہچان کئی چیزوں سے ہے۔ یہاں کا تاریخی تیرتا ڈاکخانہ، ایک سے ایک خوبصورت تیرتے ہاؤس بوٹ، تیرتی سبزی مارکیٹ اور شکاروں میں دستیاب دستکاری مصنوعات نیز درجن بھر سے زیادہ اجزا سے تیار ہونے والا قہوہ اور کھانے پینے کی دوسری اشیا عوام وخواص میں مقبول ہیں اور ہر ایک کی اپنی اہمیت ہے۔ لیکن سیاحوں اور جھیل کے مکینوں کے مشکل وقت میں کام آنے والی 'تیرتی ایمبولنس' کو ان سب پر فوقیت حاصل ہے۔ اس ایمبولنس کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے مشہور ریڈیو پروگرام 'من کی بات' میں نہ صرف اس کا ذکر کیا بلکہ اس خیال کے بانی کی جم کر تعریف بھی کی۔

اب اس ایمبولنس کی خدمات مریضوں کو اسپتال پہنچانے تک محدود نہیں رہیں۔ فائر اسٹیشن سے لے کر بچاؤ کارروائیوں تک یہ کئی عوامی ذمہ داریاں نبھا رہی ہے اور عملاً ایک کثیر المقاصد ادارے کا کردار ادا کر رہی ہے۔ چند روز پہلے ہی یہ ایمبولنس ڈل کے اندرونی علاقوں میں رہنے والوں کے لیے ایک طبی کیمپ کے انعقاد میں کام آئی۔ طبی عملہ اور ادویات اسی کے ذریعے ڈل جھیل میں پہنچائی گئیں اور سینکڑوں لوگوں نے کیمپ سے فائدہ اٹھایا۔ یہ اس کے لیے کوئی نئی بات نہیں، اس طرح کی خدمات اب اس کا معمول بن چکی ہیں۔ تیرتی ایمبولنس کے مالک اور بانی طارق احمد پتلو اس کے وجود کی بنیادی وجہ کورونا وبا کے دور میں لوگوں کو پیش آنے والی طرح طرح کی مشکلات کو قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان سماچار کے ساتھ ایک انٹرویو میں بتایا کہ ایمبولنس کا دائرہ کار مریضوں کو اسپتال لے جانے یا وقتاً فوقتاً طبی کیمپ لگانے سے کہیں وسیع ہے اور یہ اب تک کئی جانیں بچانے کا سبب بن چکی ہے۔ انہوں نے بتایا: ''یہ اب صرف ایمبولنس نہیں رہی۔ یہ فائر اسٹیشن کا کام بھی کرتی ہے، بچاؤ کارروائیاں بھی انجام دیتی ہے اور میڈیکل کیمپ لگانے میں بھی اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ اس طرح یہ لوگوں کی جانوں کے ساتھ ان کی املاک کو بھی بچاتی ہے۔'' طارق احمد نے بتایا کہ حال ہی میں ڈل جھیل کے اندر ہاؤس بوٹوں میں آگ لگی تو اس ایمبولنس نے آگ بجھانے میں مدد کی۔ ان کے بقول ڈل جھیل میں پانی کی کوئی کمی نہیں، اس لیے انہوں نے ایمبولنس میں ایک موٹر پمپ نصب کر رکھا ہے جو آگ بجھانے کے کام آتا ہے۔ انہوں نے ایک اور واقعہ یاد کرتے ہوئے بتایا کہ کچھ وقت پہلے تیز ہوائیں چلنے سے سیاحوں کو لے جانے والا ایک شکارہ الٹ گیا تھا۔ انہوں نے بتایا: ''ہم نے فوراً کارروائی کر کے انہیں بچا لیا۔

اررہ میں دردناک سڑک حادثہ، تلک تقریب سے لوٹ رہی اسکارپیو نہر میں گری، 6 نوجوانوں کی موت، ایک شدید زخمی



اررہ، 19 نومبر (ہ س)۔ بہار کے اررہ ضلع میں بدھ کی دیر رات ایک دردناک سڑک حادثے میں چھ نوجوانوں کی موت ہوگئی، جبکہ ایک نوجوان شدید طور پر زخمی ہوگیا۔ حادثہ تاراباڑی تھانہ علاقے میں بیڑی پل کے قریب پیش آیا، جہاں تیز رفتار اسکارپیو بے قابو ہو کر مڑیا دھار (نہر) میں پلٹ گئی۔ زخمی نوجوان کو علاج کے لیے اررہ صدر اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق اسکارپیو میں کل سات افراد سوار تھے، جو سپول ضلع کے پیپرا بازار تھانہ علاقے کے تھومہا گاؤں کے رہنے والے تھے۔ تمام افراد سکٹی کے بھیٹیاہی میں سنجے منڈل کے گھر لڑکے کی تلک تقریب میں شرکت کے بعد اپنے گاؤں واپس لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران بیڑی پل کے قریب تیکھے موڑ پر ڈرائیور گاڑی سے اپنا کنٹرول کھو بیٹھا اور اسکارپیو پل سے نیچے نہر میں جا گری۔

حادثے کی اطلاع ملتے ہی تاراباڑی تھانہ کی پولیس موقع پر پہنچی۔ مقامی لوگوں کی مدد سے پولیس نے گاڑی میں پھنسے ساتوں افراد کو باہر نکالا اور علاج کے لیے صدر اسپتال پہنچایا۔ تاہم اسپتال میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں نے چھ افراد کو مردہ قرار دے دیا، جبکہ ایک زخمی نوجوان کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ جے سی بی اور مقامی لوگوں کی مدد سے حادثے کے شکار اسکارپیو کو بھی نہر سے باہر نکال لیا گیا۔

صدر اسپتال پہنچے ڈی ایس پی ہیڈکوارٹر راج نیش کمار نے بتایا کہ اسکارپیو میں سوار تمام افراد سپول ضلع کے تھومہا گاؤں کے رہنے والے تھے۔ گاڑی نمبر بی آر 01 پی ایچ 9700 میں سات افراد سوار تھے، جن میں ڈرائیور سمیت چھ لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ تمام لاشوں کا پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد اہل خانہ کے حوالے کیا جائے گا۔

حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کی شناخت ڈرائیور کندن یادو، یش کمار (ولد چندن منڈل)، آدتیہ امن (ولد شنکر کمار)، سوربھ کمار (ولد تلسی منڈل)، کندن کمار (ولد رادھے شیام منڈل) اور آرین کمار (ولد شنکر کمار) کے طور پر ہوئی ہے۔ صدر اسپتال پہنچے متوفین کے رشتہ دار نیرج کمار اور سنجے کمار نے بتایا کہ تلک تقریب میں شرکت کے بعد تمام نوجوان کھانا کھا کر اور ضروری رسمیں پوری کر کے اپنے گاؤں واپس لوٹ رہے تھے۔ گاڑی میں سوار نوجوانوں کی عمریں تقریباً 15 سے 28 سال کے درمیان تھیں۔ صدر اسپتال کے ڈیوٹی ڈاکٹر ڈاکٹر رشبھ نے بتایا کہ حادثے کے بعد سات

مشترکہ جمہوری اقدار بھارت-امریکہ اقتصادی تعاون کو مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہیں: اوم برلا



نئی دہلی، 19 نومبر (ہ س): ۔ لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے جمعرات کو کہا کہ بھارت اور امریکہ کی مشترکہ جمہوری اقدار دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور تکنیکی تعاون کو وسعت دینے کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری ادارے، مستحکم پالیسیاں، آزاد عدلیہ اور متعلقہ فریقوں کے ساتھ مسلسل مکالمہ سرمایہ کاروں کا اعتماد مضبوط کرتے ہیں اور اقتصادی ترقی کے نئے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ برلا دہلی میں منعقدہ 23 ویں بھارت-امریکہ اقتصادی سربراہی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مضبوط اور متحرک جمہوری ادارے مستحکم اور حساس پالیسی سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جمہوریت مختلف خیالات کو جگہ دیتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ صنعت، تجارت، زراعت، ٹیکنالوجی، طلبہ اور دیگر متعلقہ فریقوں کی رائے کو پالیسیوں اور قوانین کی تشکیل کے دوران اہمیت دی جائے۔

اینٹ بھٹہ مالکان کی من مانی سے کتار یا ندی کا بہاؤ متاثر، سینکڑوں ایکڑ زرعی زمین زیر آب، کسان پریشان

بھاگلپور، 19 نومبر (ہ س)۔ بہار کے بھاگلپور ضلع میں اینٹ بھٹہ مالکان کی من مانی کا خمیازہ گورادیہ بلاک کے کسانوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ کہلگاؤں بلاک کے گھوگھا کے قریب چلنے والے درجنوں اینٹ بھٹوں کے مالکان کی جانب سے کتار یا ندی کے قدرتی بہاؤ کو روک دیے جانے کے باعث گورادیہ علاقے کے سینکڑوں ایکڑ زرخیز زرعی زمین زیر آب آ گئی ہے۔ اس کی وجہ سے ماچھ پور اور پرستڈ یہہ چور کے کسان سال بھر کھیتی کرنے سے محروم ہو رہے ہیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق گھوگھا کے قریب واقع اینٹ بھٹوں کے مالکان نے اینٹوں کی ڈھلائی اور آمدورفت کے لیے کتار یا ندی میں 24 مقامات پر مٹی اور اینٹوں کے ٹکڑے ڈال کر عارضی راستے بنا رکھے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ندی کا قدرتی بہاؤ پوری طرح متاثر ہو گیا ہے اور پانی کی نکاسی کا راستہ بند ہو گیا ہے۔ نتیجتاً ندی کا پانی پھیل کر ماچھ پور، پرستڈ یہہ چور اور آس پاس کے کھیتوں میں جمع ہو رہا ہے۔ متاثرہ کسانوں کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ گزشتہ کئی برسوں سے برقرار ہے، لیکن اب صورت حال انتہائی سنگین ہو گئی ہے۔ پہلے برسات کے موسم میں پانی جمع ہونے سے صرف دھان کی فصل متاثر ہوتی تھی، جبکہ ربیع کے موسم تک پانی خشک ہونے کے بعد کسان گیہوں، ہلکی اور دیگر فصلوں کی کاشت کر لیتے تھے۔ لیکن اب پانی کی نکاسی مکمل طور پر بند ہونے کے باعث ربیع کے موسم میں بھی کھیت زیر آب رہتے ہیں۔ مسلسل خریف اور ربیع دونوں اہم فصلوں کی تباہی سے کسانوں کی معاشی حالت انتہائی خراب ہو گئی ہے اور ان کے سامنے روزگار کا سنگین بحران پیدا ہو گیا ہے۔ اس مسئلے سے پریشان کسانوں نے انتظامیہ سے مستقل حل کی اپیل کی تھی۔ اس کے بعد گورادیہ کے سرکل افسر نے ضلع انتظامیہ کو خط لکھ کر صورت حال سے آگاہ کیا۔ اسی سلسلے میں بدھ کے روز صدر سب ڈویژنل افسر وکاس کمار نے متاثرہ علاقے کا زمینی معائنہ کیا۔ انہوں نے پانی جمع ہونے کی وجوہات کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور کسانوں کو اس مسئلے کے مستقل حل کی یقین دہانی کرائی۔

ہندوستانی زبانوں میں تکنیکی تعلیم کو فروغ دے گا بھاشنی اور این آئی ای ایل آئی ٹی کا اشتراک



نئی دہلی، 19 نومبر (ہ س)۔ ملک میں ڈیجیٹل تعلیم اور تکنیکی علم کو ہندوستانی زبانوں میں دستیاب کرانے کی سمت مرکزی حکومت نے ایک اہم پہل کی ہے۔ الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت کے تحت ڈیجیٹل انڈیا بھاشنی ڈویژن اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (این آئی ای ایل آئی ٹی) کے درمیان کثیر لسانی مصنوعی ذہانت (اے آئی)، تکنیکی تعلیم، تحقیق اور ہنرمندی کی ترقی کو فروغ دینے کے لیے مفاہمت نامے (ایم او یو) کا تبادلہ کیا گیا ہے۔

یہ اشتراک 'بھاشنی فارسیوا' کے تحت کیا جائے گا۔ اس کا بنیادی مقصد ملک کے مختلف لسانی علاقوں کے طلبہ اور سیکھنے والوں تک ان کی پسندیدہ بھارتی زبانوں میں ڈیجیٹل معلومات، تکنیکی تعلیم اور ہنرمندی کی ترقی سے متعلق مواقع پہنچانا ہے۔ اس مفاہمت نامے کا تبادلہ بھاشنی کی ایکو سسٹم انگیجمنٹ کی سربراہ سواتی بشٹ چودھری اور این آئی ای ایل آئی ٹی (نیلیٹ) کے رجسٹرار ڈاکٹر ایس کے دھرندر نے دونوں اداروں کے نمائندوں کی موجودگی میں کیا۔

اس شراکت داری کے تحت بھاشنی کی اے آئی پر مبنی لسانی ٹیکنالوجی کو تعلیمی، تربیتی اور ادارہ جاتی پلیٹ فارم سے جوڑنے کے امکانات تلاش کیے جائیں گے۔ اس کے ذریعے تکنیکی نصاب، مطالعاتی مواد، ڈیجیٹل لرننگ پلیٹ فارم اور تربیتی وسائل کو متعدد ہندوستانی زبانوں میں دستیاب کرانے پر کام کیا جائے گا۔

مفاہمت نامے میں اے آئی پر مبنی ترجمے، اسپیچ ٹیکنالوجی اور زبان سے متعلق دیگر تکنیکی حل تیار کرنے اور ان کے استعمال کو فروغ دینے کی شق بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ مختلف تکنیکی مضامین کے لیے خصوصی لسانی وسائل تیار کرنے، تحقیق، اختراع اور لسانی ڈیٹا میں تعاون کی حوصلہ افزائی پر بھی زور دیا جائے گا۔

اس پہل کا ایک اہم مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ انگریزی یا کسی دوسری زبان سے ناواقفیت تکنیکی تعلیم حاصل کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔ ملک کے مختلف لسانی پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ اپنی مادری زبان یا پسندیدہ ہندوستانی زبان میں تکنیکی مضامین سمجھ سکیں اور ٹیکنالوجی کے نئے شعبوں میں آگے بڑھ سکیں۔

بھاشنی اور نیلیٹ کی شراکت داری کے ذریعے طلبہ، اساتذہ، تربیت کاروں اور محققین کے لیے کثیر لسانی ڈیجیٹل تعلیم کا ماحول تیار کرنے پر بھی کام کیا جائے گا۔ اس سے ڈیجیٹل خواندگی، تکنیکی تعلیم اور ہنرمندی کی ترقی کے پروگراموں کی رسائی بڑھانے میں مدد ملنے کی امید ہے۔

دونوں ادارے کثیر لسانی اے آئی کے عملی استعمال کو فروغ دینے کے لیے بیداری پروگرام اور مختلف سرگرمیاں بھی منعقد کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی ادارہ جاتی خدمات اور شہریوں کو فراہم کی جانے والی ڈیجیٹل سہولتوں میں بھی بھارتی زبانوں کے استعمال کے امکانات پیدا کیے جائیں گے۔ ڈیجیٹل انڈیا بھاشنی ڈویژن، ڈیجیٹل انڈیا کارپوریشن کے تحت الیکٹرانکس و انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت کی قومی پہل ہے۔ اس کا مقصد اے آئی پر مبنی لسانی ٹیکنالوجی کے ذریعے ڈیجیٹل خدمات کو ملک کی مختلف زبانوں میں دستیاب کرانا ہے۔

وزارت کے مطابق، بھاشنی کے نیشنل ہب فار لینگویج ٹیکنالوجی (این ایچ ایل ٹی) کے ذریعے 800 سے زیادہ سرکاری ویب سائٹس کو تعاون فراہم کیا جا رہا ہے۔ یہ پلیٹ فارم اب تک 11 ارب سے زیادہ اے آئی انفرنسز کو ممکن بنا چکا ہے اور روزانہ 4.2 کروڑ سے زیادہ اے آئی انفرنسز پر کارروائی کرتا ہے۔

بھاشنی فی الحال 36 بھارتی متنی زبانوں، 23 ہندوستانی صوتی زبانوں اور 35 بین الاقوامی زبانوں کو سپورٹ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق، اوپن انوویشن، ڈیٹا سیٹس، اسٹارٹ اپس اور تعلیمی اداروں کے اشتراک سے مقامی زبانوں کی ٹیکنالوجی کی ترقی کو بھی آگے بڑھا رہا ہے۔ بھاشنی کی ایکو سسٹم انگیجمنٹ کی سربراہ سواتی بشٹ چودھری نے کہا کہ بھاشنی اور نیلیٹ کا یہ اشتراک بھارت کی زبان پر مبنی اے آئی صلاحیتوں کو تکنیکی تعلیم، تحقیق اور ہنرمندی کی ترقی کے ادارہ جاتی نظام سے جوڑنے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کثیر لسانی اے آئی کے ذریعے ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل علم کو زیادہ قابل رسائی اور سب کے لیے مفید بنایا جا سکے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس شراکت داری کا مقصد ایک ایسا ڈیجیٹل طور پر بااختیار اور مستقبل کے لیے تیار ہندوستان بنانا ہے، جہاں زبان مواقع کے حصول میں رکاوٹ نہیں بلکہ ان تک پہنچنے کا ذریعہ بنے۔

کانگریس اور پوری اپوزیشن قانون تبدیل کرنے کا جھوٹا خوف پھیلا کر ملک کو گمراہ کر رہی ہے: رام داس اٹھاولے

نئی دہلی، 19 نومبر (ہ س): ۔ ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (اٹھاولے) کے قومی صدر اور مرکزی وزیر مملکت برائے سماجی انصاف وتفویض اختیارات رام داس آٹھاولے نے کہا ہے کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی سمیت اپوزیشن جماعتیں مرکزی حکومت پر آئین تبدیل کرنے کے گمراہ کن اور بے بنیاد الزامات لگا کر ملک کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام آئندہ اسمبلی انتخابات میں اپوزیشن کے اس پروپیگنڈے کا جمہوری طریقے سے منہ توڑ جواب دیں گے۔ رام داس اٹھاولے نے جمعرات کو تال کٹورہ اسٹیڈیم میں منعقدہ سمودھان سمان ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنے والے دنوں میں ملک کی مختلف ریاستوں، اضلاع، تحصیلوں اور دیہات میں آئین کے احترام سے متعلق پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ ان پروگراموں کے ذریعے آئین کے تئیں عوام میں بیداری پیدا کرنے کے ساتھ بابا صاحب کے سماجی انصاف اور مساوات کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچایا جائے گا۔ کانگریس پر نشانہ لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے ملک میں ایمرجنسی نافذ کر کے جمہوریت اور شہری حقوق کو شدید نقصان پہنچایا، وہی آج آئین اور جمہوریت کی دہائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے عوام جمہوریت اور آئین کے تئیں پوری طرح بیدار ہیں اور سیاسی پروپیگنڈے کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اٹھاولے نے اعتماد ظاہر کیا کہ 2029 کے لوک سبھا انتخابات میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں این ڈی اے کو عوام کی وسیع حمایت حاصل ہوگی اور مودی چوتھی مرتبہ وزیر اعظم بن کر ملک کی خدمت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آر پی آئی (اٹھاولے) استحصال زدہ، محروم، پسماندہ، اقلیتی اور دلت طبقات کے سماجی، اقتصادی اور سیاسی اختیارات کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے۔

دین، اخلاق اور شرافت

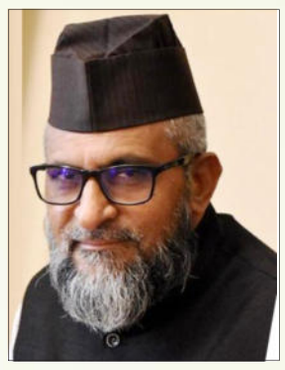

ڈاکٹر حافظ کرناٹکی

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کے سارے مذاہب میں اخلاق پر زور دیا جاتا ہے اور اس کی اہمیت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ دین اور اخلاق کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ کیوں کہ اخلاق کی بلندی اور عظمت کے حصول کے بغیر دین کی تکمیل ممکن نہیں ہے۔

عام طور پر لوگ دین کو عقائد و عبادات کا مجموعہ سمجھتے ہیں، جبکہ اخلاق اور اخلاقی اقدار اس میں ہر حال میں شامل ہوتے ہیں۔ جبکہ حسن اخلاق کا درجہ تمام دینی اعمال میں سب سے بلند ہے۔ اس لیے عبادت و ریاضت کو اس وقت تک بے نتیجہ سمجھا جاتا ہے جب تک انسان کے معاملات میں ان کی عکاسی نہ ہوتی ہو۔ اور جن انسانوں سے معاملات پیش آئیں وہ یہ محسوس کریں کہ عبادات نے اس کے اخلاق میں بلندی پیدا کردی ہے۔ اسی لیے عبادت گذار اگر اسلامی اخلاق پر پورا نہ اترے تو سمجھنا چاہیے کہ اس کی عبادت میں کوئی خامی ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ؛ ''میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔'' ایک دوسری حدیث میں اس سے زیادہ اور واضح الفاظ میں فرمایا کہ؛ ''میں تو اسی لیے بھیجا گیا کہ اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں۔''

ان واضح اعلانات کا صاف مطلب یہ ہے کہ رسول ﷺ دنیا میں اللہ کی کتاب لے کر مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کے اخلاق کو درست کیا تا کہ وہ دوسرے انسانوں کے لیے محبت و راحت اور ہمدردی و غمگساری کا نمونہ بن کر رہیں۔ اور کرۂ ارض انسانوں کے لیے امن و امان کا گہوارہ بن جائے۔

حضور ﷺ کی سیرت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی تعلق کو معیاری حد تک درست کرنے کا کام آپ ﷺ نے اپنے ابتدائی مکی دور میں ہی شروع کردیا تھا۔ نبوت کا ابتدائی دور تھا کہ حضرت ابوذرؓ نے اپنے بھائی کو اس نئے پیغمبر کے حالات اور تعلیمات کی تحقیق کے لیے مکہ بھیجا، انہوں نے واپس آکر اپنے بھائی کو بتایا کہ میں نے محمد ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتے ہیں، اس شہادت سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ حضور ﷺ نے دین کی تبلیغ کے ساتھ ہی اخلاق حسنہ کی تعلیم بھی شروع کردی تھی۔

اس ابتدائی دور میں جبکہ اہل مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر چند اصحاب حبشہ کو ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔ تو یہ بات اہل مکہ پر شاق گذری۔ انہیں یہ گوارہ نہیں تھا کہ مسلمان پڑوسی ملک میں جاکر بھی امن و امان سے رہیں۔ لہٰذا انہوں نے حبش کے بادشاہ نجاشی کے پاس ایک وفد بھیجا جس نے بادشاہ کی خدمت میں قیمتی تحفے تحائف پیش کیے، اور مسلمان مہاجروں کے خلاف طرح طرح کی باتیں بادشاہ کے گوش گذار کیں۔ اور درخواست کیا کہ ان باغیوں کو ان کے حوالے کردیا جائے تا کہ وہ انہیں واپس لے جاسکیں۔ اور انہیں ان کے گستاخانہ عمل کی سزا دے سکیں۔ اہل مکہ اور مشرکین مکہ نے کچھ ایسی باتیں بھی نجاشی سے کیں جس سے وہ عیسائی بادشاہ مسلمانوں سے بددل ہوجائے۔ لیکن بادشاہ عجلت پسند اور کان کا کچا نہیں تھا۔ اس نے مسلمانو کو دربار میں بلا یا اور تفتیش احوال کیا۔ اور انہیں اپنی صفائی میں بولنے کا موقع دیا۔ حضرت جعفر طیارؓ نے مسلمانوں کے نمائندے کی حیثیت سے جو باتیں بیان کیں ان میں یہ باتیں بھی شامل تھیں کہ؛

''اے بادشاہ ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے۔ بتوں کو پوجتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ بدکاریاں کرتے تھے۔ ہمسایوں کو ستاتے تھے۔ بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا۔ زبردست زیردستوں کو کھا جاتے تھے۔ اس صورت حال میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا۔ اس نے ہم کو سکھایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں خون ریزی سے باز آئیں۔ یتیموں کا مال نہ کھائیں، ہمسایوں کو آرام دیں پاک دامنوں پر تہمت نہ لگائیں۔ یہ تمام باتیں اخلاق حسنہ کے بنیادی اصولوں میں شامل تھیں اور اسی لیے نجاشی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

حضرت جعفر طیارؓ تو ایمان لاچکے تھے اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے عقیدت و محبت میں یہ باتیں کہی ہوں گی لیکن قیصر روم کے دربار میں بالکل اسی طرح کا واقعہ ابوسفیان کے ساتھ پیش آیا۔ جو اس وقت تک ایمان کی دولت سے محروم تھے۔ جب ان سے حضورؐ کی اصلاحی دعوت کے احوال کے بارے میں بتانے کو کہا گیا تو انہوں نے جو الفاظ کہے ان کا خلاصہ یہ تھا کہ حضور ﷺ تو توحید اور عبادت کے ساتھ لوگوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ وہ پاک دامنی اختیار کریں، سچ بولیں، قرابت کا حق ادا کریں۔ ظاہر ہے کہ یہ شہادت اس انسان کی ہے جو حضور ﷺ اور ان کے اصحاب کے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔ لہٰذا یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ دین کی تکمیل اخلاق حسنہ کے اپنانے پر ہے۔ دین نام ہے عقائد، عبادت اور اخلاق حسنہ کا۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ عقائد و عبادات کا ماحصل یہی ہے کہ انسان بہترین اخلاقی اصولوں کا حامل ہو۔ تا کہ معاملات میں وہ بہترین نمونہ اور عام انسانوں کے لیے امن و عافیت کا پیغامبر ہو۔

اس میں کسی کو گمان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا خالق ہے اور اسی نے انسان کو بھی پیدا کیا ہے، اس لیے وہ چاہتا ہے کہ اس سرزمین پر انسان آپس میں مل جل کر رہیں۔ فساد برپا نہ کریں۔ ایک خدا کی عبادت کریں اور ایک خاندان کے افراد کی طرح شیر و شکر ہوکر رہیں، اسی لیے قرآن کریم نازل فرمایا گیا تا کہ ان کے ذریعہ سے تمام انسان اللہ ہی کی عبادت کریں اور اپنے اخلاق کو ایسا بلند بنائیں کہ وہ ایک دوسرے کے لیے آرام و راحت کا ذریعہ بن جائیں۔ اگر دین کی تعلیمات پر عمل کے بعد اخلاق کی بلندی حاصل نہ ہو تو اس کی مثال ایسی ہوگی کہ دواؤں کے استعمال کے بعد بھی مریض کو شفا حاصل نہ ہوئی۔

اخلاق کی سب سے بھاری اور دشوار تعلیم جو اکثر افراد پر نہایت شاق گذرتی ہے وہ عفو درگذر، ضبط نفس، اور تحمل و برداشت ہے۔ لیکن اسلام نے ان دشوار باتوں کو بھی ایسے مؤثر انداز میں بیان کردیا ہے کہ وہ نوراً قلب و روح میں جاگزیں ہوجاتی ہے۔ مثلاً سورہ انعام میں فرمایا گیا ہے کہ؛

''جن کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہو، کہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بے ادبی سے نادانستہ برا نہ کہہ بیٹھیں۔'' (الانعام ۱۰۸)

سورہ اعراف میں فرمایا ہے کہ؛

''معاف کرنے کی عادت ڈالو، نیک کام کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کش رہو۔'' (الاعراف ۱۹۹)

سورہ آل عمران میں نیکوکاروں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ؛

''اور جو غصّے کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، سچ یہ ہے کہ دین اور اخلاق دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ مسلمانوں کے آپس کے معاملات میں حسن اخلاق کو جو اہمیت حاصل ہے وہ ہم خوب جانتے ہیں۔''

انہیں تو ایک دوسرے کا بھائی کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ایک بڑی نعمت سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن کافروں اور مشرکوں کے ساتھ بھی نرمی اور حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ حکم دیا کہ ان کے لعن طعن کا بھی برا نہ مانو کیوں کہ دینی معاملے میں بھی غصّے سے کوئی حرکت کر بیٹھنا شیطان کا کام ہے۔ اگر ایسا موقع پیش آجائے تو اللہ سے دعا مانگنی چاہیے کہ وہ شیطان کے پھندے سے بچائے اور اس کے غلبے سے محفوظ رکھے۔

ان قرآنی تعلیمات اور اسوۂ رسول ﷺ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دین پر عمل کے ذریعہ سے انسان کا اخلاق بلند اور عمدہ ہوجاتا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنے خلیفہ یعنی نائب کو پیدا کررہا ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نائب سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق تھی، جبکہ اکثر لوگوں کا ماننا ہے کہ نائب اور خلیفہ سے مراد بنی نوع انسان کی پیدائش ہے۔ کیوں کہ انسان بہ ذات خود خلافت الٰہیہ کے منصب پر ابتدا ہی سے فائز ہے۔ ایک آیت کریمہ میں اس حقیقت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ؛ ''اللہ وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔'' (الانعام ۱۶۵) ایک دوسری آیت کریمہ ہے؛ ''اور اسی نے تمہیں خلافت ارضی سے نوازا ہے۔'' (النحل ۶۲)

اللہ تعالیٰ خالق دوجہان ہے، وہی کون ومکان کا مالک اور خالق ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، کائنات کی ہر شئے اور ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت اور اختیار میں ہے۔ وہی اوّل ہے اور وہی آخر ہے۔ زمین ہو یا آسمان، چاند ہو یا سورج ستارے ہوں یا سیارے ہر چیز جس کا ہم تصوّر کرسکتے ہیں اور تصوّر نہیں کرسکتے ہیں سب اللہ کی بنائی ہوئی ہیں۔

اللہ نے انسان کو زمین پر خلیفہ کے مقام ارفع پر جب فائز کردیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ نے انسان کو مشرف کردیا، اسے شرف بخش دیا، اس کو مقام شرف عطا کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو عزت سے سرفراز فرمادیا اور اسے اپنی بہت ساری مخلوقات پر فوقیت عطا کردی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر اسے اشرف المخلوقات کا درجہ عطا کردیا اور پھر اس کی رہنمائی کے لیے اصول بھیجے اور اپنی کتاب یعنی قرآن کریم رسول آخر حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی اور انسان کو رسول اور قرآن کی روشنی سے سرفراز فرمایا۔ دستور حیات سے آگاہ کیا۔ ایک اصول زندگی اور مقصد حیات عطا کردیا۔ عقل و نطق، فکر و زبان، اور علم و حکمت، بصارت و بصیرت اور تفکر فی الدّین و دنیا، غرض ہر حسن اور طاقت عطا فرما کر شرف و شرافت کی تکمیل فرمادی اور پھر ایک قول فیصل بھی دے دیا۔ ''تم میں جو جتنا پرہیز گار ہے وہ اللہ کے نزدیک اتنا ہی مکرم ہے۔'' (الحجرات ۱۳)

قرآن مجید فرقان حمید انسانوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہے وہ جامع و مانع اور ایک مکمل قانون ہے جس کی روشنی میں ہم اپنی زندگیوں کو سنوارتے اور گذارتے ہیں، اس کتاب مقدس اور قانون الٰہی سے ہدایت پانے کے شرائط بھی ہیں۔ قرآن کے الفاظ میں پہلی شرط متقی ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ؛

''یہی وہ ذی مرتبت کتاب ہے جس کا وعدہ اللہ نے پہلی کتب سماویہ میں کیا اس میں قطعاً شبہ نہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اہل تقویٰ یعنی خدا سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔ یہ پرہیز گاروں کے لیے رہنما ہے۔ جن میں پرہیز گار بننے کی صلاحیت ہے، جن کو فکر نجات ہے۔ ان ہی کو اس سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔'' (البقرہ ۲)

اتنا سمجھ لینے کے بعد اب یہ غور کرنا ہے کہ متقی کون لوگ ہیں اور تقویٰ کیا ہے۔ ہمیں اس پر اس لیے بھی غور کرنا ہے کہ ہادی برحق حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ؛ ''تقویٰ نیکیوں کی اصل الاصول ہے، نیکیوں کی بنیاد ہے۔

اس سلسلے میں قرآن بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے قرآن مجید میں تقویٰ ایک جگہ ''استغنا'' کے برخلاف مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ اور استغنا کے معنیٰ ہیں بے پرواہی۔ لاپرواہی اور عدم لحاظ، اس طرح تقویٰ کا مفہوم خود بہ خود متعین ہوجاتا ہے۔ اور وہ ہے خدا کا لحاظ اور اس کا خوف اور خیال۔ قرآن کریم میں ایک جگہ اہل دانش و عقل کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ؛

''اور زاد راہ مہیّا کرلو مگر سمجھ لو کہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے، اے اہل دانش و عقل مجھ سے ڈرو۔'' (البقرہ ۱۹۷)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ہاتھوں سے خلق کیا اور فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کو کہا انسان میں اپنی روح ودیعت فرمائی۔ زمین کی خلافت مقدر فرمائی۔ اشرف المخلوقات قرار دیا اور اس طرح انسان شرف کی بلندی اور شرافت کی رفعتوں تک پہنچ گیا۔ ان تمام شرف و رفعت کا تقاضا صرف یہی ہوسکتا ہے کہ انسان ذات باری تعالیٰ کی بارگاہ میں سربہ سجود ہوجائے۔ اللہ کے احکام کا پابند بن جائے، اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے، تسلیم و رضا کا خوگر بن جائے۔ انسانوں کا بہی خواہ اور ہمدرد بن جائے۔ اور اس کا انتہائے مقصود خدمت خلق بن جائے۔ اور اسلام اور صرف اسلام ہی اس کا دین ہو۔ محمد ﷺ اس کے رسول اور ہادی ہوں مساوات محمدیؐ اس کا اصول ہو، قانون الٰہی اور شرع محمدیؐ اس کی معاشرت و معیشت ہو۔

دنیا کی زندگی ایک امانت ہے

مفتی عبدالمنعم فاروقی

اللہ تعالیٰ نے دنیوی نظام اس طرح بنایا ہے کہ یہاں کسی کو دوام اور مستقل قیام حاصل نہیں بلکہ دنیا اور اس کا قیام عارضی رکھا ہے اور اس میں انسانوں کی زندگی نہایت ہی مختصر رکھی ہے، اُن کا ابدی اور دائمی ٹھکانہ تو آخرت اور جنت بنایا ہے، انسان خود نہیں جانتا کہ وہ دنیا میں کب تک اور کتنے دن زندہ رہے گا اور یہ بھی اُسے معلوم نہیں کہ آخرت کے لئے پیغام اجل کس وقت آپہنچے گا، دنیا کو امتحان گاہ اور آخرت کو نتیجہ گاہ بنایا گیا ہے، انسان دنیا میں جو کچھ کرے گا آخرت میں اس کا بدلہ ضرور پائے گا، قرآن مجید میں انسانوں کی موت وحیات کو نیک اور صالح اعمال کی جانچ کا مقصد بتایا گیا ہے، ارشاد ہے الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ (سورۃ الملک ۲)، جو جس قدر نیک وصالح اعمال کرے گا قیامت میں اسی کے مطابق نعمتوں کا حقدار بنے گا اور جو جس قدر گناہ اور نافرمانی میں زندگی گذارے گا اُسی لحاظ سے اس پر آخرت میں سزاؤں کا کوڑا برسے گا، دنیوی زندگی ایک امانت ہے اس میں خیانت ایک سنگین جرم ہے، امانت کا حق یہ ہے کہ اُسے دینے والے کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے، زندگی اور اس کے قیمتی لمحات کا عطا کرنے والا کائنات کا پروردگار اور پالنہار ہے، جس کی زندگی اس کے منشاء اور مرضی کے مطابق گذرے گی وہ دنیا کے امتحان میں کامیاب اور آخرت اور اس کی لامحدود زندگی کی دائمی نعمتوں سے سرفراز کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا ہے، اُسے عقل سلیم عطا کی، نفع اور نقصان سے واقف کرایا، بھلے بُرے کی تمیز سکھائی اور کرم بالائے کرم کہ انہیں میں سے برگزیدہ لوگوں کو اپنا پیامبر بنا کر ان کے ذریعہ اپنی مرضی و نامرضی کو واضح کیا، مرضیٔ مولا کا دوسرا نام دینِ اسلام رکھا پھر انسانوں کو دینِ اسلام اور تعلیماتِ شریعت کا مکلف بنایا، اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے کے بعد سب سے اہم ترین چیز اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت وفرماں برداری ہے اور اسی فرمانبرداری کا نام اعمال صالحہ رکھا، انسان کا ہر عمل چاہے نیک ہو یا بد قیامت میں اس سے مخفی نہیں رکھا جائے گا بلکہ دنیا میں کئے گئے اعمال کو دفتروں کی شکل میں اس کے روبرو پیش کرکے اُس کے مطابق جنت یا جہنم کا فیصلہ سنایا جائے گا قرآن کریم میں ارشاد ہے فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ O وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (الزلزال ۶، ۷)، قرآن مجید میں اچھا عمل کرنے والے اور بُرا عمل کرنے والے ہر دو کے متعلق کہا گیا کہ اُنہیں اُن کے دنیوی اعمال ہی کے لحاظ سے آخرت میں بدلہ دیا جائے گا ارشاد باری ہے مَنْ عَمِلَ سَیِّئَۃً فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَہَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَہُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یُرْزَقُوْنَ فِیْہَا بِغَیْرِ حِسَابٍ (سورہ المؤمن ۴۰)۔ اور جس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہوگا اُسے اُسی کے برابر بدلہ دیا جائے گا اور جس نے نیک اعمال کئے ہوں گے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور اگر انکا تعلق اہل ایمان سے ہے تو یہ لوگ جنت کے حقدار ہوں گے اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے، اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جنت میں داخلہ اور وہاں کی ختم نہ ہونے والی نعمتوں کے لئے اعمال صالحہ کا ہونا نہایت ضروری ہے، قرآن مجید کی متعدد آیات میں اعمال سیئہ سے بچتے ہوئے اعمال صالحہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اعمال سیئہ کی لت میں پڑ کر گناہوں کے دلدل میں پھنس کر دنیا کے ساتھ آخرت کی ابدی وسرمدی زندگی برباد کرنے والوں کے متعلق کہا گیا کہ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّہُمْ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (ال عمران ۱۸۸) جو لوگ اپنے اعمال بد پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریف کی جائے انہیں عذاب سے چھٹکارا نہ ملے گا ان کے لئے تو (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔ بُرے اعمال چھوڑ کر ہر حال میں نیک اعمال اختیار کرنے والوں کو دنیا کی پاکیزہ زندگی، عظمت و بلندی اور اطمینانِ قلب کے ساتھ آخرت میں نہایت عمدہ بدلہ ملنے کی خوشخبری دی گئی ہے ارشاد ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَہُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّلَنَجْزِیَنَّہُمْ اَجْرَہُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سورہ النحل ۹۷) جو شخص بھی دنیا میں نیک اعمال کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہوگا تو ہم اس کو دنیا میں (اطمینان قلب کی نعمت دے کر) پاکیزگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے اور آخرت میں تو ان کے اعمال کا نہایت عظیم الشان بدلہ دیا جائے گا۔

احادیث مبارکہ کے ذریعہ رسول اللہؐ نے اپنی امت کو نہ صرف یہ کہ زندگی گذارنے کے اصول و آداب بتلائے ہیں بلکہ خود بھی ان پر عمل کرکے دکھلایا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپؐ کی مبارک زندگی اور آپ کی بے مثال تعلیمات کو رہتی دنیا تک کے لئے بہترین نمونہ اور اسوہ قرار دیا ہے ارشاد ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا (الاحزاب ۲۱)، آپؐ نے صرف زبانی تعلیمات پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اُسے عملی جامہ پہنا کر امت کے سامنے پیش فرمایا، آپؐ کی مبارک زندگی عملی میدان میں آگے بڑھنے والوں کے لئے مشعل راہ ہے، آپؐ نے ان لوگوں کو سخت ناپسند قرار دیا جو کہتے تو بہت ہیں لیکن کرتے کچھ بھی نہیں، آپؐ نے کردار سے عاری الفاظ کے جادوگروں کا کربناک حال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سفر معراج میں میرا گذر کچھ لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جارہا تھا میں حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون بدنصیب لوگ ہیں اور ان کا جرم کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ واعظین ہیں جو دوسروں کو نیکیوں کی تعلیم دیتے تھے مگر خود عمل نہیں کرتے تھے (مشکوۃ)۔ ایک موقع پر کسی نے آپؐ سے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بہتر ہے؟ یعنی کس قسم کے آدمی آخرت میں کامیاب اور فلاح یاب ہوں گے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''وہ شخص جس کی عمر لمبی ہوئی ہو اور اس کے اعمال اچھے رہے ہوں''، پھر اُسی شخص نے عرض کیا کہ آدمیوں میں زیادہ بُرا کون ہے؟ یعنی آخرت میں زیادہ خسارہ اور نقصان میں رہنے والا کون ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''وہ جس شخص جس کی عمر لمبی ہوئی ہو اور اعمال بُرے رہے ہوں'' (مسند احمد)۔ صحابہ کرامؓ جو اس امت کے سب سے افضل ترین لوگ ہیں ان کی زندگیاں قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے نمونہ عمل ہیں، یہ حضرات اعمالِ صالحہ کی طرف ایسا لپکتے اور جھپٹتے تھے جیسا ایک بھوکا کھانے کی طرف دوڑتا اور جھپٹتا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ میدانِ عمل کے شہ سوار تھے، آپؐ کی زبان مبارک سے جملہ نکلتا اور یہ فوراً اُس پر عمل کرکے اُسے آخرت کے لئے ذخیرہ بنا لیتے تھے، انہیں دنیا کی حقیقت کا اچھی طرح پتہ تھا وہ آخرت کے بارے میں خوب جانتے تھے، وہ اپنی نظر میں دنیا کو مردار بکری کے بچے سے زیادہ قیمتی نہیں سمجھتے تھے، ان کے دل و دماغ پر ہمیشہ آخرت کی فکر سوار رہتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ ہر کام آخرت کو پیش نظر رکھ کر کیا کرتے تھے، سیدنا عثمان بن عفانؓ کا گذر کسی قبر پر سے ہوا تو فوراً سواری روک کر دو رکعت نفل ادا فرمائی، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ صاحب قبر ایک ایک سجدہ کا محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابھی موقع دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس سے عبرت حاصل کرتے ہوئے دو رکعت پڑھ کر اس کا ثواب نامہ اعمال میں جمع کروالوں کہ شاید پھر موقع ملے نہ ملے۔

سُورَۃُ الفَجر: ایک مختصر تعارف



محمد عبدالحفیظ اسلامی

خطیب مسجد صالحہ قاسمؒ وسینئر کالم نگار حیدرآباد

سورۃ الفجر مکی سورت ہے، فہرست کے مطابق اس کا نمبر 89 ہے۔ جس میں 30 آیات مبارکہ اور ایک رکوع آیا ہے۔

مذکورہ بالا سورت کا نزول کچھ ان حالات میں ہوا جبکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پر ایمان لانے والے لوگوں کے ساتھ کفار مکہ ظلم و زیادتی کا رویہ اختیار کرنا شروع کرچکے تھے، تا کہ لوگ پھر کفر کی طرف واپس لوٹنے پر مجبور ہوجائیں۔

قرآن مجید کی کچھ دیگر سورتوں کی طرح اس سورت کا آغاز بھی ان چیزوں کی قسم کھا کر کیا گیا جو انسانی زندگی میں ہر ایک کے تجربہ ومشاہدہ میں آیا کرتی ہیں لہٰذا اس سورت کا آغاز فرماتے ہوئے بھی چند چیزوں کی قسم کھائی گئی۔

''قسم ہے فجر کی'' اور ''دس راتوں کی'' اور ''جفت اور طاق کی'' اور ''رات کی جب کہ وہ رخصت ہورہی ہو'' چونکہ اہل مکہ آخرت میں دیئے جانے والی جزا وسزا، جنت و دوزخ کے منکر تھے، اسطرح سورۃ ''الفجر'' کا موضوع آخرت کی جزا و سزا کے حق ہونے کے اثبات پر ہے۔ غرضکہ مذکورہ بالا چیزوں کی قسم کھا کر اصل میں منکرین آخرت کے سامنے یہ سوال رکھا گیا کہ کیا یہ چیزیں اس بات کی شہادت نہیں دے رہی ہیں کہ جزا وسزا حق ہے اور تمام لوگوں کے فیصلے ہوکر رہیں گے، دراصل منکرین آخرت کے ذہنوں کو جھنجوڑنے کے لئے قسم کھا کر ان سے پوچھا گیا کہ قدرت کا نظام جو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کیا اس امر پر شہادت دینے کیلئے کافی نہیں ہے کہ ایک قادر مطلق عظیم ہستی یہ نظام چلا رہی ہے جیسا کہ وقت فجر کے موقع پر اس کی کیفیت اور ہر مہینے کی ابتدائی دس راتیں جس میں پہلی رات کا چاند بالکل باریک پھر دھیرے دھیرے اس کا بڑھنا اور رات کی اندھیری پر چھا جانا پھر آگے اس کا تھوڑا تھوڑا کم ہوتے ہوئے اندھیرے کی کیفیت کا پیدا ہوجانا، پھر جفت اور طاق کی قسم کھانی یعنی عمومی طور پر دیکھا جائے تو اس سے مراد کائنات کی ساری چیزیں ہوسکتی ہیں، کیونکہ ہر چیز یا تو جوڑا جوڑا ہے یا پھر تنہا، یا یہ کہ جفت وطاق سے ''تغیر ایام'' کی طرف توجہ مبذول کروانا ہے کہ مہینے کی تاریخیں ایک اور دو اور دو سے تین ہوتی جاتی ہیں اور ہر تغیر ایک نئی کیفیت لے کر آتا ہے۔ پھر رات کی قسم کھائی گئی جب کہ وہ رخصت ہورہی ہوتی ہے۔ یعنی سورج کے غروب کے ساتھ رات کی اندھیری چھا گئی اور اب اس کا خاتمہ ہونے کو ہے اور دن کا اُجالا نمودار ہونے والا ہے۔ اس طرح کے تبدل ''Change'' کے واقع ہونے کی قسم کھائی گئی۔

کائنات کی ہر چیز جس نظم کے ساتھ چل رہی ہے یہ ساری کی ساری چیزیں ایک عظیم ہستی کے بنائے ہوئے نظام کے عین مطابق ہر آن چل رہی ہے اگر ان بے شمار چیزوں کو چھوڑ کر صرف (جن چار چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے) شب و روز کی اس باقاعدگی پر ہی غور کرے...! اور اللہ نے انسان کو سوچنے سمجھنے کی جو صلاحیت دے رکھی ہے اس کو کام میں لائے تو قیامت کے بارے میں اس کے تمام شک وشبہات دور ہوجائیں گے اور آخرت کا واقع ہوکر رہنا ممکن ہی نہیں، بلکہ عین حکمت خداوندی معلوم ہوگا۔ جس کی تعلیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا خبردار ہوجاؤ کہ کائنات کا یہ نظام جس خدائے برتر نے قائم کیا اور جس خوبی سے اسے چلا رہا ہے اس کی قدرت سے یہ بعید نہیں ہے کہ وہ آخرت برپا کرے اور اپنے بندوں کے اعمال کی مکمل باز پرس کرے۔

آگے کی آیات کریمہ میں کچھ انسانی تاریخ سے عبرت دلائی گئی اور بہترین انداز میں استدلال پیش فرماتے ہوئے تین سرکش قوموں کا ذکر فرمایا کہ ان لوگوں نے دنیا میں سرکشی کی اور بہت فساد پھیلایا تھا، آخر کار ان کا جو انجام بد ہوا اس کا ذکر اس طرح ہوا۔

'' فَصَبَّ عَلَیْہِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ''۔ آیت 13 (آخر کار تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا)

پھر آگے آیت 14 ''اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ'' میں ایک انتباہ یہ دیا گیا کہ (بے شک آپ کا رب ان (سرکشوں اور مفسدوں) کی تاک میں ہے۔) اس کا روئے سخن منکرین آخرت اہل مکہ کی طرف ہے۔

ان ۲ آیات کے سلسلہ میں مفسرین کرام نے دلنشیں انداز میں جو لکھا ہے وہ درج ذیل ہے۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ یوں تشریح فرماتے ہیں ک

''فَصَبَّ عَلَیْہِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ''، قوم عاد وثمود اور قوم فرعون کے شر وفساد کا تذکرہ فرماتے ہوئے جو عذاب ان پر نازل ہوا اس کو عذاب کو کوڑا برسانے کے عنوان سے تعبیر کیا ہے اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ جس طرح کوڑا مختلف اطراف بدن پر پڑتا ہے ان پر بھی مختلف قسم کے عذاب نازل کئے گئے''۔

''اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ، مرصاد اور مرصد رصدگاہ اور انتظار گاہ کو کہا جاتا ہے جو کسی مقام بلند پر ہو جہاں بیٹھ کر کوئی شخص دور دور تک کے لوگوں کو دیکھ سکے اور انکے افعال واعمال کی نگرانی کرسکے۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال اور حرکات وسکنات کو دیکھ رہا ہے اور سب کو ان کی جزا وسزا دینے والا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ جملہ ہی ان قسموں کا جواب ہے، جو وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ میں مذکور ہوئی ہیں۔ (معارف القرآن)

حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ نے عام فہم انداز میں اس کی تفہیم یوں فرمائی؛

اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ

''ظالموں اور مفسدوں کی

نئے صوبوں کے معاملے پر بحث کے لیے حکومت پاکستان کو بلاول بھٹو کا چیلنج



اسلام آباد (پاکستان)، 19 نومبر (ہ س) پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے حکومت کو نئے صوبوں کے معاملے پر کھلی بحث کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت "سچ بولنے" پر ان پر حملہ کر رہی ہے۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین نے خبردار کیا ہے کہ سندھ کی جبری تقسیم بدامنی کا باعث بن سکتی ہے۔ انہوں نے اپوزیشن جماعتوں کو مخصوص نشستیں واپس دینے کی بھی تجویز پیش کی ہے۔ دی نیوز اور ڈان کی رپورٹ کے مطابق، بلاول نے بدھ کی رات کہا کہ وہ سندھ کی تقسیم کے حق میں نہیں ہیں۔ انہوں نے اس پر تنقید کرنے والے وفاقی وزراء کو منہ توڑ جواب دیا۔ بلال نے کہا، ایسا لگتا ہے کہ وفاقی وزرا نے مجھے سچ بولنے کے لیے الجھانے کا فیصلہ کیا ہے۔" ان کے ردعمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تنقید کو برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔" پیپلز پارٹی کے چیئرمین نے سوال کیا کہ اگر سیاست دان ان کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں تو عام شہری حکومت سے ان کی آوازیں سننے کی توقع کیسے کر سکتے ہیں۔ وفاقی وزرا نے سندھ کی مجوزہ تقسیم کی بلاول کی مخالفت پر سخت تنقید کی ہے۔ ان کا استدلال ہے کہ بہتر حکمرانی کے لیے چھوٹے صوبوں کی تشکیل ضروری ہے اور رائے عامہ کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ عوام کی حمایت کے بغیر کوئی سیاسی نظام تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ ساتھ ہی وفاقی وزیر صحت مصطفی کمال نے چھوٹے صوبوں کی تشکیل کو ناگزیر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے بغیر ملک مناسب طریقے سے کام نہیں کر سکتا۔ طلال چودھری سمیت دیگر وزرا نے بھی بلاول کے موقف پر سوال اٹھایا۔ تنقید کا جواب دیتے ہوئے بلاول نے کہا کہ ایک اہم سیاسی شراکت دار کے طور پر وہ صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز دے رہے ہیں۔ انہوں نے سیاسی رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ احتیاط برتیں۔ انہوں نے کہا کہ نئے صوبوں پر یہ بحث وزراء، وزیر اعظم یا دیگر سیاسی اسٹیک ہولڈرز سے مشورہ کیے بغیر شروع کی گئی تھی۔" اگر آپ نے یہ بحث شروع کر دی ہے تو اسے کھلے عام کرنے کی ہمت ظاہر کریں۔ اسے صرف اس کے منتخب کردہ لوگ نہیں چلا سکتے، جہاں ہر کسی سے یا تو اتفاق کرنے یا خاموش رہنے کی توقع کی جاتی ہے۔" بلاول نے کہا کہ بحث صرف نئے صوبوں کی تشکیل تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس میں ملک کے بنیادی مسائل پر بھی بات ہونی چاہیے۔ انہوں نے سوال کیا کہ یہ اعلان کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے کہ نظام مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے اور اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے؟" کیا پی سی بی کے چیئرمین کو یہ کہنے کا اختیار ہے کہ نظام مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے؟ کیا پی سی بی کو نظام کو ری سیٹ ☒ کرنے کا فیصلہ لینے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے؟" بلاول نے 1980 اور 1990 کی دہائی میں سندھ کی سیاسی صورتحال کا بھی ذکر کیا، جب صوبے کے اندر تقسیم پیدا کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ دھمکی اب بھی برقرار ہے اور کہا کہ ان کے پچھلے تبصرے صرف ایک انتباہ کے طور پر تھے، دھمکی کے طور پر نہیں۔" میں صرف خبردار کر رہا تھا، کوئی دھمکی نہیں دے رہا تھا۔ میں صرف ان نتائج کے بارے میں خبردار کر رہا تھا جو اس طرح کے اقدامات کو نافذ کرنے سے ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جبر، بدامنی کا باعث بن سکتا ہے جس سے نمٹنا مشکل ہوگا۔ آئینی اصلاحات پر بات کرتے ہوئے، بلاول نے 27 ویں ترمیم کے تحت "آئینی عدالت" کی تشکیل کو ایک تاریخی کامیابی قرار دیا اور کہا کہ وہ اس ترمیم سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ اس ترمیم یا آئینی عدالتوں کے خاتمے کا حوالہ نہیں دے رہے تھے۔ بلاول نے کہا کہ وہ حکومت کی حمایت جاری رکھیں گے اور چاہتے ہیں کہ وزیر اعظم شہباز شریف کامیاب ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی رہنماؤں سے عوام کی بنیادی توقع یہ ہے کہ وہ ملک کے معاشی مسائل حل کریں۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا پیپلز پارٹی کا سیاسی مستقبل گورنر یا سینیٹ کے چیئرمین کے عہدوں پر منحصر ہے۔

پی ٹی آئی کے بانی عمران خان کا حوالہ دیتے ہوئے بلاول نے پوچھا کہ کیا انہیں سیاسی قیدی نہیں سمجھا جا سکتا۔" میرے لیے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ اس ملک کا ہر وزیر اعظم چور ہے۔

بنگلہ دیش کی سیاسی کشیدگی لندن کی سڑکوں تک پہنچ گئی

لندن۔19 نومبر۔ایم این این۔ بنگلہ دیش میں جاری سیاسی کشمکش کے اثرات اب برطانیہ تک پہنچنے کی اطلاعات ہیں، جہاں بنگلہ دیشی سیاست سے متعلق اختلافات لندن میں بھی سامنے آ رہے ہیں۔ بین الاقوامی کاروباری و سیاسی خبریں شائع کرنے والے ادارے بی این ای انٹلی نیوز نے اپنی رپورٹ میں بنگلہ دیش کی سیاسی کشیدگی کے لندن کی سڑکوں تک پہنچنے کے معاملے کو اجاگر کیا ہے۔ یہ کشیدگی 16 نومبر کو مشرقی لندن کے علاقے چیڈ ویل ہیتھ میں نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی) کے رہنما ناہید اسلام کے اعزاز میں منعقدہ تقریب کے دوران تشدد میں تبدیل ہوگئی۔ ناہید اسلام 2024 کی طلبہ تحریک کے اہم رہنما تھے، جس کے نتیجے میں شیخ حسینہ کی حکومت ختم ہوئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق عوامی لیگ کے حامی تقریب کے مقام کے باہر جمع ہوئے اور آنے والے مہمانوں پر انڈے اور پانی کی بوتلیں پھینکیں۔ تقریب ختم ہونے کے بعد دونوں گروہوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہوگئیں جو تقریباً 20 منٹ تک قریبی رہائشی سڑکوں پر جاری رہیں۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں بعض افراد کو لاٹھیاں لہراتے اور ایک دوسرے پر اشیا پھینکتے دیکھا گیا۔ لندن کی میٹروپولیٹن پولیس کے مطابق تقریباً 50 افراد احتجاج میں شریک تھے، جس کے بعد بدامنی شروع ہوئی۔ پولیس نے بتایا کہ تین افراد کو اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم کسی کی حالت تشویشناک نہیں تھی۔ دوسری جانب این سی پی نے تقریباً دس افراد کے زخمی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ رواں سال برطانیہ میں بنگلہ دیش کی سیاسی جماعتوں کے حامیوں کے درمیان تیسرا بڑا تصادم بتایا گیا ہے۔ اس سے قبل جون میں بھی این سی پی کے ایک رہنما کے دورے کے دوران احتجاج اور انڈے پھینکنے کے واقعات پیش آئے تھے۔ بنگلہ دیش میں 2024 کی عوامی تحریک کے بعد قائم ہونے والی این سی پی فروری 2026 کے پارلیمانی انتخابات میں صرف چھ نشستیں حاصل کر سکی، جبکہ طارق رحمان کی قیادت والی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے 209 نشستیں جیتیں۔ عوامی لیگ کو انتخابات میں حصہ لینے سے روک دیا گیا تھا۔ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ اگست 2024 سے بھارت میں مقیم ہیں۔ انہیں نومبر 2025 میں انسانیت کے خلاف جرائم کے مقدمے میں ان کی غیر موجودگی میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ حسینہ ان الزامات کو مسترد کرتی ہیں، جبکہ بنگلہ دیشی حکومت بھارت سے ان کی حوالگی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں بنگلہ دیشی برادری کی سیاسی اور معاشی اہمیت بھی غیر معمولی ہے۔ جولائی 2025 سے مئی 2026 کے درمیان برطانیہ میں مقیم بنگلہ دیشیوں نے اپنے ملک کو 4.69 ارب ڈالر بھیجے، جس سے برطانیہ سعودی عرب کے بعد ترسیلات زر کا دوسرا بڑا ذریعہ بن گیا۔ برطانوی رکن پارلیمنٹ جس اتھوال نے لندن میں ہونے والے تشدد کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے پولیس سے مکمل تحقیقات اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ این سی پی کے رہنما ناہید اسلام نے عوامی لیگ کے کارکنوں پر حملوں کا الزام لگایا اور برطانوی حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کی اپیل کی۔ رپورٹ کی اشاعت تک عوامی لیگ کی برطانوی شاخ کا موقف سامنے نہیں آیا تھا۔ یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پیدا ہونے والی سیاسی تقسیم اب ملک کی سرحدوں سے باہر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔

بنگلہ دیش میں شر پسندوں نے مسافر بس اور ٹرک کو آگ لگائی، کوئی جانی نقصان نہیں



ڈھاکہ، 19 نومبر (ہ س)۔ بنگلہ دیش کے نارائن گنج میں جمعرات کی صبح دو مختلف مقامات پر شر پسندوں نے ایک مسافر بس اور بھوسے سے لدے ٹرک کو آگ لگا دی۔ تاہم دونوں واقعات میں کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ یہ واقعات ڈھاکہ-چٹگاؤں ہائی وے پر کانچ پور پل کے قریب اور ایشین ہائی وے پر میرٹیک بازار کے نزدیک پیش آئے۔ ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، پولیس اور مقامی ذرائع نے بتایا کہ صبح تقریباً 9:30 بجے کانچ پور پل کے قریب ڈھاکہ جانے والی سڑک پر 'تشا ٹرانسپورٹ' کی ایک مسافر بس کو آگ لگا دی گئی۔ آگ لگتے ہی بس میں سوار تمام مسافر بحفاظت باہر نکل آئے، تاہم بس بری طرح جل کر تباہ ہو گئی۔ کانچ پور ہائی وے تھانے کے انچارج جویل میاں نے بتایا کہ جلنے والی بس کو ریکوری گاڑی کی مدد سے جائے وقوعہ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے میں کوئی زخمی نہیں ہوا۔ ایک دوسرے واقعے میں جمعرات کی علی الصبح میرٹیک بازار کے قریب کھڑے بھوسے سے لدے ٹرک کو آگ لگا دی گئی۔ بتایا گیا ہے کہ دینا ج پور سے بھوسا لے کر آنے والا یہ ٹرک صبح تقریباً 3:30 بجے میرٹیک بازار جامع مسجد کے سامنے رکا تھا۔ ڈرائیور اور ہیلپر نے ٹرک سڑک کنارے کھڑا کیا اور سامان اتارنے کا انتظار کرتے ہوئے ٹرک میں ہی سو گئے۔ صبح تقریباً 5:30 بجے وہاں سے گزرنے والی ایک خاتون نے ٹرک میں آگ لگی دیکھی اور ڈرائیور کو جگایا۔ ڈرائیور نے جلتے ہوئے بھوسے کو سڑک کنارے پانی میں پھینک کر آگ بجھانے کی کوشش کی۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور فائر بریگیڈ کو بلایا۔ فائر بریگیڈ کی ٹیم نے صبح تقریباً 7:30 بجے آگ پر قابو پا لیا، تاہم ٹرک پر لدا تمام بھوسا جل کر خاک ہو گیا۔ تالتلا پولیس چوکی کے انچارج جسیم الدین نے بتایا کہ آگ میں ٹرک پر لدا سامان تباہ ہو گیا، لیکن ڈرائیور اور ہیلپر محفوظ رہے۔ انہوں نے کہا کہ واقعے میں ملوث افراد کی شناخت کر کے انہیں قانون کے دائرے میں لایا جائے گا۔

چین کے شینژن میں آج ہونے والی امریکی، روس اور چینی صدور کی ملاقات پر دنیا کی نظریں



شینژن (چین)، 19 نومبر (ہ س)۔ چین کے جنوب مشرقی شہر شینژن میں 33 ویں ایشیا پیسیفک اقتصادی تعاون (اپیک) سربراہ اجلاس میں شرکت کے لیے دنیا کے متعدد ممالک کے رہنما پہنچے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ، روسی صدر ولادیمیر پوتن سمیت 21 ممالک کے سربراہان اس اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔ اجلاس کے دوران ٹرمپ نے چین کے صدر شی جن پنگ سے ملاقات کی۔ پوتن نے بھی چینی صدر کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کی۔ اس کے علاوہ تینوں رہنماؤں سمیت دیگر ممالک کے سربراہان نے اجلاس میں اجتماعی تصویر بھی کھنچوائی۔

گلوبل ٹائمز، شنہوا، سی بی ایس نیوز، سی این این اور الجزیرہ کی رپورٹوں کے مطابق، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ، چین کے صدر شی جن پنگ اور روس کے صدر ولادیمیر پوتن پہلی مرتبہ باضابطہ سہ فریقی ملاقات کریں گے۔ یوکرین جنگ، ایران تنازعہ، جوہری ہتھیاروں اور تجارتی کشیدگی کے درمیان اس ملاقات پر پوری دنیا کی نظریں مرکوز ہیں۔ بدھ کے روز شی جن پنگ اور ولادیمیر پوتن نے دوطرفہ بات چیت کی۔ ٹرمپ بھی چین پہنچے، جہاں شی جن پنگ نے ان کا استقبال کیا۔ اے پی ای سی سربراہی اجلاس کی گروپ تصویر سے پہلے تینوں رہنما ایک ساتھ نظر آئے۔ پوتن اور ٹرمپ نے ایک دوسرے سے ہاتھ بھی ملایا۔ آج اجلاس کے موقع پر باضابطہ ملاقات متوقع ہے۔ پوتن نے اس ملاقات سے بڑے فوائد حاصل ہونے کی امید ظاہر کی ہے۔ اس باضابطہ ملاقات میں یوکرین جنگ ایک اہم موضوع ہو سکتی ہے۔ ٹرمپ نے شی جن پنگ اور پوتن کے ساتھ اس معاملے پر بات چیت کرنے کی بات کہی ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یوکرین اور یورپی ممالک کی غیر موجودگی میں ان کے مستقبل سے متعلق فیصلے نہ کیے جائیں۔ اسی وجہ سے اس ملاقات کا موازنہ 1945 کے یالٹا کانفرنس سے کیا جا رہا ہے، جہاں بڑی طاقتوں نے جنگ کے بعد عالمی نظام کے تعین میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ملاقات سے قبل امریکہ اور چین کے درمیان چپ تنازع مزید گہرا ہو گیا ہے۔ واشنگٹن نے چین کی جدید اے آئی چپس تک رسائی پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ چین نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے جوابی کارروائی کی وارننگ دی ہے۔

'فیب فور' کا حصہ ہونے کا کبھی دباؤ محسوس نہیں کیا: کین ولیمسن



نئی دہلی، 19 نومبر (ہ س)۔ نیوزی لینڈ کے سابق مایہ ناز بلے باز کین ولیمسن نے کرکٹ کی مشہور اصطلاح 'فیب فور' کا حصہ ہونے کے حوالے سے کہا ہے کہ انہیں کبھی اس ممتاز گروپ میں شامل ہونے کا اضافی دباؤ محسوس نہیں ہوا۔ ان کے لیے ہمیشہ ٹیم کی جیت اور ملک کے لیے مفید کارکردگی پیش کرنا ہی سب سے بڑی ترجیح رہی۔ دراصل 'فیب فور' کی اصطلاح نیوزی لینڈ کے سابق کرکٹر مارٹن کرو نے 2014 میں کین ولیمسن، ہندوستانی بلے باز وراٹ کوہلی، آسٹریلیا کے اسٹیو اسمتھ اور انگلینڈ کے جوروٹ کے لیے استعمال کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ یہ کھلاڑی مستقبل میں اپنے اپنے ممالک کی قیادت کریں گے اور آنے والے برسوں میں کافی رن بنائیں گے۔ ان چاروں کھلاڑیوں نے اپنے ملک کے لیے بے شمار رن بنائے اور عظیم کرکٹرز میں شمار ہوئے۔ خاص طور پر وراٹ کوہلی نے 28 ہزار سے زیادہ بین الاقوامی رن اور 86 سنچریوں کے ساتھ تمام فارمیٹس کے عظیم کھلاڑیوں میں اپنی مضبوط شناخت قائم کی ہے۔ ولیمسن نے آئی سی سی ریویو کے حالیہ پروگرام میں انگلینڈ کے سابق کپتان ناصر حسین سے گفتگو کے دوران 'فیب فور' میں اپنی جگہ اور اس سے وابستہ تجربات پر کھل کر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں کبھی اس گروپ کا حصہ ہونے کا دباؤ محسوس نہیں ہوا۔ اس موقع پر انہوں نے وراٹ کوہلی، جوروٹ اور اسٹیو اسمتھ کی جم کر تعریف بھی کی۔ ولیمسن کے مطابق وہ ان تینوں کھلاڑیوں کا بہت احترام کرتے ہیں اور ان کے کھیلنے کے انداز کو پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا،" مجھے کبھی اس کا بوجھ محسوس نہیں ہوا۔ میں فیب فور کے دیگر تینوں کھلاڑیوں کی بہت قدر کرتا ہوں۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ جوروٹ کے ساتھ یارکشائر میں کھیل چکا ہوں اور باقی کھلاڑیوں کے خلاف بھی طویل عرصے تک کرکٹ کھیلی ہے۔ میں ان کے کھیلنے کے انداز کا بہت احترام کرتا ہوں۔ یہ تینوں کھلاڑی ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں۔" ولیمسن نے کہا کہ انفرادی کامیابیاں حاصل کرنا اور فیب فور کے دیگر کھلاڑیوں کے ساتھ اپنا نام جڑنا یقیناً خاص بات تھی، لیکن ان کی توجہ ہمیشہ نیوزی لینڈ کی ٹیم کے لیے بہتر کارکردگی پیش کرنے پر رہی۔ ان کے مطابق ان کا مقصد ٹیم کے لیے مسلسل کارآمد کردار ادا کرنا اور اپنے کھیل میں بہتری لاتے رہنا تھا۔ مختلف حالات اور ادوار میں کھلاڑیوں کی کارکردگی کا موازنہ کرنا آسان نہیں ہوتا، اس لیے انہوں نے کبھی اس طرح کے تقابل کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ ولیمسن نے یہ بھی کہا کہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد جب وہ اپنے کریئر پر نظر ڈالتے ہیں تو انہیں یہ بات خاص محسوس ہوتی ہے کہ چاروں کھلاڑی طویل عرصے تک ایک ساتھ ٹیسٹ کرکٹ میں سرگرم رہے اور انہوں نے خوب رن بنائے۔ گفتگو کے دوران ولیمسن سے یہ بھی پوچھا گیا کہ موجودہ کرکٹ میں کون سے نوجوان بلے باز مستقبل میں فیب فور جیسا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے پانچ کھلاڑیوں کے نام لیے۔ ان کی فہرست میں انگلینڈ کے ہیری بروک، ہندوستان کے شبھمن گل اور یشسوی جیسوال، آسٹریلیا کے کیمرون گرین اور نیوزی لینڈ کے راچن روندر شامل ہیں۔

ہاکی: بھارت نے نیوزی لینڈ کو 3-2 سے شکست دے کر جیت کے ساتھ مہم کا کیا آغاز



آکلینڈ (نیوزی لینڈ)، 19 نومبر (ہ س):۔ بھارتی مردوں کی ہاکی ٹیم نے 2026 انڈیا-نیوزی لینڈ سیریز آف اسپورٹنگ یونٹی ایونٹ میں شاندار جیت کے ساتھ اپنی مہم کا آغاز کیا۔ آکلینڈ کے لائیڈ ایلس مور ہاکی اسٹیڈیم میں جمعرات کو کھیلے گئے مقابلے میں بھارت نے میزبان نیوزی لینڈ کو 3-2 سے شکست دی۔

میچ کے آغاز سے ہی دونوں ٹیموں کے درمیان سخت مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ نیوزی لینڈ نے 25 ویں منٹ میں جونٹی ایلمز کے گول کی بدولت 1-0 کی برتری حاصل کر لی۔ تاہم بھارت نے فوری جواب دیتے ہوئے اسی 25 ویں منٹ میں اتم سنگھ کے شاندار فیلڈ گول کی مدد سے اسکور 1-1 سے برابر کر دیا۔ دوسرے ہاف میں بھارتی کھلاڑیوں نے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس کا فائدہ ٹیم کو 38 ویں منٹ میں ملا، جب شارداننڈ تیواری نے فیلڈ گول کر کے بھارت کو 2-1 سے آگے کر دیا۔ اس کے بعد 43 ویں منٹ میں کپتان سنجے نے پنالٹی کارنر کو گول میں تبدیل کرتے ہوئے بھارت کی برتری 3-1 کر دی۔ دو گول سے پیچھے ہونے کے بعد نیوزی لینڈ نے واپسی کی کوشش کی اور 55 ویں منٹ میں سیم ہیہا نے گول کر کے اسکور 3-2 کر دیا۔ تاہم بھارتی کھلاڑیوں نے آخری لمحات تک اپنی برتری برقرار رکھی اور مقابلہ اپنے نام کر لیا۔

نیوزی لینڈ کے خلاف اس جیت کے ساتھ ہی بھارتی مردوں کی ہاکی ٹیم نے تین میچوں کی سیریز میں مثبت آغاز کیا ہے۔ سیریز کا دوسرا مقابلہ ہفتہ، 21 نومبر کو کھیلا جائے گا، جبکہ تیسرا اور آخری میچ اتوار، 22 نومبر کو ہوگا۔ دونوں ممالک اپنے کھیلوں کے تعلقات کے 100 سال مکمل ہونے کا جشن منا رہے ہیں۔

ایشیائی کھیلوں میں چاندی کے دو تمغے جیتنے والی ودرسا کیرالہ اسپورٹس ڈائریکٹوریٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر مقرر



ترواننت پورم، 19 نومبر (ہ س)۔ ایشیائی کھیلوں میں ہندوستان کے لیے چاندی کے 2 تمغے جیتنے والی ہندوستانی نشانہ باز ودرسا ونود کو کیرالہ اسپورٹس ڈائریکٹوریٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر مقرر کیا گیا ہے۔ کیرالہ کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیشن نے جمعرات کو ودرسا کو تقرری نامہ سپرد کیا۔ وزیر اعلیٰ ستیشن نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ آج میرے دن کی شروعات نہایت خوشگوار رہی، کیونکہ مجھے اپنے دفتر میں ایشیائی کھیلوں میں 2 چاندی کے تمغے جیتنے والی ودرسا کے ونود کو تقرری نامہ سونپنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر اپنی شاندار کامیابیوں سے کیرالہ اور پورے ملک کا نام روشن کرنے والی ودرسا اب ریاستی اسپورٹس ڈائریکٹوریٹ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی حیثیت سے اپنے کیریئر کے نئے باب کا آغاز کر رہی ہیں۔ اس خوشی کے لمحے کو ان کے خاندان کے ساتھ بانٹنا خاص طور پر خوشگوار رہا، جو ان کے اس حوصلہ افزا سفر کا اہم حصہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کھیلوں کے چیمپئن نہ صرف اپنی کامیابیوں پر اعزاز کے مستحق ہیں بلکہ انہیں ایک محفوظ اور روشن مستقبل بنانے کے مواقع بھی ملنے چاہئیں۔ انہوں نے ودرسا کو ان کی نئی ذمہ داری کے لیے نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ مستقبل میں بھی کئی مزید کامیابیاں حاصل کریں۔ ان کا یہ سفر کیرالہ میں کھیلوں کے نئے ٹیلنٹ کی نسل کو تحریک دیتا رہے۔

بھارت بمقابلہ نیوزی لینڈ ٹیسٹ: پہلے دن کیوی بلے بازوں نے 5 وکٹوں پر 243 رن بنائے، نکولس کی سنچری



ویلنگٹن (نیوزی لینڈ)، 19 نومبر (ہ س)۔ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان ویلنگٹن میں کھیلے جا رہے پہلے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن کا کھیل ختم ہو گیا ہے۔ دن کا کھیل ختم ہونے تک نیوزی لینڈ نے اپنی پہلی اننگز میں پانچ وکٹوں کے نقصان پر 243 رن بنا لیے ہیں۔ اسٹمپ کے وقت ہنری نکولس 221 گیندوں پر 14 چوکوں کی مدد سے 113 رن بنا کر ناٹ آوٹ تھے، جبکہ گلین فلپس 182 گیندوں پر 13 چوکوں کی مدد سے 94 رن بنا کر ان کا ساتھ دے رہے تھے۔

بھارتی ٹیم کی جانب سے جسپریت بمراہ نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے اب تک تین وکٹیں حاصل کی ہیں۔ وہیں انشول کمبوج اور آکاش دیپ کو ایک ایک وکٹ ملی ہے۔

اس مقابلے میں بھارتی ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کے لیے میدان میں اتری نیوزی لینڈ کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ بھارتی گیند بازوں نے ابتدائی جھٹکے دیتے ہوئے 70 رن کے اسکور تک میزبان ٹیم کے پانچ بلے بازوں کو پویلین بھیج دیا۔

نیوزی لینڈ کے کپتان ٹام لیتھم بغیر کوئی رن بنائے آوٹ ہو گئے۔ اس کے بعد ڈیون کانوے 4 رن، راچن روندرا 15 رن، ڈیرل مچل ایک رن اور ٹام بلنڈیل 5 رن بنا کر آوٹ ہوئے۔ بھارتی گیند بازوں کی شاندار شروعات کو دیکھتے ہوئے ایسا لگ رہا تھا کہ نیوزی لینڈ کی پہلی اننگز جلد ہی سمٹ جائے گی۔

تاہم اس کے بعد ہنری نکولس اور گلین فلپس نے ذمہ داری سنبھال لی۔ دونوں بلے بازوں نے تحمل اور صبر کے ساتھ بیٹنگ کرتے ہوئے اننگز کو آگے بڑھایا اور ناقابل شکست شراکت داری قائم کرتے ہوئے ٹیم کا اسکور 240 رن سے آگے پہنچا دیا۔ اس دوران نکولس نے اپنی سنچری مکمل کی، جبکہ فلپس اپنی سنچری سے محض چھ رن دور ہیں۔ اننگز کے دوران نکولس کو ایک گولڈن چانس بھی ملا۔

جب وہ 102 رن پر کھیل رہے تھے، تب دیودت پڈیکل نے ان کا ایک آسان کیچ چھوڑ دیا۔ بھارتی ٹیم کو اپنی اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور نکولس نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ فی الحال پہلے دن کا کھیل ختم ہونے تک نیوزی لینڈ نے پانچ وکٹوں کے نقصان پر 243 رن بنا لیے ہیں۔ نکولس 113 اور فلپس 94 رن بنا کر کریز پر موجود ہیں۔ دوسرے دن بھارتی گیند بازوں کی کوشش ہوگی کہ اس شراکت داری کو جلد توڑ کر نیوزی لینڈ کی اننگز کو سمیٹا جائے۔

آشا کارکنوں کے مسائل کا حل اولین ترجیح: وزیر اعلیٰ

مطالبات پر کابینہ میں ہوگی بات چیت، مالی وسائل اور دیگر طبقات کے مطالبات کا حوالہ دیتے ہوئے مشاورت کا وعدہ



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت آشا کارکنوں کے مسائل اور ان کی مالی مشکلات سے پوری طرح واقف ہے اور ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جائیگا۔ آشا کارکنوں کی جانب سے ماہانہ اعزازیہ بڑھا کر 15 ہزار روپے کرنے کے مطالبے پر انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ اس سلسلے میں کابینہ اور متعلقہ وزرا سے مشاورت کے بعد سرمائی اجلاس کے دوران یا اس کے بعد مناسب فیصلہ کیا جائیگا۔ جمعرات کو بنگلور میں واقع وزیر اعلیٰ کی رہائشگاہ کرشنا میں کرناٹک اسٹیٹ یونائیٹڈ آشا ورکرس اسوسی ایشن کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران وزیر اعلیٰ نے ان کے مطالبات سنے۔ اس موقع پر آشا کارکنوں نے بتایا کہ انہیں ایس آئی آر اور تعلیمی و سماجی سروے کے کاموں کیلئے ناحال کوئی اعزازیہ ادا نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان اضافی ذمہ داریوں کے عوض مناسب معاوضہ دیا جائے۔ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ ریاست میں تقریباً 41 ہزار آشا کارکنان عوامی صحت کی خدمات انجام دے رہی ہیں اور ان کی محنت قابلِ قدر ہے۔ حکومت کو ان کی مشکلات کا احساس ہے تاہم مختلف طبقات کی جانب سے بھی متعدد مطالبات پیش کیے جا رہے ہیں۔ ایسے میں تمام مطالبات پر غور و خوض اور مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے آشا کارکنوں کو یقین دلایا کہ ان کے مطالبات کو نظر انداز نہیں کیا جائیگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آشا کارکنوں نے تقریباً آٹھ سے نو مطالبات پیش کیے ہیں جن پر تفصیلی بات چیت کی جائیگی۔ اس سلسلے میں وزیر داخلہ اور دیگر متعلقہ وزرا سے بھی مشاورت کی جائیگی اور کابینہ اجلاس کے علاوہ آئندہ قانون ساز اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے تناظر میں بھی اس معاملے پر غور ہوگا۔ اعزازیہ کی موجودہ تفصیلات بتاتے ہوئے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے آشا کارکنوں کو ماہانہ 2 ہزار روپے، ریاستی حکومت کی جانب سے 5 ہزار روپے اور ریاست کی طرف سے ایک ہزار روپے اضافی ترغیبی رقم فراہم کی جا رہی ہے۔ اس طرح انہیں مجموعی طور پر تقریباً 8 ہزار روپے حاصل ہوتے ہیں، جبکہ کام کی نوعیت اور کارکردگی کی بنیاد پر دیگر مراعات بھی دی جاتی ہیں۔ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ آشا کارکنوں کی تقرری اور ان کیلئے پنشن اسکیم کے نفاذ میں کانگریس حکومت کا اہم کردار رہا ہے۔ انہوں نے مرکز سے بھی مالی تعاون میں اضافہ کرنے کا مطالبہ کرنے کی بات کہی۔ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے آشا کارکنوں سے احتجاج ختم کر کے اپنے گھروں کو واپس جانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ان کے مسائل کے حل کیلئے سنجیدہ ہے اور ان کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ممکنہ اقدامات کیے جائینگے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ آشا کارکنان حکومت کی یقین دہانی پر اعتماد کرتے ہوئے اپنا احتجاج واپس لے لیں گی۔

بچیوں کی تعلیم، تحفظ اور ترقی پر خصوصی توجہ دی جائے: ڈی کے شیوکمار

بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ہر بچے میں قائدانہ صلاحیتیں پوشیدہ ہوتی ہیں اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان صلاحیتوں کو پہچان کر انہیں پروان چڑھائیں۔ صرف سیاستدانوں اور وزرا کے بچے ہی نہیں بلکہ عام گھرانوں کے بچے بھی مستقبل میں بڑے رہنما بن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کرنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا اساتذہ اور تعلیمی اداروں کی اہم ذمہ داری ہے۔ وہ جمعرات کو بنگلور کے گیان جیوتی ہال میں سرکاری فرسٹ گریڈ کالجوں کے نومنتخب پرنسپلوں کو تقرری نامے حوالے کرنے کیلئے منعقدہ تعلیمی قیادت کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ تنظیموں اور سماج نے نئے پرنسپلوں پر اعتماد کا اظہار کیا ہے، اب انہیں اپنی ذمہ داریاں پوری دیانتداری اور نظم و ضبط کے ساتھ انجام دینی چاہئیں۔ تعلیم انسان میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے اور زندگی کو نئی سمت عطا کرتی ہے۔ ایک کتاب، ایک قلم اور ایک استاد پورے ملک کا مستقبل بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لیے اساتذہ کو محض ڈگریاں فراہم کرنے کے بجائے طلبہ کی شخصیت سازی اور ایک بہتر معاشرے کی تعمیر پر توجہ دینی چاہیے۔

ضلع وقف اڈوائزری اور مساجد کمیٹیاں جلد تشکیل پائیں گی: یوٹی قادر



بنگلور (پریس ریلیز) ریاستی وزیر برائے اوقاف یوٹی قادر نے بتایا کہ اوقاف سے متعلق نئے وقف ایکٹ 'امید' کا جائزہ لینے اور آئندہ اس پر عمل کرنے کیلئے رولس بنانے کے سلسلہ میں آج وقف بورڈ میں ایک میٹنگ طلب کی گئی تھی جس میں اڈوکیٹس۔ تجربہ رکھنے والے ریٹائرڈ افسران اور وقف بورڈ کے ممبرس موجود تھے۔ میٹنگ کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے یوٹی قادر نے بتایا کہ اگلے ایک ماہ کے اندر ریاست بھر میں مساجد کمیٹیاں تشکیل میں آئیں گی۔ اسی طرح ضلع وقف اڈوائزای کمیٹیاں بھی بنادی جائیں گی۔ ان کمیٹیوں میں ایک انجنئر ایک اڈوکیٹ اور ایک ریونیو افسر شامل ہونگے۔ مساجد کمیٹیوں اور وقف اڈوائزری کمیٹیوں کی وقف بورڈ میں منظوری حاصل کی جائیگی۔ انہوں نے بتایا کہ وقف بورڈ کے کام کاج میں بڑی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ بورڈ میں سدھار لایا جائیگا۔ اس موقع پر وقف بورڈ کے چیرمین سید محمد علی الحسینی عرف علی بابا نے بھی میٹنگ کے بارے میں اپنے تاثرات پیش کئے۔

میکے ڈاٹو منصوبہ پوری ریاست کے مفاد کا معاملہ ہے: وزیر اعلیٰ

بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ میکیڈاتو منصوبے کے معاملے میں پوری ریاست سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے متحد ہے اور ریاست کے تمام سیاسی رہنماں نے اس منصوبے کی حمایت کی ہے۔ جمعرات کو بنگلور کے جواہر لعل نہرو پلانیٹیریم کے قریب میڈیا سے بات کرتے ہوئے ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ ایچ ڈی کمارسوامی نے بھی میکیڈاتو منصوبے کی حمایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس منصوبے کو منظوری ملنی چاہیے۔ انہوں نے ایک دن میں منظوری دلانے کی بات بھی کہی تھی۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ میکیڈاتو منصوبے کے معاملے میں کرناٹک کو سپریم کورٹ سے انصاف ملا ہے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ کرناٹک اپنے دائرہ اختیار میں ڈیم تعمیر کرسکتا ہے تاہم تمل ناڈو کو اس کے جائز حصے کا پانی فراہم کیا جانا چاہیے۔ ہم عدالتی احکامات کی مکمل پابندی کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو نے دریائے کاویری کے زیریں علاقوں میں کئی منصوبے شروع کیے ہیں، لیکن کرناٹک نے اس معاملے میں غیر ضروری تنازعات پیدا نہیں کیے۔ ہمارا موقف واضح ہے کہ جس طرح کرناٹک کو انصاف ملنا چاہیے۔

جی بی اے کے تحت ہر ہفتہ کو پرجا سیوا ابھیان جن سبھا کا انعقاد

شہریوں کی شکایات کے فوری ازالے کیلئے زون اور سب ڈویژن سطح پر عوامی اجلاس منعقد ہونگے

بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) جی بی اے کے دائرہ اختیار میں آنیوالے شہریوں کے مسائل اور شکایات کا مقامی سطح پر فوری حل یقینی بنانے کیلئے کرناٹک حکومت نے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ ریاست کے اضلاع میں تعلقہ اور ہوبلی سطح پر منعقد ہونیوالی جن سبھاں کی طرز پر اب بنگلور شہر میں بھی ہر ہفتہ کو پرجا سیوا ابھیان جن سبھا منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ پرجا سیوا نے نئی رہنما ہدایات جاری کی ہیں جی بی اے کے تحت 5 شہری بلدیات، 10 زون، 50 ڈویژن، 150 سب ڈویژن، 369 وارڈ اور 28 اسمبلی حلقے شامل ہیں۔ اس انتظامی ڈھانچے کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے 2 مختلف سطحوں پر عوامی اجلاس منعقد کرنے کی منظوری دی ہے۔ زون سطح پر جن سبھا تعلقہ سطح کی جن سبھا کے طرز پر ہر ہفتہ کو جی بی اے کے کسی ایک مقام پر زون سطح کا اجلاس منعقد ہوگا۔ ابتدائی مرحلے میں یہ اجلاس 10 زون کے مرکزی دفاتر میں باری باری منعقد کیے جائینگے جس کے بعد ڈویژنل مرکزی دفاتر میں بھی ان کا انعقاد عمل میں آئیگا۔ ہر ماہ کے پہلے، تیسرے اور پانچویں ہفتہ کو ان اجلاسوں کی صدارت ضلع انچارج وزیر کرینگے جبکہ دوسرے اور چوتھے ہفتہ کو متعلقہ زون میں سب سے زیادہ وارڈ رکھنے والے اسمبلی حلقے کے رکن اسمبلی اجلاس کی صدارت کرینگے۔ ان اجلاسوں میں جی بی اے، شہری بلدیات، زونل دفاتر اور دیگر متعلقہ محکمہ جات کے شہری سطح کے افسران کی شرکت لازمی ہوگی۔ سب ڈویژن سطح پر جن سبھا ہوبلی سطح کی جن سبھا کے طرز پر ضلع انچارج وزیر کے اسمبلی حلقے کو چھوڑ کر باقی تمام اسمبلی حلقوں کے سب ڈویژن میں ہر ہفتہ باری باری عوامی اجلاس منعقد کیے جائینگے۔ تمام سب ڈویژن میں اجلاس مکمل ہونے کے بعد وارڈ سطح پر بھی جن سبھاں کا انعقاد کیا جائیگا۔ ان اجلاسوں کی صدارت متعلقہ مقامی رکن اسمبلی کرینگے جبکہ ڈویژن اور سب ڈویژن سطح کے افسران اور دیگر متعلقہ محکمہ جات کے نمائندے بھی موجود رہیں گے۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق جس ہفتہ کسی زون میں زون سطح کی جن سبھا منعقد ہوگی، اسی دن اس زون میں الگ سے سب ڈویژن سطح کی جن سبھا نہیں ہوگی بلکہ ان اجلاسوں کو زون سطح کے اجلاس میں ضم کردیا جائیگا۔ اہم محکموں کے افسران کی شرکت لازمی امر مہم کے مجموعی انتظامات اور رابطہ کاری کی ذمہ داری جی بی اے کے چیف کمشنر کو سونپی گئی ہے جبکہ 5 شہری بلدیات کے کمشنر اپنے اپنے علاقوں میں اجلاسوں کیلئے ضروری انتظامات کرینگے۔ شہر کے بیشتر عوامی مسائل سے متعلق محکموں، بشمول بنگلورو شہری ضلع کے ڈپٹی کمشنر محکمہ مال، بنگلورو واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ، بنگلورو الیکٹریسٹی سپلائی کمپنی، بنگلور میٹروپولیٹن ٹرانسپورٹ کارپوریشن، بنگلور ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور پولیس محکمہ کے افسران کو ان اجلاسوں میں لازمی طور پر شرکت کرنے اور موقع پر ہی مسائل حل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ عوامی شکایات کیلئے خصوصی کنٹرول روم بھی چلائی جائیگی۔ اجلاس کے مقام پر ہر وارڈ یا وارڈوں کے گروپ کیلئے الگ الگ کاؤنٹر قائم کیے جائینگے۔ شہریوں کی سہولت کیلئے ٹوکن نظام بھی نافذ کیا جائیگا تاکہ شکایات کو منظم انداز میں سنا اور حل کیا جاسکے۔ اگر کسی ہفتہ کو سرکاری تعطیل ہوگی تو اس دن جن سبھا منعقد نہیں کی جائیگی۔ اسی طرح اگر اجلاس کے صدر دستیاب نہیں ہونگے تو متعلقہ افسران اجلاس کی کارروائی آگے بڑھائینگے۔ محکمہ پرجا سیوا کے پرنسپل سکریٹری ہرش گپتا نے سرکاری اعلامیہ میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ان جن سبھاں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں اور اپنے مسائل و شکایات پیش کر کے ان کا فوری حل حاصل کریں۔

ایس آئی آر کی حتمی ووٹر لسٹ مسترد کر کے جانچ کرائی جائے: نور شری دھر

7 ریاستوں کی نئی ہدایات کرناٹک میں بھی نافذ کرنے کا مطالبہ، 26 نومبر سے ملک گیر سطح پر جمہوریت کی بحالی کی مہم



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) ایس آئی آر کے دوران بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کا الزام عائد کرتے ہوئے ایس آئی آر مخالف سیکولر جماعتوں اور عوامی تنظیموں کے اتحاد کے رہنما نور شری دھرنے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حتمی ووٹر لسٹ مسترد کر کے حذف شدہ اور اندراج سے محروم اہل ووٹروں کی نشاندہی کیلئے آزادانہ سماجی جانچ کرائی جائے۔ جمعرات کو شہر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نئے ووٹروں کے اندراج کیلئے استعمال ہونیوالا فارم نمبر 6 ان ووٹروں کو بھی دیا گیا جن کے نام پہلے سے فہرست میں موجود تھے لیکن غلطی سے حذف کردیے گئے۔ انہوں نے سوال کیا کہ الیکشن کمیشن نے دہلی، مہاراشٹر، ہریانہ، آندھرا، جھارکھنڈ، تلنگانہ اور ناگالینڈ سمیت 7 ریاستوں کیلئے 6 نومبر کو نئی ہدایات جاری کی ہیں تو انہیں کرناٹک میں کیوں نافذ نہیں کیا جارہا؟ ان ہدایات کے مطابق حذف شدہ ووٹروں کی فہرست ہر بوتھ پر شائع کر کے گھر گھر رابطہ اور خصوصی دوبارہ اندراج مہم چلائی جانی چاہیے۔ نور شری دھر نے کہا کہ کرناٹک میں 18 سال سے زائد عمر کی آبادی تقریباً 5.2 کروڑ ہے جبکہ ووٹر لسٹ میں صرف 4.5 کروڑ نام باقی ہیں۔ تقریباً 70 لاکھ افراد کے نام فہرست سے غائب ہونے کی وضاحت الیکشن کمیشن کرے۔ انہوں نے گاندھی نگر، راجاجی نگر اور بسون گوڈی حلقوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 2023 کے اسمبلی انتخابات میں موجودہ ووٹر لسٹ میں درج تعداد سے زیادہ افراد نے ووٹ دیا تھا۔ انہوں نے ایس آئی آر کے بعد یکم دسمبر سے یکم جنوری تک ایس ایس آر پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر ایس آئی آر درست تھا تو دوبارہ نظرثانی کی ضرورت کیوں پیش آرہی ہے؟ ان کا اتحاد ایس ایس آر کے موجودہ عمل کو بھی مسترد کرتا ہے۔ کسان رہنما ویرا سنگیا نے کہا کہ کرناٹک کے بعض کانگریسی وزرا ایس آئی آر کے معاملے میں دوہرا موقف اختیار کررہے ہیں۔ کچھ وزرا اپنے حلقوں میں فائدہ ہونے کی بات کررہے ہیں جبکہ حذف شدہ ووٹروں کو شمالی ہندوستان کے بی جے پی ووٹر قرار دینے کی کوشش بھی ہورہی ہے۔ انہوں نے کانگریس قیادت سے مطالبہ کیا کہ ایسے وزرا کے رویے کا نوٹس لے۔ ویرا سنگیا نے بھی حتمی ووٹر لسٹ مسترد کرکے آزادانہ سماجی جانچ کرانے اور درست شدہ 2025 کی ووٹر لسٹ کی بنیاد پر مقامی انتخابات منعقد کرنے کا مطالبہ کیا۔ سینئر دلت کارکن وی ناگراج نے اعلان کیا کہ پیپل ایجنڈا سمیت ایس آئی آر پلیٹ فارم کی جانب سے 26 نومبر، یوم آئین سے ملک گیر سطح پر جمہوریت کی بحالی کی مہم شروع کی جائیگی۔ اس سلسلے میں دہلی اور بنگلورو سمیت ملک کے 100 شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہونگے۔ مہم کے اہم مطالبات میں ایس آئی آر کی منسوخی، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا استعفیٰ اور الیکشن کمیشن کے ارکان کے انتخاب کے طریقہ کار میں تبدیلی شامل ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ بیلگاوی اسمبلی اجلاس کے دوران پرجا پارلیمنٹ منعقد کی جائیگی۔ ایس آئی آر کی زمینی صورتحال جاننے کیلئے 20 نومبر سے 20 دسمبر تک ریاست گیر جانچ مہم چلائی جائیگی جبکہ 20 دسمبر کو مختلف علاقوں میں بوتھ سطح پر عوامی ساعتیں منعقد ہوں گی۔ پریس کانفرنس میں ایس آئی آر مخالف اتحاد کے رہنماں امجد پاشاہ، ناگیش ارلا کپے، حیدر بیگ اور شریمتی سمیت دیگر افراد موجود تھے۔

سدارامیا کا انتخابی سیاست سے کنارہ کشی کا دوبارہ اظہار

بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ وہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے کیونکہ ان کی عمر 80 سال ہوچکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے چاہنے والے مسلسل انہیں انتخابات لڑنے کا مشورہ دے رہے ہیں لیکن اب ان کا انتخابی سیاست میں آگے بڑھنے کا ارادہ نہیں ہے۔ میسور کے ایک نجی ہوٹل میں 26 نومبر کو منعقد ہونیوالی یوم دستور کی تقریبات کے سلسلے میں منعقدہ ابتدائی اجلاس کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے سدارامیا نے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ وہ عمر کے اس مرحلے میں پہنچ چکے ہیں جہاں مزید انتخابی مقابلے میں حصہ لینا نہیں چاہتے۔ اس سے قبل ورنا اسمبلی حلقہ میں منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے سدارامیا نے اپنے حامیوں سے اپیل کی تھی کہ وہ 2028 کے اسمبلی انتخابات میں ان کے بیٹے یتیندرا کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ خود انتخابات لڑنے کے قابل نہیں ہیں تو عوام اور پارٹی کارکنان یتیندرا کا ساتھ دیں اور انہیں کامیاب بنانے میں تعاون کریں۔ سدارامیا نے بتایا کہ 26 نومبر کو میسور میں محکمہ سماجی بہبود کی جانب سے یوم دستور کے موقع پر ایک بڑے اجلاس کا انعقاد کیا جائیگا۔

بااثر شخصیات بھی ضابطوں سے بالاتر نہیں: وزیر جنگلات

بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) ریاستی وزیر جنگلات رام لنگا ریڈی نے بانڈی پور ٹائیگر ریزرو میں تملناڈو کے وزیر ونی اراسو کے دورے سے متعلق پیدا ہونیوالے تنازعہ کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہونے کے بعد یہ معاملہ سامنے آیا ہے جس میں تمل ناڈو کے وزیر کو جنگلاتی علاقے میں محکمہ جنگلات کی گاڑی کے ساتھ دیکھا جاسکتا ہے۔ بدھ کے روز ودھان سودھا میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے رام لنگا ریڈی نے کہا کہ انہوں نے سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو دیکھی ہے، جس میں کرناٹک کی نمبر پلیٹ والی گاڑی بھی نظر آرہی ہے۔ اس معاملے کی تفصیلات معلوم کرنے کیلئے متعلقہ حکام کو تحقیقات کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے میں سی سی ایف اور ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ایم اے سلیم کو خط لکھیں گے۔ تحقیقات کے بعد حقائق سامنے آئینگے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کوئی شخص کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو، اسے جنگلاتی علاقوں میں نافذ قوانین اور ضوابط کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام کے اکاؤنٹ 'وانی کورل' پر شیئر کی گئی ویڈیو میں تمل ناڈو کے وزیر ونی اراسو اور ان کے اہل خانہ کو جنگلاتی علاقے میں گھومتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو میں وزیر کو محکمہ جنگلات کی جیپ کے بونٹ پر بیٹھ کر تصاویر بنواتے اور عملے کے ساتھ گروپ فوٹو لیتے ہوئے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

بسوانا کے نام اور نظریات کا احترام ہر حال میں ضروری: ایم بی پاٹل

بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) ریاستی وزیر ایم بی پاٹل نے کہا ہے کہ بسوانا اور لنگایت برادری کے مذہبی عقائد، روایات اور شرن ثقافت کی توہین کو مزید برداشت نہیں کیا جائیگا۔ جمعرات کو بنگلور کے بسوا بھون میں روی ہنچ کی کتاب اور اس کے ناشر کیخلاف منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایم بی پاٹل نے کہا کہ بسوانا اور لنگایت برادری کیخلاف غلط بیانی اور بے بنیاد تبصروں کی حد پار ہوچکی ہے۔ اس معاملے میں وہ خود، وزیر شرن پرکاش پاٹل اور دیگر وزرا و زیر اعلیٰ سے ملاقات کر کے گفتگو کریں گے اور حکومت سے ضروری قانونی کارروائی کا مطالبہ کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ بسوانا اور شرن ثقافت کی توہین کے پیچھے ایک منظم سازش دکھائی دے رہی ہے۔ اس معاملے میں ریاست کے مختلف علاقوں کے مذہبی رہنما بھی آواز اٹھا رہے ہیں۔ سرگیری، بھالکی، گدگ اور دیگر مٹھوں کے سوامی جی بھی اس طرز عمل کی مخالفت کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ روی ہنچ اور کتاب کے ناشر نے اپنی حدود سے تجاوز کیا ہے۔ ایم بی پاٹل نے مطالبہ کیا کہ حکومت روی ہنچ کی تصنیف بسوا مئیتا کو ضبط کرے، کیونکہ ان کے مطابق اس کتاب کے مندرجات نے مہاتما بسوانا کے نظریات، اصولوں اور لنگایت برادری کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہی معاملہ کسی دوسری برادری کے ساتھ پیش آیا ہوتا تو اب تک سخت ردعمل سامنے آچکا ہوتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بسوانا صرف لنگایت برادری کی شناخت ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر ایک عظیم سماجی مصلح اور انسانیت کے علمبردار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے نظریات اور تعلیمات کا احترام ہر حال میں برقرار رہنا چاہیے۔

مولانا شافی سعدی کا مرکز مدینۃ النور للبنات ٹمکور کا دورہ، طالبات کی علمی و تعلیمی صلاحیتوں کی ستائش



ٹمکور (پریس ریلیز) مرکز مدینۃ النور للبنات عربک اسکول ٹمکور میں کرناٹک اسٹیٹ وقف کونسل کے واٹس چیرمین وہ کرناٹک مسلم جماعت کے واٹس پریسیڈینٹ مولانا شافی سعدی تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر مرکز کے ذمہ داران وطالبات نے ان کے استقبال میں ایک اجلاس منعقد کیا جس میں مرکز کی طالبہ نے بہترین انداز میں تلاوت قرآن مجید کی جس سے پورے محفل سے سبحان اللہ کی صدائیں گونج اٹھی اور سبھی نے طالبہ کو داد تحسین پیش کیا اور دیگر طالبات نے بھی بزبان اردو، کنڑا میں نعت و منقبت پیش کیا۔ مولانا شافی سعدی کے ہر سوالات کا بچوں نے تشفی بخش جواب پیش کیا۔ مولانا نے سبھی طالبات کے علمی تعلیمی مظاہرے سے متاثر ہوکر دعاؤں سے نوازا اور مدرسہ کے تمام انتظامات کا جائزہ لیا اور خوشی کا اظہار کیا اور ابھی جو مدرسہ کا قیام ہے وہ ایک کرایہ کے مکان میں ہے اور اس ادارہ کو ترقی اور اعلیٰ پیمانے پر دینی وعصری تعلیم کا مرکز بنانے کیلئے شہر ٹمکور میں ہی ایک جگہ خریدی جارہی ہے جس میں ایک بڑی وسیع وعریض عمارت بھی ہے جس میں تقریباً 200 سے 300 لڑکیوں کے قیام کی گنجائش ہے جو 19000 انیس ہزار اسکوائر فٹ پر مشتمل ہے جس کی قیمت تقریباً 4 کروڑ روپئے ہے۔ اس کیلئے بھی مولانا نے ساتھ دینے کا وعدہ کرتے ہوئے کامیابی کیلئے اپنی زریں مشوروں سے نوازا۔ مرکز کے ذمہ داروں کی جانب سے مرکز کے جنرل سکریٹری، مولانا محبوب رضا محسن ایاز کرناٹک مسلم جماعت کے پریسیڈینٹ، جمال پاشاہ، رقیب آمری نے مولانا کی اور انکے ہمراہ تشریف لانے والے مولانا حفیظ سعدی، احسان کرناٹکا کے سابق پریسیڈینٹ، عبدالرحمٰن موگر پنے کرناٹک مسلم جماعت، مولانا انور سعدی کرناٹکا ایس ایس ایف کے اسٹیٹ لیڈر کا خیر مقدم کرتے ہوئے شال وگلپوشی کی گئی اور مولانا عارف رضا سابق ٹمکور ضلع وقف بورڈ وائس چیرمین نے تمام کا شکریہ ادا کیا اور سابق ٹمکور ضلع وقف بورڈ وائس چیرمین عبدالحمید، ایس ایس ایف کے سکریٹری وکیل یونس اصغر، قاری جوہر پاشاہ پیش امام مسجد بدر، محمد اویس اور دیگر لوگ بھی حاضر تھے۔

شہری بنیادی سہولتوں کی فراہمی ہماری ترجیحات میں شامل: رحیم خان



بیدر (سید یداللہ حسینی) شہر کے میلور علاقے میں 'کلیان کرناٹک ریجن ڈیولپمنٹ بورڈ' کی گرانٹ کے تحت تقریباً 40 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے گئے روڈ ڈیوائیڈر اور دیدہ زیب 'میریڈین' لائٹس کا افتتاح سابق وزیر او بیدر کے رکن اسمبلی رحیم خان نے کیا۔ اس موقع پر رکن اسمبلی نے کہا کہ اس طرح کے ترقیاتی کاموں کا مقصد شہری سڑکوں کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانا، ٹریفک کی روانی کو ہموار رکھنا اور رات کے وقت گاڑی چلانے والوں کیلئے مناسب روشنی کا انتظام فراہم کرنا ہے۔ میلور روڈ ڈیوائیڈر پر نصب کی گئی یہ دیدہ زیب 'میریڈین' لائٹس نہ صرف علاقے کی خوبصورتی میں اضافہ کریں گی بلکہ عوام کیلئے بھی مفید ثابت ہوں گی۔ اس موقع پر کارپوریٹرز شوسالی ہوسالی، شیوکمار بھاوکٹی اور محمد شوکت علی کے علاوہ مقامی رہائشی بھی موجود تھے۔

عظمت صحابہؓ و شان اہلبیتؓ کانفرنس

بنگلور (پریس ریلیز) نہایت خوشی انبساط کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ زیر انتظام مسجد القباء اولڈ گڑ دہلی بنگلور اور زیر سرپرستی حضرت مولانا مفتی اصغر علی قاسمی امام وخطیب مسجد نورانی پادرائن پورہ بنگلور 21 نومبر 2026 بروز ہفتہ بعد نماز عشاء عظمت صحابہؓ و شان اہلبیتؓ کانفرنس مسجد قباء اولڈ گڑ دہلی بنگلور میں منعقد ہے۔ کانفرنس کا مقصد اہل بیت اطہارؓ اور صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ سے ملت اسلامیہ کو واقف کرانا ہے۔ مولانا مفتی انعام الحسن شاہی وقاسمی امام وخطیب جامع مسجد گوری پالیہ بنگلور، الحاج نیاز پاشاہ این سکریٹری مدرسہ فیض القرآن اولڈ گڑ دہلی بنگلور نظامت کے فرائض مشترکہ طور پر انجام دینگے۔ مولانا محمد نور اللہ رشادی امام مسجد قباء اولڈ گڑ دہلی بنگلور کی قرأت قرآن پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوگا۔ قاری عبدالمعید خان مہدی نعت پاک کا نذرانہ پیش کرینگے۔ حضرت مولانا حکیم محمد ضیاء الدین عمری مدنی امام وخطیب مسجد محی الدین پورہ آمبور تملناڈو کانفرنس میں بحیثیت مہمان خصوصی خطاب فرمائینگے۔ منتظمین محافظین ختم نبوت میسور روڈ بنگلور مولوی عبدالواجد فیضی، مولانا محمد انصر قاسمی، حافظ محمد یوسف مظاہری، ماسٹر محمد ابوبکر صدیق رحمانی نے تمام برادران اسلام سے پرخلوص گزارش کی ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ان صحابہ کرامؓ و اہل بیتؓ کی عظمت وفضائل اور باہمی تعلق سے باخبر ہونے کیلئے اس دینی و اصلاحی کانفرنس میں اپنے دوست واحباب کے ساتھ کثیر تعداد میں شریک ہوکر علماء کرام کے اہم خطابات سے مستفیض ہوں۔ (محمد رحمت اللہ شاہی بنگلور)

یتیم اور لاوارث بچوں کو محفوظ خاندانی ماحول فراہم کرنا ضروری: شمائلہ اقبال



چکبالاپور (صلاح الدین) نومبر کے مہینے کو ماہ گود لینے کے طور پر منایا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں بچوں کو قانونی طریقہ کار کے تحت گود لینے کے عمل سے متعلق عوام میں شعور بیدار کرنے کے مقصد سے ندی ہلز میں منعقدہ بنگلور سینٹرل، بنگلور دیہی، چکبالاپور اور کولار رسمیت چار اضلاع کے جائزہ اجلاس کے دوران گود لینے سے متعلق شعور بیداری کے پمفلٹس جاری کئے گئے۔ محکمہ بہبود خواتین واطفال کی پرنسپل سکریٹری شمائلہ اقبال نے ان پمفلٹس کا اجرا کیا۔ اس موقع پر محکمہ کے ڈائریکٹر مہیش، جوائنٹ ڈائریکٹر بی۔ نچل، چکبالاپور ضلع کے بچوں کے تحفظ کے افسر نوتاج اور چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کی رکن نسیمہ موجود تھیں۔ اس موقع پر افسران نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یتیم، لاوارث اور والدین کی جانب سے سپرد کئے گئے بچوں کو قانونی طریقہ کار کے تحت گود لینے کے ذریعہ محفوظ خاندانی ماحول اور بہتر مستقبل فراہم کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بچوں کو گود لینے کا عمل مرکزی ادارہ برائے وسائلِ گود لینے کی جانب سے جاری کردہ رہنما اصولوں کے مطابق ہی انجام دیا جانا چاہیے۔ اس کے علاوہ افسران نے عوام سے اپیل کی کہ اگر کوئی ایسا بچہ نظر آئے جو والدین کی دیکھ بھال سے محروم ہو، مصیبت میں ہو، لاوارث ہو یا جسے تحفظ کی ضرورت ہو تو اس کی حفاظت اور بازآبادکاری کو یقینی بنانے کیلئے فوری طور پر چائلڈ ہیلپ لائن نمبر 1098 پر رابطہ کریں۔

کسان اور خواتین کی خود امدادی تنظیموں کو قرض کی سہولت میں توسیع



چکبالاپور (صلاح الدین) کسانوں اور خواتین کی خود ام